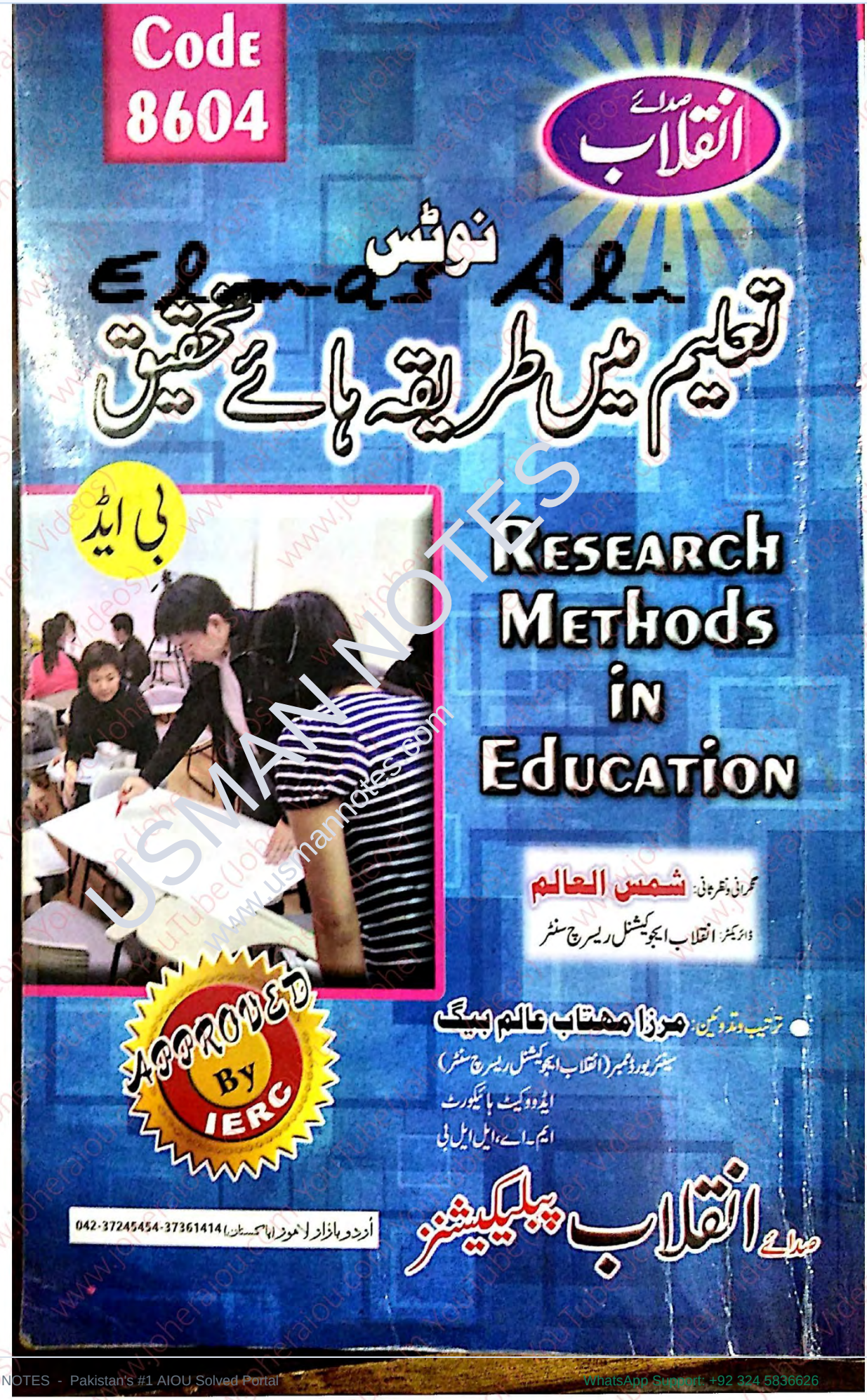
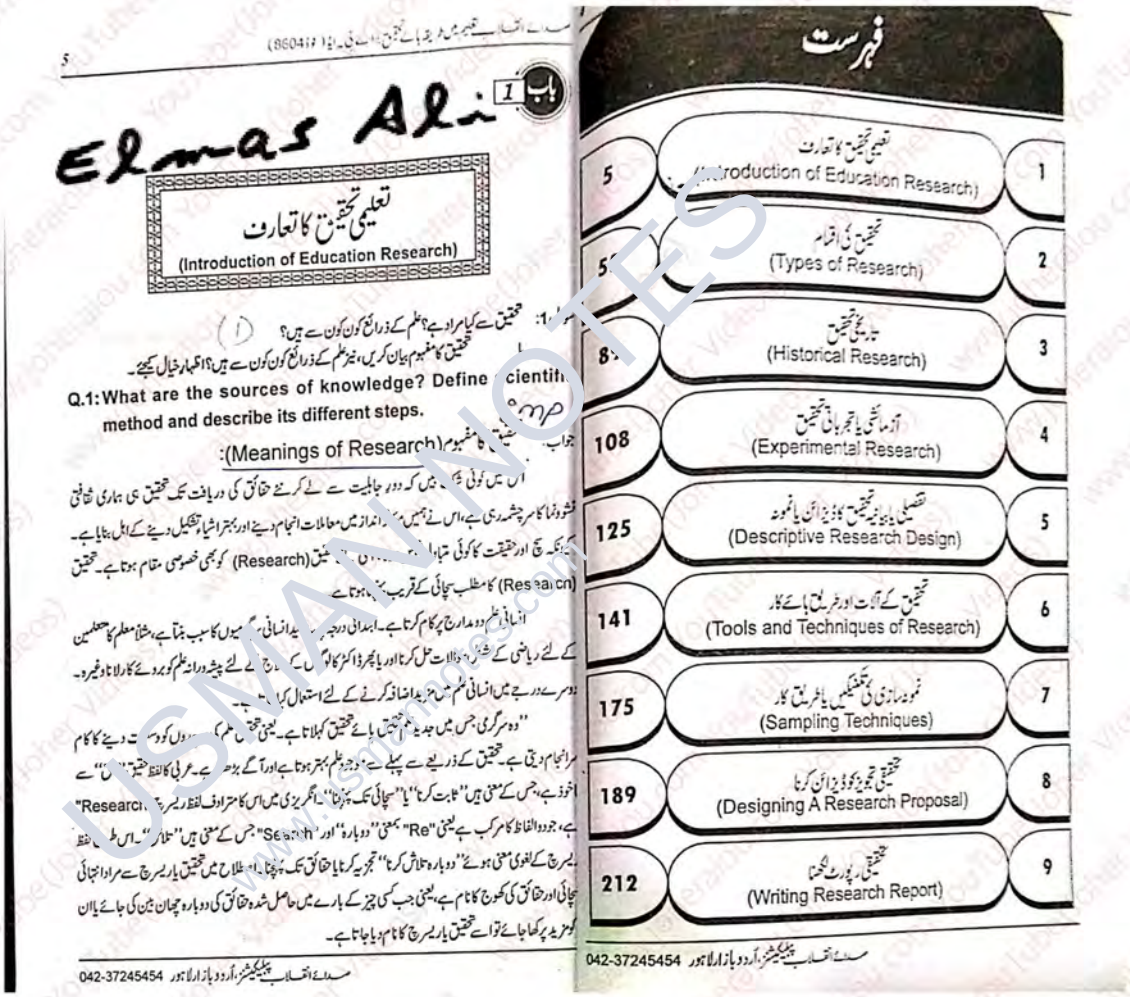


USMAN NOTES
www.usmannotes.com



باب 1

Elmas Ali

تعلیمی تحقیق کا تعارف
(Introduction of Education Research)

Q.1: What are the sources of knowledge? Define scientific method and describe its different steps.

جواب: تحقیق کا مفہوم (Meanings of Research):

فہرست

1	تعلیمی تحقیق کا تعارف (Introduction of Education Research)	5
2	تحقیق کی اقسام (Types of Research)	5
3	تاریخی تحقیق (Historical Research)	8
4	آزمائشی یا تجرباتی تحقیق (Experimental Research)	108
5	تفصیلی یا بیانیہ تحقیق کا ڈیزائن یا نمونہ (Descriptive Research Design)	125
6	تحقیق کے آلات اور طریق ہائے کار (Tools and Techniques of Research)	141
7	نمونہ سازی کی تکنیکیں یا طریق کار (Sampling Techniques)	175
8	تحقیقی تجویز کو ڈیزائن کرنا (Designing A Research Proposal)	189
9	تحقیقی رپورٹ لکھنا (Writing Research Report)	212

USMAN NOTES www.usmannotes.com



Elmas Ali

7 مسدائے انقلاب ایجوکیشنل پبلشرز، اردو بازار لاہور 042-37245454

3۔ مستند (Authority):

انسان کو جب آسانی آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو رسم و رواج بھی ناکافی محسوس ہوتے ہیں، ایسے میں وہ اپنے اطمینان کی کیفیت سے باہر آ جاتا ہے اور کسی نئے رجحان کی تلاش شروع کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں ابتدائی تہذیبوں کے زمانے میں کسی بھی مستند (Authoritative) شخصیت یا اپنے مخصوص علم میں ماہر شخصیت سے مختلف مسائل کے حل کے لیے اس کے مشورے پر عمل درآمد انتہائی ضروری سمجھا جاتا تھا۔ قبائلی سرداروں کی حیثیت صدیوں تک قائم رہی، عوام اپنے مذہبی، معاشی، سیاسی اور حتیٰ کہ نجی امور میں بھی انہی سے راہنمائی حاصل کرتے تھے۔

اسی طرح مذہبی پیشوا اور عالم بھی مستند (Authoritative) شخصیت کا کردار ادا کرتے ہیں۔ مریدین [illegible] نصیحت کے لئے ان سے رجوع کرتے چلے آ رہے ہیں۔

اس [illegible] علاوہ ممکن ہے کہ ایک وکیل اپنے موکل کی بے گناہی کا ثبوت حاصل کرنے کے لئے ماہر نفسیات سے رابطہ کرے، [illegible] ماہرانہ اسلحہ ساز ہتھیاروں کے بارے میں اپنی مستند رائے اور ہاتھ کی لکھائی شناخت کرنے کا ماہر، [illegible]

[illegible] بھی ماہرین معاشیات، فلسفی یا سائنسدان، موجودہ علم کی تشریح کرنے کا قابل اعتماد اور بہترین ذریعہ ثابت ہوتے ہیں، ان ہی کے ذریعے نئے نئے نظریات سامنے آتے ہیں، اختراعات کی جاتی ہیں اور ہر شعبہ زندگی میں ان کی مثال سامنے رکھی جاتی ہے۔

بہرحال کوئی بھی مستند شخصیت [illegible] قدر علم کا ذریعہ ہو سکتی ہے لیکن اس میں ایک بڑی خامی ضرور موجود ہوتی ہے۔ ایک مستند شخصیت وہ اس کا متعلق [illegible] ہے ہو یا معاشیات سے ہو، مذہبی راہنما یا عالم ہو، اس کی کوئی رائے غلط بھی ہو سکتی ہے، اس لیے علم کے ذریعے [illegible] کے طور پر کامل اور مدلل نہیں کیا جا سکتا۔

4۔ ماہرین کی آراء (Expert's opinion):

بسا اوقات کوئی بھی شخص علم کی تلاش میں کسی ماہر سے [illegible] کرتا ہے کیونکہ وہ ماہر شخص عقل، تربیت اور تجربے کی بنیاد پر دوسرے افراد سے اعلیٰ یا برتر ہوتا ہے۔ اسی طرح ماہرین [illegible] ساتھ [illegible] بھی علم حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ ایک محقق کے لئے ایسی کانفرنس، سیمینار اور ورکشاپس میں جانا نہایت [illegible] ثابت ہوتا ہے۔ ان ماہرین مختلف موضوعات یا پھر کسی ایک موضوع کو زیر بحث لاتے ہیں۔

تاہم یہ جاننے کی کوشش ضرور کرنا چاہیے کہ [illegible] ماہرین کو سماج میں موجود افراد [illegible] تسلیم بھی کرتی ہیں یا نہیں۔ کیا وہ پوری طرح اہلیت رکھتے ہیں اور وہ درپیش مسائل کے بارے میں حقائق سے روشناس ہیں۔ [illegible] ماہرین کی تجاویز نہایت اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہیں اور ان کی روشنی میں کئی [illegible] حل بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہر سماج میں ایسے افراد موجود ہوتے ہیں جو تجربے، عقل اور دانش کی بنیاد پر دوسروں سے [illegible] ہوتے ہیں اور جن کی آراء کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ ماہرین کی آراء بھی علم حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہوتی ہیں۔

5۔ عقلیت (Rationality):

عقلیت پسندی ایک ایسا نظام ہوتا ہے جس میں تجربے کی بجائے سوالات و جوابات اور استدلال کے ذریعے علم

6 مسدائے انقلاب ایجوکیشنل پبلشرز، اردو بازار لاہور 042-37245454

تحقیق کے ذریعے علم میں اضافہ ایک باضابطہ طریقہ کار ہے، اور اس میں باضابطگی پر خصوصی طور پر زور دیا جاتا ہے۔ نئے علم کے لئے بے مقصد اور بے ترتیب تلاش کو تحقیق کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ تحقیق سے حاصل کیا جانے والا علم قابل قبول اور قابل تصدیق ہوتا ہے۔ علم کے مختلف ذرائع ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ حسی شعور (Sense Perception):

انسان کو اپنے ماحول کے بارے میں پہلی سوجھ بوجھ اور شعور حسی ادراک سے ہوتا ہے [illegible] ذریعہ اس [illegible] سے لے کر روزمرہ زندگی کے تجربات تک احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسان کے علم کا [illegible] ہے جس کی [illegible] حواس فعال ہوتے ہیں۔ انسان کی حسی ادراک سے مراد تصورات کا ایک مربوط سلسلہ بھی لیا جاتا ہے جس کی [illegible] اور مدد کے ذریعے انسان اپنے اردگرد کے ماحول کو سمجھتا اور پھر نہایت مستعدی اور ماہرانہ انداز میں معاملات [illegible] انجام دیتا ہے۔ انہی امور زندگی کو انتہائی مہارت سے انجام دیتے ہوئے انسان مختلف قسم کے عملی تجربات بھی حاصل کرتا ہے۔

اگرچہ انسان کی حسی شعوری اہلیت کے ضعیف اور قابل قدر ہونے میں کوئی کلام نہیں لیکن پھر بھی بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ یہ حسی شعوری اہلیتیں غلط نتائج کا محرک بھی بن جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک ماہر تعلیم یا ماہر نفسیات حسی شعور کے ذریعے جو ابتدائی علم حاصل کرتے ہیں اُس کے مطابق بار بار کی مشق علم میں اضافہ کا سبب بھی بنتی ہے۔ جس طرح کہا جاتا ہے "مشق انسان کو مکمل بنا دیتی ہے"۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جتنی زیادہ مشق کرے گا وہ اپنے کام میں اتنا ہی ماہر ہو جائے گا۔ اس ضمن میں یہ مثال بھی دی جا سکتی ہے کہ ایک معلم جب درس و تدریس کی شروعات کرتا ہے تو اُس میں کچھ خامیاں یا کمیاں بھی ہوتی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ بار بار کی مشق کے نتیجے میں دور ہوتی جاتی ہیں اور وہ ایک دن کامیاب معلم بن جاتا ہے۔ اسی لئے طلباء و طالبات پر تعلیمی اداروں میں اس بات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے سبق کو بار بار پڑھیں اور لکھنے کی مشق کریں تاکہ وہ اس میں ماہر ہو سکیں۔ تاہم معروف مفکر تھارن ڈائیک (Thorndike) کے مطابق ضروری نہیں کہ اس کے نتائج ہمیشہ مثبت ہی برآمد ہوں۔

2۔ روایات (Tradition):

علم کے حصول کے لئے رسم و رواج (Tradition) پر دارومدار کرنا بھی انتہائی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اکثر اوقات روزمرہ زندگی میں پیدا ہونے والے مسائل کی سماج میں رائج رسوم و رواج کو سامنے کر کے حل کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کی انسانی سرگرمیوں اور حالات میں رسوم و رواج "فوری حل" کا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے ہی انسان یہ تعین کرتا ہے کہ ایک خصوصی مسئلے یا صورت حال کا کیسے سامنا کیا جائے اور کس طرح پیش آنے والی صورت حال کے ساتھ ہم آہنگی اپنائی جائے۔ ہماری سماجی مجموعی رسومات ہی ہماری خوراک کے معمول، بود و باش، انداز گفتگو، باہمی تعلقات اور کاروباری طور طریقوں کا تعین کرتی ہے۔ عموماً ہم ان رسومات اور رواج کی پیروی کرتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن اس ضمن میں یہ عمل ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ یہ غلط ہے کہ گزشتہ ہر قسم کے رسوم و رواج ہر قسم کی غلطی سے پاک ہوتے ہیں اور طویل مدت سے جاری و ساری رسوم و رواج کا علم ہمیشہ سچائی کی طرح ہی رہنمائی کرے گا کیونکہ ماضی کی نسبت اب رسوم و رواج پرکھی بہت سے نظریات غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ اب اس جدید دور میں کوئی بات محض اس بنا پر درست ثابت نہیں ہو سکتی کہ یہ سماجی رسوم میں شامل ہے۔

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

یا سائنسی طریقہ کار کیا ہے؟ اس کے مختلف مراحل پر بحث کریں؟ (سمسٹر خزاں 2016ء)

What is scientific method? Discuss different steps involved in scientific method.

جواب: سائنسی طریقہ کار (Scientific Method):

حقیقت میں سائنس سے مراد ایک ایسا منضبط طریقہ کار ہوتا ہے جس کے ذریعے علم کا حصول ممکن ہے۔ اس طریقے کے ذریعے مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر فطری مظاہر کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ سائنس کی اصطلاح علم کے اس منظم لائحہ عمل کی بھی نشاندہی کرتی ہے جس کے استعمال کے ذریعے علم حاصل کیا جاتا ہے۔ کے علاوہ کم روایتی طور پر سائنس کی اصطلاح سے مراد ایک منضبط شعبہ علم ہے جو کچھ قواعد وضوابط کے مطابق حاصل کیا جاتا ہے۔

چونکہ ماہرین حصول علم کے موجودہ ذرائع کی خامیوں کے باعث مطمئن نہیں تھے، اس لیے انہوں نے ستر ہویں صدی کے مغرب حصول علم کا ایک جدید طریقہ "سائنسی طریقہ" ایجاد کیا۔ فرانسس بیکن (Francid Bacon) نے کسی نتیجے پر پہنچنے کے لیے استخراجی طریقے (Deductive approach) (منطقی طور پر اخذ کرنا) پر شدید تنقید کرتے ہوئے مشاہدہ کی بنیاد پر حقائق تک پہنچنے کے طریقے کی حمایت کی ہے۔ بہرحال، حصول علم کے ایک زیادہ قابل اعتماد اور کمی طریقے کی تکمیل کے لیے نیوٹن، گیلیلیو اور ان کے جانشینوں نے استخراجی اور استقرائی (منطق کی وہ شاخ جس کے ذریعے مخصوص حقائق میں سے عمومی اصول وضع کیے جاتے ہیں) نظریات کے باہمی تعامل کے ذریعے حصول علم کا ایک جدید طریقہ تشکیل دیا جس میں استدلال اور مشاہدے کے امتزاج کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

سائنسی طریقے کا مجموعی عمل، منطقی سانچے کی مدد سے مفروضے اخذ کرنے اور متوقع حالات کے مطابق ان کی جانچ پڑتال کرنے پر مبنی ہوتا ہے۔ اس کے بعد ان متوقع نتائج اور مفروضات کی بنیاد پر تجربات کیے جاتے ہیں تاکہ اس عمل کا تعین کیا جاسکے کہ بنیادی مفروضہ درست تھا یا نہیں۔ بہرحال اس طریقہ میں کسی بھی نظریے کی تشکیل کے ضمن میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اگرچہ سائنسی طریقے کو عمومی طور پر چند [illegible] تصور کیا جاتا ہے، بہتر یہی ہے کہ ان مراحل کو سائنسی طریقہ کار کے عمومی اصولوں کی حیثیت سے دیکھا جائے۔ ضرور نہیں کہ سائنسی طریقے کے تمام بنیادی مراحل کسی بھی سائنسی تحقیق کا لازمی طور پر حصہ ہوں اور اس کی وقوع پذیری کی شدت یکساں ہو۔ اس ضمن میں ولیم ویہول (William Whewell) (1794-1866) نے کہا کہ "سائنسی طریقہ کے مرحلے ایجاد/دریافت، حکمت، فراست اور ذہانت درکار ہوتی ہے۔

سائنسی طریقے کے اقدامات: (Steps of Scientific Method)

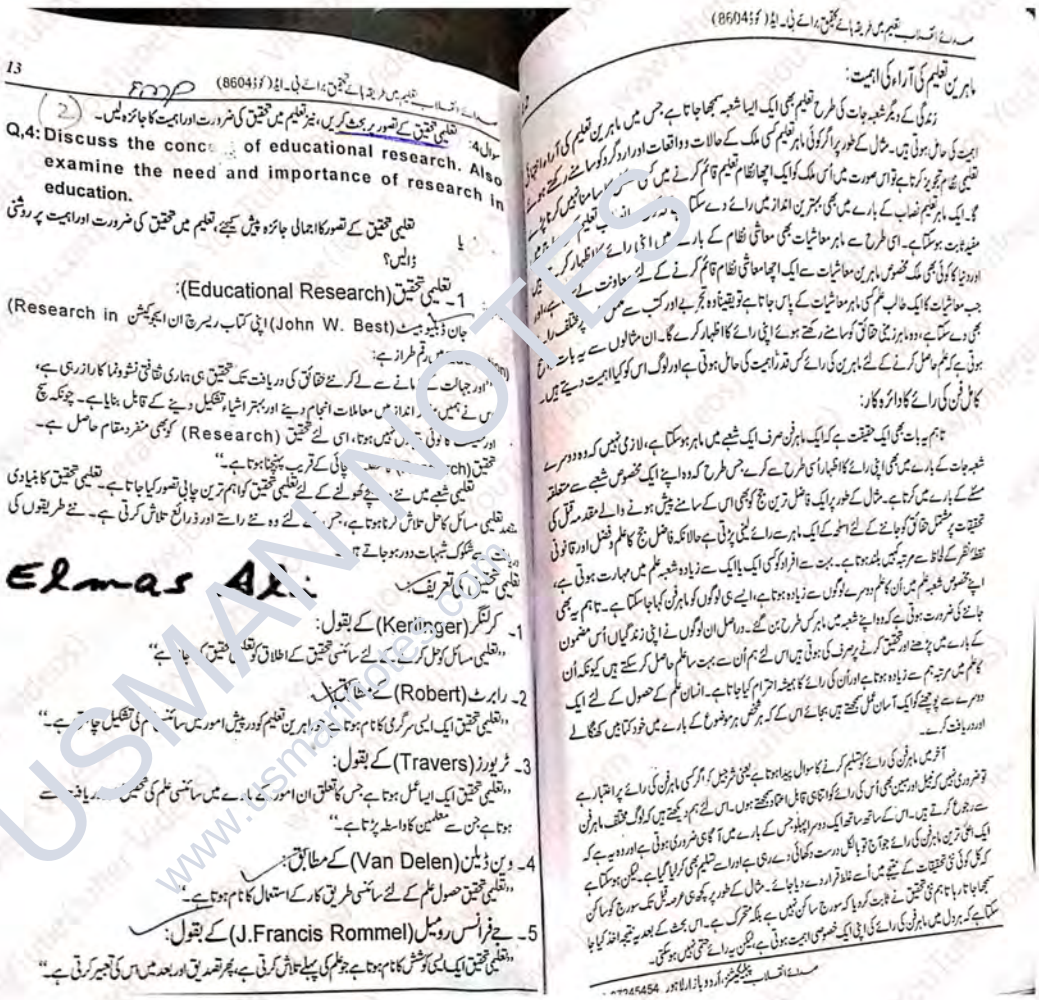
سائنسی طریقہ کار میں علم حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

i۔ سب سے پہلے مشاہدہ (Observation) کیا جاتا ہے، سائنسدان فطری طور پر سوچنے والی شخصیت کے مالک ہوتے ہیں اور چیزوں کا مشاہدہ بڑی باریک بینی اور فہم وفراست سے کرتے ہیں۔

ii۔ اگلا مرحلہ سوال اٹھانے کا آتا ہے، کیونکہ مشاہدے کے بعد سائنسدان کی متجسسانہ فطرت اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اسے مزید جانے، اور دیکھے کہ چیزیں ایسی کیوں ہوتی ہیں، اور مختلف مظاہر کے پیچھے کیا اسباب کارفرما ہیں؟

(Ultimate [illegible]) کہتے ہیں۔ یہ حتمی تعلیل (Cause and Effect) کا [illegible] حقیقت سے علم کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ [illegible] کافی حد تک قابل اعتبار ذریعہ ہوتا ہے [illegible] اور حقیقت پسندی کے [illegible] کرنے کا ایک [illegible] ہوتا ہے۔ وہ علم کے حصول کے ضمن میں [illegible] کرتا ہے۔ [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہو





13

(8604) تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، اے۔ بی۔ ایڈ (کوڈ

(2)

Q.4: Discuss the concept of educational research. Also examine the need and importance of research in education.

سوال 4: تعلیمی تحقیق کے تصور پر بحث کریں، نیز تعلیم میں تحقیق کی ضرورت اور اہمیت کا جائزہ لیں۔

یا

تعلیمی تحقیق کے تصور کا اجمالی جائزہ پیش کیجیے، تعلیم میں تحقیق کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالیں؟

1۔ تعلیمی تحقیق (Educational Research):

جان ڈبلیو بیسٹ (John W. Best) اپنی کتاب ریسرچ ان ایجوکیشن (Research in

[illegible]

"اور جہالت کے اندھیرے سے لے کر نئے حقائق کی دریافت تک تحقیق ہی ہماری ثقافتی نشوونما کا راز رہی ہے، اس نے ہمیں زیادہ بہتر انداز میں معاملات انجام دینے اور بہتر اشیاء تشکیل دینے کے قابل بنایا ہے۔ چونکہ سچ اور حقیقت کی کوئی حد نہیں ہوتا، اسی لئے تحقیق (Research) کو بھی منفرد مقام حاصل ہے۔ تحقیق (Research) [illegible] سچائی کے قریب پہنچنا ہوتا ہے۔"

تعلیمی شعبے میں نئے سچ کھوجنے کے لئے تعلیمی تحقیق کو اہم ترین چابی تصور کیا جاتا ہے۔ تعلیمی تحقیق کا بنیادی مقصد تعلیمی مسائل کا حل تلاش کرنا ہوتا ہے، جس کے لئے وہ نئے راستے اور ذرائع تلاش کرتی ہے۔ نئے طریقوں کی دریافت سے شکوک شبہات دور ہو جاتے ہیں۔

Elmas Ali

تعلیمی تحقیق کی تعریف کچھ یوں ہے:

1۔ کرلنگر (Kerlinger) کے بقول:

"تعلیمی مسائل کو حل کرنے کے لئے سائنسی تحقیق کے اطلاق کو تعلیمی تحقیق کہا جاتا ہے۔"

2۔ رابرٹ (Robert) کے مطابق:

"تعلیمی تحقیق ایک ایسی سرگرمی کا نام ہوتا ہے جو اہرین تعلیم کو درپیش امور میں سائنسی طریقہ کار کی تشکیل چاہتا ہے۔"

3۔ ٹریورز (Travers) کے بقول:

"تعلیمی تحقیق ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس کا تعلق ان امور کے بارے میں سائنسی علم کی تحصیل اور دریافت سے ہوتا ہے جن سے معلمین کا واسطہ پڑتا ہے۔"

4۔ وین ڈیلن (Van Delen) کے مطابق:

"تعلیمی تحقیق حصول علم کے لئے سائنسی طریق کار کے استعمال کا نام ہوتا ہے۔"

5۔ جے فرانسس رومیل (J.Francis Rommel) کے بقول:

"تعلیمی تحقیق ایک ایسی کوشش کا نام ہوتا ہے جو علم کی پہلے تلاش کرتی ہے، پھر تصدیق اور بعد میں اس کی تعمیر کرتی ہے۔"

(8604) تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، اے۔ بی۔ ایڈ (کوڈ

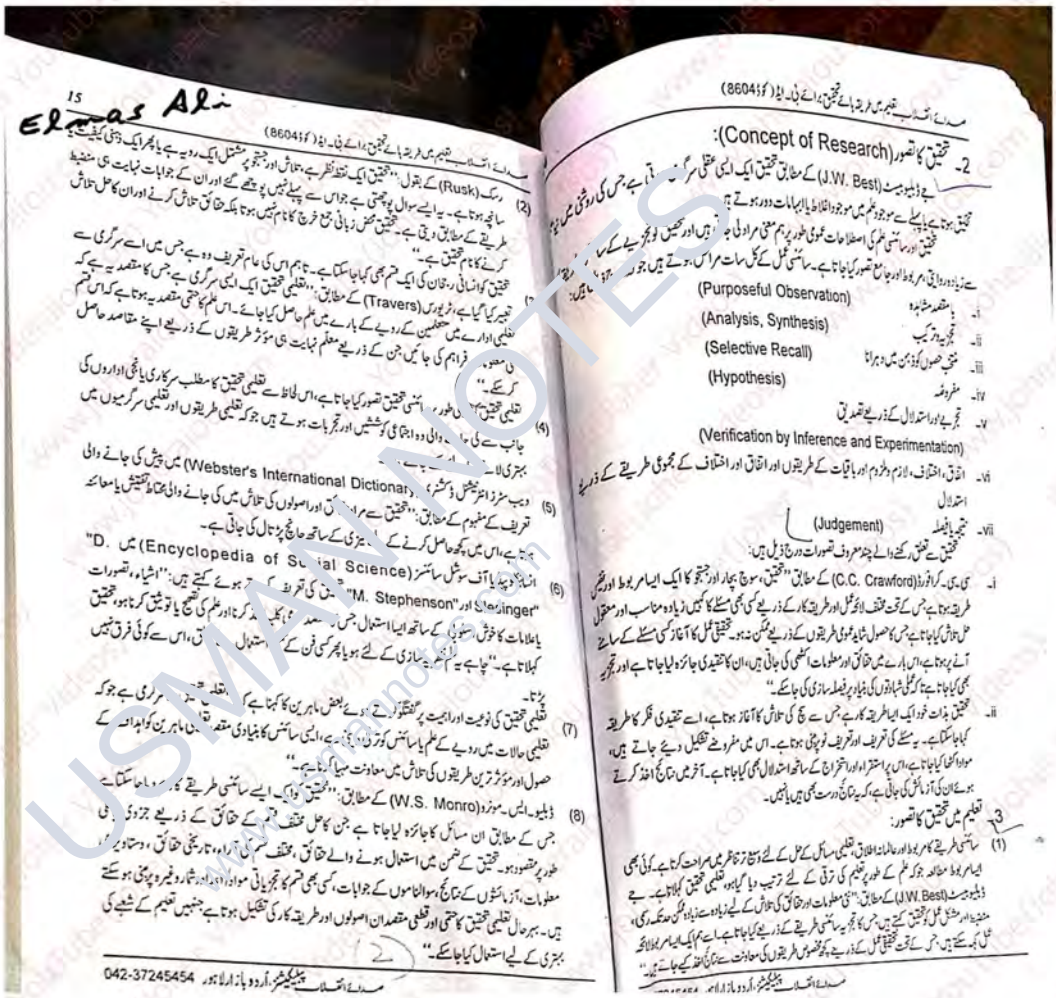
ماہرین تعلیم کی آراء کی اہمیت:

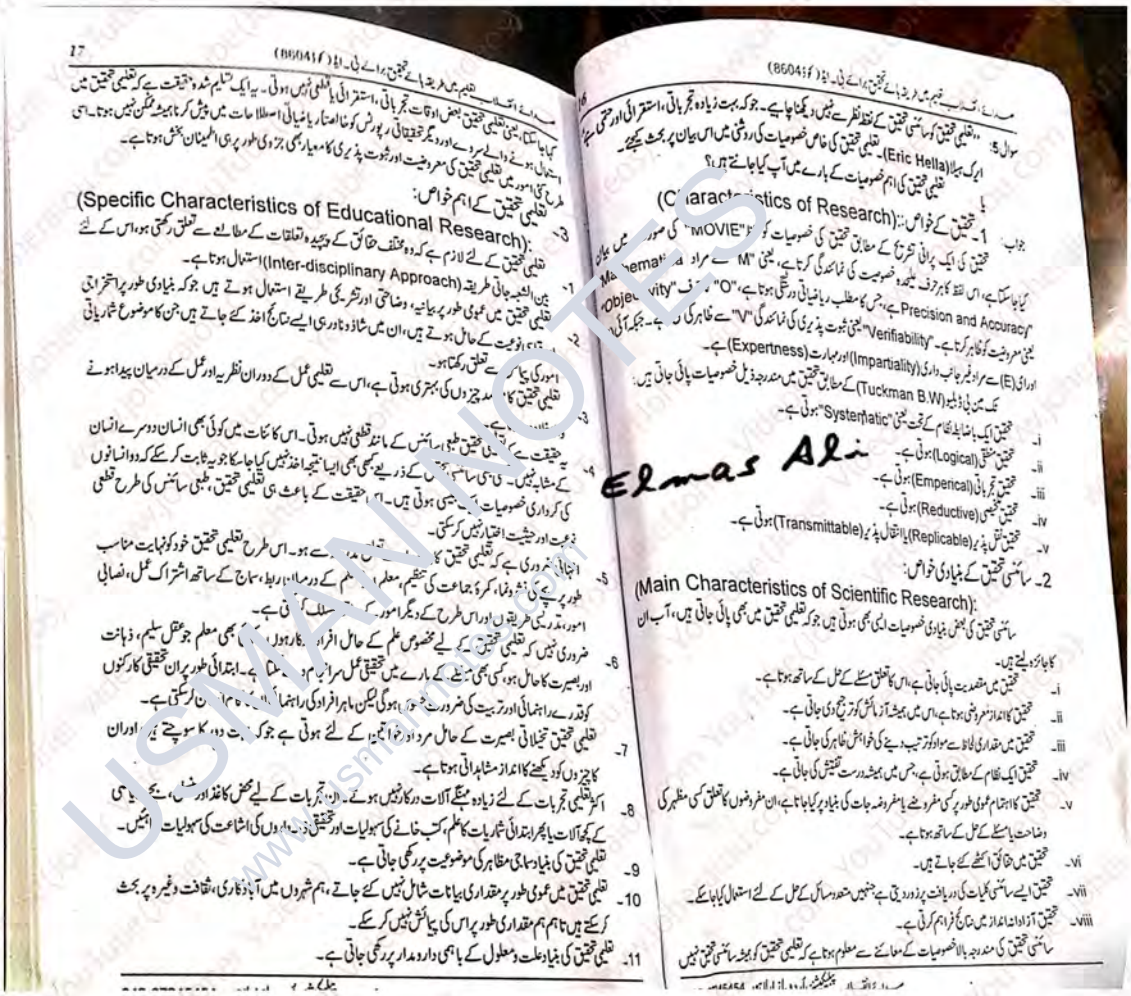
زندگی کے دیگر شعبہ جات کی طرح تعلیم بھی ایک ایسا شعبہ سمجھا جاتا ہے جس میں ماہرین تعلیم کی آراء کو اہمیت حاصل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی ماہر تعلیم کسی ملک کے حالات و واقعات اور اردگرد کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیمی نظام کو مرتب کرتا ہے تو اس صورت میں اس ملک کو ایک اچھا نظام تعلیم قائم کرنے میں کسی [illegible] سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ ایک ماہر تعلیم نصاب کے بارے میں بھی بہترین انداز میں رائے دے سکتا ہے [illegible] تعلیم [illegible] مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سے ماہر معاشیات بھی معاشی نظام کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کر [illegible] اور دنیا کا کوئی بھی ملک مخصوص ماہرین معاشیات سے ایک اچھا معاشی نظام قائم کرنے کے لئے معاونت لے [illegible] جب معاشیات کا ایک طالب علم کسی ماہر معاشیات کے پاس جاتا ہے تو یقیناً وہ تجربے اور کتب سے حاصل [illegible] پر مشتمل رائے بھی دے سکتا ہے، وہ ماہر زمینی حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کرے گا۔ ان مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ علم حاصل کرنے کے لئے ماہرین کی رائے کس قدر اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور لوگ اس کو کیا اہمیت دیتے ہیں۔

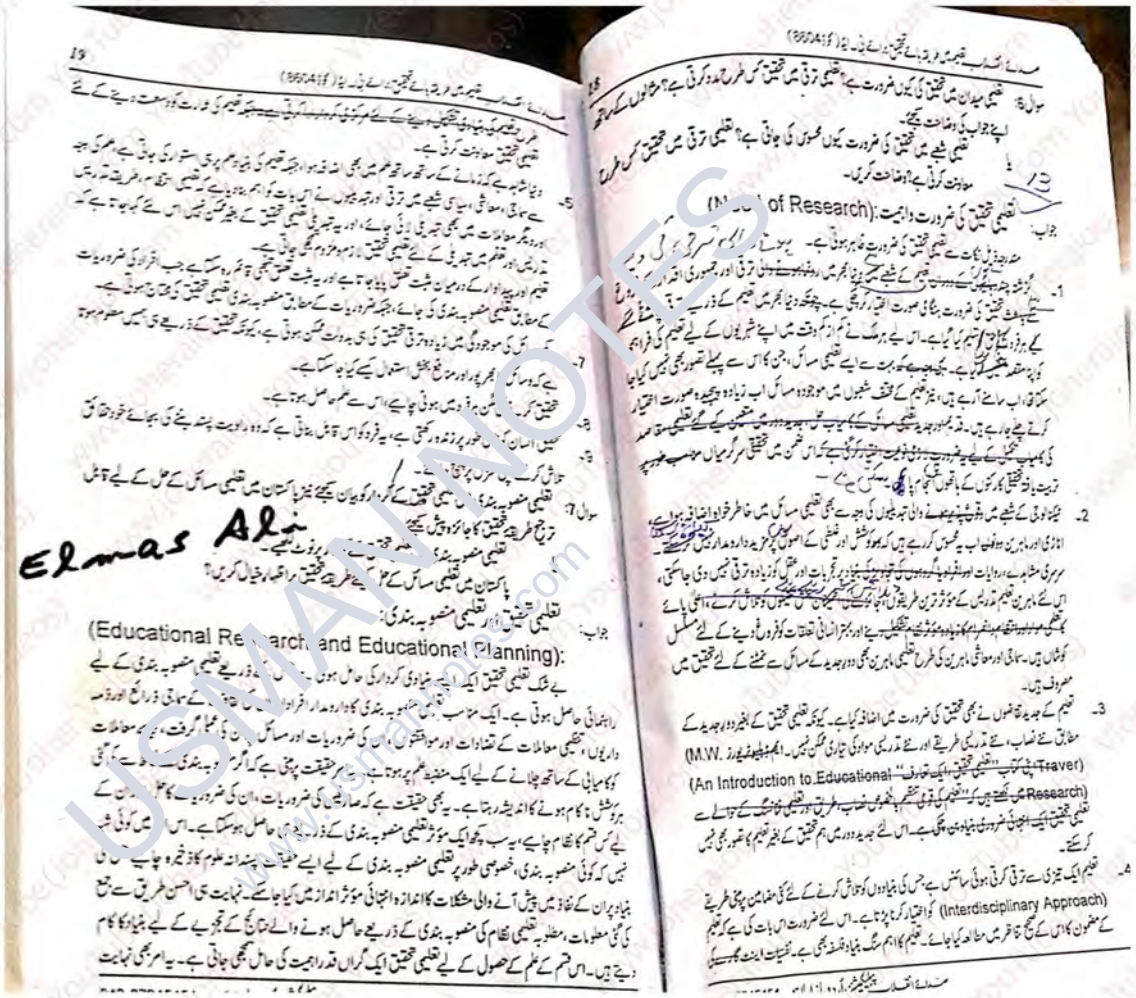
کامل فن کی رائے کا دائرہ کار:

تاہم یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک ماہر فن صرف ایک شعبے میں ماہر ہو سکتا ہے، لازمی نہیں کہ وہ دوسرے شعبہ جات کے بارے میں بھی اپنی رائے کا اظہار اسی طرح سے کرے، جس طرح کہ وہ اپنے ایک مخصوص شعبے سے متعلقہ مسئلے کے بارے میں کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک فاضل ترین جج کو بھی اس کے سامنے پیش ہونے والے مقدمہ سے قبل کی تحقیقات پر مشتمل حقائق کو جاننے کے لئے اسطرح کے ایک ماہر سے رائے لینی پڑتی ہے حالانکہ فاضل جج کا علم و فضل اور قانونی نقطہ نظر کے لحاظ سے مرتبہ کہیں بلند ہوتا ہے۔ بہت سے افراد کو کسی ایک یا ایک سے زیادہ شعبہ علم میں مہارت ہوتی ہے، اپنے مخصوص شعبہ علم میں ان کا علم دوسرے لوگوں سے زیادہ ہوتا ہے، ایسے ہی لوگوں کو ماہر فن کہا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ بھی جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اپنے شعبہ میں ماہر کس طرح بن گئے۔ دراصل ان لوگوں نے اپنی زندگیاں اس مضمون کے بارے میں پڑھنے اور تحقیق کرنے پر صرف کی ہوتی ہیں اس لئے ہم ان سے بہت سا علم حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ ان کا علم ہم سے مرتبہ میں زیادہ ہوتا ہے اور ان کی رائے کا ہمیشہ احترام کیا جاتا ہے۔ انسان علم کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کو ایک آسان عمل سمجھتے ہیں بجائے اس کے کہ ہر شخص ہر موضوع کے بارے میں خود کتابیں کھنگالے اور دریافت کرے۔

آخر میں ماہر فن کی رائے کو تسلیم کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے یعنی شرعی طور پر اگر کسی ماہر فن کی رائے پر اعتبار ہے تو ضروری نہیں کہ فیصل اور یقین بھی اس کی رائے کو اتنا ہی قابل اعتماد سمجھتے ہوں۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ مختلف ماہر فن سے رجوع کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا پہلو جس کے بارے میں آگاہی ضروری ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک انتہائی ترین ماہر فن کی رائے جو آج بالکل درست دکھائی دے رہی ہے اور اسے تسلیم بھی کر لیا گیا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کل کوئی نئی تحقیقات کے نتیجے میں اسے غلط قرار دے دیا جائے۔ مثال کے طور پر کچھ ہی عرصہ قبل تک سورج کو ساکن سمجھا جاتا رہا تاہم نئی تحقیق نے ثابت کر دیا کہ سورج ساکن نہیں ہے بلکہ متحرک ہے۔ اس بحث کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ہر دل میں ماہر فن کی رائے کی اپنی ایک خصوصی اہمیت ہوتی ہے۔ لیکن یہ رائے حتمی نہیں ہو سکتی۔







سوال 5: تعلیمی میدان میں تحقیق کی کیوں ضرورت ہے؟ تعلیمی ترقی میں تحقیق کس طرح مدد کرتی ہے؟ مثالوں کے ساتھ اپنے جواب کی وضاحت کیجیے۔

تعلیمی شعبے میں تحقیق کی ضرورت کیوں محسوس کی جاتی ہے؟ تعلیمی ترقی میں تحقیق کس طرح معاونت کرتی ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: تعلیمی تحقیق کی ضرورت و اہمیت (Need and Importance of Research):

مندرجہ ذیل نکات سے تعلیمی تحقیق کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے۔

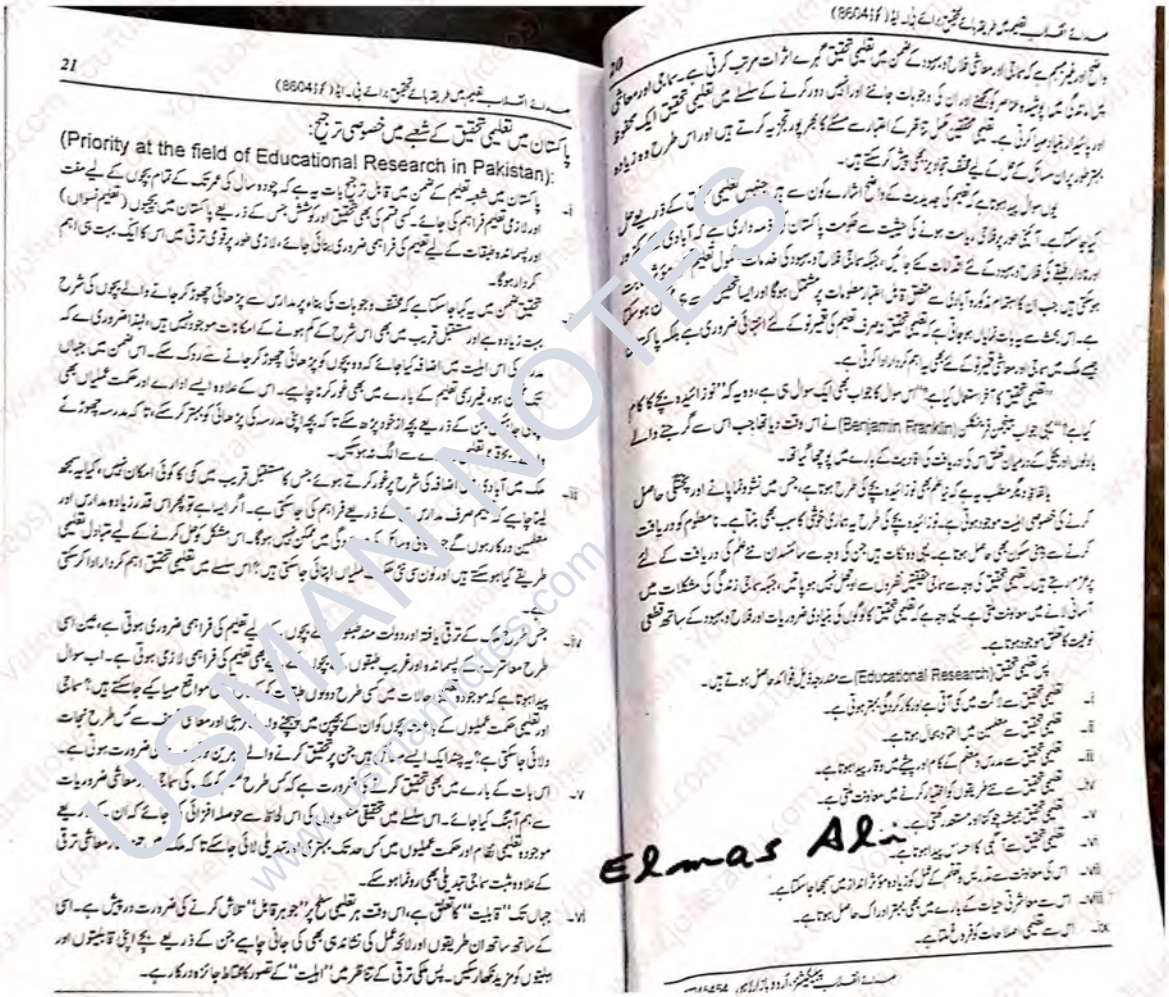
1- موجودہ دنیا میں تعلیم کے شعبے میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں اور ترقی اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لیے تعلیم کو اہم ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لیے ہر ملک نے کم از کم وقت میں اپنے شہریوں کے لیے تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے ایسے تعلیمی مسائل، جن کا اس سے پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، اب سامنے آ رہے ہیں، نیز تعلیم کے مختلف شعبوں میں موجودہ مسائل اب زیادہ پیچیدہ صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ مثلاً موجودہ تعلیمی مسائل کے پیش نظر یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس ضمن میں تحقیق کو مربوط طریقے سے بروئے کار لایا جائے تاکہ ان کے لیے فوری اور مؤثر حل تلاش کیا جا سکے۔

2- ٹیکنالوجی کے شعبے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی تعلیمی مسائل میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے، لہٰذا ماہرین یہ محسوس کر رہے ہیں کہ محض کوشش اور غلطی کے اصول پر مزید دارومدار نہیں کرنا چاہیے۔ ہر ممکن مشاہدے، روایات اور نظریات کی چھان بین کے بعد ہی تجربات اور عقل کو زیادہ ترقی نہیں دی جا سکتی۔ اس لیے ماہرین تعلیم کو اس کے مؤثر ترین طریقوں کا پتا لگانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنی کوششوں کو بروئے کار لا کر اعلیٰ پائے کی تعلیمی سہولتیں مہیا کر سکیں۔ تعلیم کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ وہ انسانی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے مسلسل کوشاں رہیں۔ سماجی اور معاشی ماہرین کی طرح تعلیمی ماہرین بھی دور جدید کے مسائل سے نمٹنے کے لیے تحقیق میں مصروف ہیں۔

3- تعلیم کے جدید خطوں نے بھی تحقیق کی ضرورت میں اضافہ کیا ہے۔ کیونکہ تعلیمی تحقیق کے بغیر دور جدید کے مطابق نئے نصاب، نئے مدرسی طریقے اور نئے مدرسی مواد کی تیاری ممکن نہیں۔ ایم ڈبلیو ٹریورز (M.W. Traver) اپنی کتاب "تعلیمی تحقیق ایک تعارف" (An Introduction to Educational Research) میں لکھتے ہیں کہ "تعلیم کی فنی تنظیم، نئے نصاب، طریق اور تعلیمی ٹیکنالوجی کے جواز سے تعلیمی تحقیق ایک اہم جزو بن چکی ہے۔ اس لئے جدید دور میں ہم تحقیق کے بغیر تعلیم کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

4- تعلیم ایک تیزی سے ترقی کرتی ہوئی سائنس ہے جس کی بنیادوں کو وسیع کرنے کے لئے کئی مضامین پر مبنی طریقے (Interdisciplinary Approach) کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیم کے مضمون کا اس کے صحیح تناظر میں مطالعہ کیا جائے۔ تعلیم کا اہم مرکز بنیاد فلسفہ بھی ہے۔ شخصیت اینڈ گائیڈنس

Elmas Ali



21

مسائل اور ان کے حل کے لیے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق سے کیا مدد لی جا سکتی ہے۔ (8604 ،AIOU)

پاکستان میں تعلیمی تحقیق کے شعبے میں خصوصی ترجیحات:
(Priority at the field of Educational Research in Pakistan):

پاکستان میں شعبہ تعلیم کے ضمن میں قابل ترجیح بات یہ ہے کہ چودہ سال کی عمر تک کے تمام بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم فراہم کی جائے۔ کسی قسم کی بھی تحقیق اور کوشش جس کے ذریعے پاکستان میں بچیوں (تعلیم نسواں) اور پسماندہ طبقات کے لیے تعلیم کی فراہمی ضروری بنائی جائے، لازمی طور پر قومی ترقی میں اس کا ایک بہت ہی اہم کردار ہوگا۔

تحقیق کے ضمن میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مختلف وجوہات کی بناء پر مدارس سے پڑھائی چھوڑ کر جانے والے بچوں کی شرح بہت زیادہ ہے اور مستقبل قریب میں بھی اس شرح کے کم ہونے کے امکانات موجود نہیں ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ مدارس کی اس اہلیت میں اضافہ کیا جائے کہ وہ بچوں کو پڑھائی چھوڑ کر جانے سے روک سکے۔ اس ضمن میں جہاں تعلیم کا معیار بہتر ہو، غیر رسمی تعلیم کے بارے میں بھی غور کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ایسے ادارے اور حکمت عملیاں بھی بنائی جائیں جن کے ذریعے بچے از خود پڑھ سکیں تاکہ بچے اپنی مدرسی کی پڑھائی کو بہتر کر سکیں تاکہ مدرسہ چھوڑنے والے بچوں کا تعلیم سے الگ نہ ہو سکیں۔

ملک میں آبادی کے اضافے کی شرح پر غور کرتے ہوئے جس کا مستقبل قریب میں کمی کا کوئی امکان نہیں، کیا یہ بہتر نہیں لینا چاہیے کہ ہم صرف مدارس کے ذریعے فراہم کی جا سکتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس قدر زیادہ مدارس اور معلمین درکار ہوں گے جو [illegible] ممکن نہیں ہوگا۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لیے متبادل تعلیمی طریقے کیا ہو سکتے ہیں اور کون سی حکمت عملیاں اپنائی جا سکتی ہیں؟ اس سلسلے میں تعلیمی تحقیق اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

جس طرح ملک کے ترقی یافتہ اور دولت مند طبقوں کے بچوں کے لیے تعلیم کی فراہمی ضروری ہوتی ہے، عین اسی طرح معاشرے کے پسماندہ اور غریب طبقوں کے بچوں کے لیے بھی تعلیم کی فراہمی لازمی ہوتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ [illegible] حالات میں کس طرح دونوں طبقات کے [illegible] مواقع مہیا کیے جا سکتے ہیں؟ سماجی اور تعلیمی حکمت عملیوں کے بارے میں بچوں کو ان کے بچپن میں پہنچنے والے [illegible] اور معاشی [illegible] سے کس طرح نجات دلائی جا سکتی ہے؟ یہ چند ایک ایسے مسائل ہیں جن پر تحقیق کرنے والے [illegible] ضرورت ہوتی ہے۔

اس بات کے بارے میں بھی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح [illegible] کی سماجی و معاشی ضروریات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ اس سلسلے میں تحقیقی مطالعوں کی اس لحاظ سے حوصلہ افزائی کی جائے کہ ان کے ذریعے موجودہ تعلیمی نظام اور حکمت عملیوں میں کس حد تک بہتری لا [illegible] تاکہ ملک کی [illegible] معاشی ترقی کے علاوہ مثبت سماجی تبدیلی بھی رونما ہو سکے۔

جہاں تک "قابلیت" کا تعلق ہے، اس وقت ہر تعلیمی سطح پر "جوہر قابل" تلاش کرنے کی ضرورت درپیش ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ان طریقوں اور لائحہ عمل کی نشاندہی بھی کی جانی چاہیے جن کے ذریعے بچے اپنی قابلیتوں اور اہلیتوں کو مزید نکھار سکیں۔ پس ملکی ترقی کے تناظر میں "اہلیت" کے تصور کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

مسائل اور ان کے حل کے لیے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق (8604 ،AIOU)

ملک کی خوشحالی اور معاشی فلاح و بہبود کے ضمن میں تعلیمی تحقیق گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ سماجی اور معاشی میدان میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے اور ان کی وجوہات جاننے اور انہیں دور کرنے کے سلسلے میں تعلیمی تحقیق ایک محفوظ اور پائیدار ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ تعلیمی محقق محض تجربہ کرتے ہوئے کام پر ہی توجہ مرکوز نہیں رکھتا بلکہ وہ اس کے بارے میں سوچتا ہے، تجزیہ کرتا ہے اور اس طرح وہ زیادہ بہتر طور پر اس کام کے حل کے لیے مختلف تجاویز بھی پیش کر سکتے ہیں۔

یوں سوال یہ ہوتا ہے کہ تعلیم کی بہتری کے واضح اشارے کون سے ہیں جنہیں تعلیمی تحقیق کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آئیے مختصر طور پر فوری ضرورت ہونے کی حیثیت سے حکومت پاکستان کو فیصلہ کرنا ہے کہ آبادی کے کون سے حصے اور دیہات کے فلاح و بہبود کے لیے تعلیمات کے بارے میں، بجٹ، سماجی فلاح و بہبود کی خدمات، سول تعلیم [illegible] ہوگا۔ ان کے بارے میں بہتر ہو سکتی ہیں۔ جب ان کا بستہ مرتب کر لیا جائے تو یہ مختلف قابل اہم معلومات پر مشتمل ہوگا اور ایسا تخمینہ ہے کہ [illegible] ہو سکتا ہے۔ اس بحث سے یہ بات نمایاں ہو جاتی ہے کہ تعلیمی تحقیق نہ صرف تعلیم کی ترقی کے لیے انتہائی ضروری ہے بلکہ پاکستان جیسے ملک میں ہونی اور معاشی ترقی کے لیے بھی یہ اہم کردار ادا کرتی ہے۔

تعلیمی تحقیق کا آغاز کیسے ہوا؟ اس سوال کا جواب بھی ایک سوال کی ہی ہے، وہ یہ کہ "فوز الیکٹریسٹی کا کام کیا ہے؟" یہ جواب بنجمن فرینکلن (Benjamin Franklin) نے اس وقت دیا تھا جب اس سے گرجتے ہوئے بادلوں اور بجلی کے درمیان تعلق کی دریافت کی نوعیت کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔

بالکل اسی طرح مقصد یہ ہے کہ نومولود بچے کی طرح نوزائیدہ بچے کی طرح یہ تعلیمی تحقیق کا سبب بھی بنتا ہے۔ نامعلوم کو دریافت کرنے کی خصوصی اہلیت موجود ہوتی ہے۔ نوزائیدہ بچے کی طرح یہ تعلیمی تحقیق کا سبب بھی بنتا ہے۔ نامعلوم کو دریافت کرنے سے وہ اپنی سکون بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے سائنسدان نے علم کی دریافت کے لیے پرعزم رہتے ہیں۔ تعلیمی تحقیق کی وجہ سے ہونی تحقیقی خطروں سے کبھی نہیں ہچکچاتے، جبکہ سماجی زندگی کی مشکلات میں آسانی لانے میں معاونت ملتی ہے۔ یہ وجہ ہے کہ تعلیمی تحقیق کا لوگوں کی بنیادی ضروریات اور فلاح و بہبود کے ساتھ قطعی نوعیت کا تعلق موجود ہوتا ہے۔

پھر تعلیمی تحقیق (Educational Research) سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

i. تعلیمی تحقیق سے اگست میں کی گئی ہے اور کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔
ii. تعلیمی تحقیق سے معلمین میں اعتماد بحال ہوتا ہے۔
iii. تعلیمی تحقیق سے مدرس و معلم کے کام اور پیشے میں وقار پیدا ہوتا ہے۔
iv. تعلیمی تحقیق سے نئے طریقوں کو اختیار کرنے میں معاونت ملتی ہے۔
v. تعلیمی تحقیق ہمیشہ چیلنج کرتا اور مستعد رکھتی ہے۔
vi. تعلیمی تحقیق سے [illegible] کی کامیابی پیدا ہوتا ہے۔
vii. اس کی معاونت سے مدرس و معلم کے عمل کو زیادہ موثر انداز میں سمجھا جا سکتا ہے۔
viii. اس سے معاشرتی حیات کے بارے میں بھی بہتر ادراک حاصل ہوتا ہے۔
ix. اس سے تعلیمی اصلاحات کو فروغ ملتا ہے۔

Elmas Ali

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سوال 8: قومی ترقی میں تعلیمی تحقیق کے استعمالات بیان کیجیے۔
قومی ترقی میں تعلیم میں تحقیق کے استعمالات پر خصوصی اظہار خیال کریں؟
یا
تعلیم کے شعبے میں تحقیق کے استعمالات:

جواب: (Scope of Research in Education):

قومی ترقی میں تعلیمی تحقیق کی اہمیت کو اب دنیا بھر میں تسلیم کیا جا رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں تعلیمی صورتحال سے جہاں حال سے یہ بات بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ بامقصد اور مؤثر تعلیم ایسے ہی ممالک میں فروغ پا سکتی ہے جہاں تعلیمی تحقیق کی بدولت بھرپور فروغ حاصل ہوا ہو۔ تعلیم کو حاصل ہونے والی وسعت کا سبب یہ تعلیمی تحقیق ہی ہوتی ہے۔ ہم اس قابل ہو سکے ہیں کہ تعلیم کے ذریعے سماج میں سماجی اور معاشی تبدیلیاں متعارف کرا سکیں۔

قومی ترقی کیلئے تحقیق کے استعمالات کے چھ بڑے ممکنات:
(Six Major Possibilities of Utilization of research towards National Development):

قومی ترقی کے لئے تحقیق کے استعمال کے چھ بڑے ممکنات درج ذیل ہیں:

i۔ تعلیمی تحقیق کے ذریعے منصوبہ اور پالیسی ساز کو وہ قابل قدر معلومات اور مواد حاصل ہوتا ہے جس سے وہ پہلے سے موجود صورت حال کی درست تشخیص کر سکتا ہے۔ خصوصی طور پر اسے مسئلے کی نوعیت، شدت، پیچیدگی وغیرہ کا تعلیمی تحقیق سے حاصل ہونے والی معلومات کی معاونت سے صحیح ادراک ہوتا ہے۔

ii۔ بڑی احتیاط کے ساتھ ڈیزائن کئے گئے تجزیاتی مطالعے پالیسی کے اہم شعبوں کو روشن اور نمایاں کرتے ہیں، اس سے مسئلے کے ظاہری اور باطنی پہلو اجاگر ہوتے ہیں اور پالیسی ساز زیادہ مؤثر انداز میں اسے حل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

iii۔ تحقیق اور مطالعے مفروضے کی جوازیت اور صداقت کو جانچنے اور پرکھنے کے امکانات پیدا کرتے ہیں، جو کہ منصوبہ ساز کے لئے قطعی اور ذیلی مقاصد کے لئے انتہائی ضروری ہوتے ہیں۔

iv۔ تحقیق منصوبہ سازوں کو یہ اندازہ لگانے میں معاونت فراہم کرتی ہے کہ دستیاب وسائل کو استعمال کر کے ممکن نتائج کس طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

v۔ تشخیصی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مخصوص نوعیت کے منصوبے کہاں اور کیوں چل رہے ہیں، نیز تحقیق سے ان منصوبوں کے غیر مطلوبہ نتائج پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

vi۔ تعلیمی تحقیق سے حاصل ہونے والی معلومات کو عام کرنے سے عوام میں شعور اور آگاہی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے پالیسی زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے اور اصلاحات کے لئے عوامی دباؤ میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔

سوال 9: تعلیم سے متعلقہ مسائل کے حل میں تعلیمی تحقیق کے کردار کو بیان کریں۔
یا
تعلیم سے تعلق رکھنے والے مسائل کے حل میں تعلیمی تحقیق کے مرکزی کردار پر بحث کیجئے؟

جواب: i۔ تعلیم سے منسلک مسائل کا حل:

انسائیکلوپیڈیا آف ایجوکیشنل ریسرچ میں تعلیم سے متعلق مسائل کو نفس مضمون کے اعتبار سے پانچ گروہوں میں

Elmas Ali

تقسیم کیا گیا ہے۔
1۔ تعلیم کے بنیادی پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے مسائل۔
2۔ تعلیم کے پیشہ ورانہ پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے مسائل۔
3۔ مدارس میں پڑھائے جانے والے مضامین سے تعلق رکھنے والے مسائل۔
4۔ معلمین اور معلمین کی تعلیم و تربیت سے تعلق رکھنے والے مسائل۔
5۔ نظم و نسق، مالیات اور سہولیات سے متعلق مسائل۔
ایک محقق ان تمام مسائل کو نہ صرف نئے زاویوں سے اُجاگر کرتا ہے بلکہ تحقیق کی بدولت ان کا حل بھی دریافت کرتا ہے۔

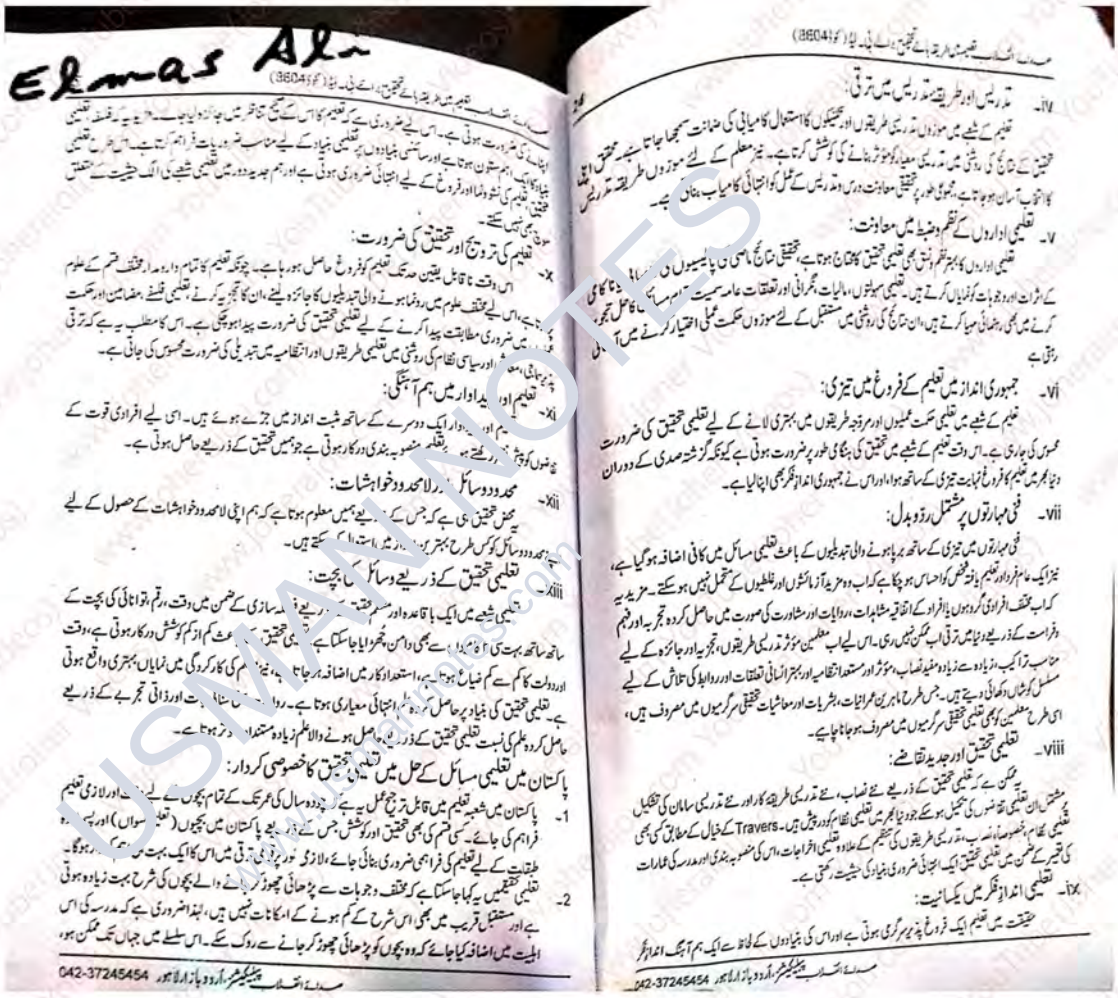
ii۔ تعلیمی اداروں میں تعلیمی منصوبہ بندی سے متعلقہ مسائل اور اُن کا حل:

تعلیمی اداروں کے مسائل بلاشبہ تعلیمی ترقی کے راستے میں بڑی رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ ان مسائل کو حل کیے بغیر تعلیمی پروگرام کی کامیابی ناممکن ہوتی ہے۔ تحقیق کی معاونت سے ان مسائل کو نمایاں کیا جاتا ہے، تاکہ معلمین، معلمین اور انتظامیہ ان سے بخوبی آشنا ہو جائیں۔ آگاہی کا حل بے حد ضروری ہے جب تک متعلقہ افراد مسائل کی نوعیت سے باخبر نہ ہوں۔ ان کے لئے سب اقدامات بھی تجویز نہیں کیے جا سکتے۔

iii۔ تعلیمی تحقیق اور تعلیمی منصوبہ بندی:

حقیقت میں تعلیمی تحقیق ایک ایسے ادارے کی حامل ہوتی ہے جس کے ذریعے تعلیمی منصوبہ بندی کے لیے راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ ایک مناسب تعلیمی منصوبہ بندی ذمہ دار افراد اور ان کی ثقافت کے سماجی ذرائع اور ذمہ داریوں، تنظیمی معاملات کے انتظامات اور موافقتوں، ان کی ضرورت مسائل پر ان کی عملی گرفت، جیسے امور کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے ایک منظم علم پر ہوتا ہے۔ یہ امر حقیقت پر مشتمل ہے کہ اگر منصوبہ بندی کے ماہرین صارفین کی ضروریات کا صحیح طور پر اندازہ لگانے میں کامیاب نہ ہو پائیں تو تعلیمی منصوبہ بندی کے لحاظ سے کی گئی ہر کوشش ناکام ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ صارفین کی ضروریات، ان کی ضروریات اور ان کے لیے کس قسم کا نظام چاہیے، یہ سب کچھ ایک معقول تعلیمی منصوبہ بندی کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی منصوبہ بندی، خصوصی طور پر تعلیمی منصوبہ بندی کے لیے ایسے تحقیق پسندانہ علوم کا ذخیرہ چاہیے جن کی بنیاد پر ان کے نفاذ میں پیش آنے والی مشکلات کا اندازہ نہایت معقول انداز میں کیا جا سکتا ہے۔ نہایت ہی احسن طریق سے جمع کی گئی معلومات، مطلوبہ تعلیمی نظام کی منصوبہ بندی کے ذریعے حاصل ہونے والے منطقی نتائج کے تجزیے کے لیے بنیاد کا کام دیتی ہیں۔ اس قسم کے علم کے حصول کے لیے تعلیمی تحقیق ایک گراں قدر اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ یہ امر بھی انتہائی واضح اور غیر مبہم ہے کہ سماجی اور معاشی فلاح و بہبود کے ضمن میں تعلیمی تحقیق گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ سماجی اور معاشی پسماندگی میں پوشیدہ عناصر کو سمجھنے اور ان کی وجوہات جاننے اور انہیں دور کرنے کے ضمن میں تعلیمی تحقیق ایک محفوظ اور پائیدار بنیاد مہیا کرتی ہے۔ تعلیمی محققین مکمل تناظر کے اعتبار سے مسئلے کا بھرپور تجزیہ کرتے ہیں اور اس طرح وہ زیادہ بہتر طور پر ان مسائل کے حل کے لیے مختلف تجاویز بھی پیش کر سکتے ہیں۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



Elmas Ali

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

Elmas Ali

ضروری ہے کہ ہم سائنسی اندازِ فکر اور سائنسی طریقہ کار کے بارے میں جانیں۔ سائنسی طریقہ کار کیا ہے؟ اس کا اطلاق کیسے ہوتا ہے؟ اس کی افادیت کیا ہے؟ اس کی حدود کیا ہیں؟ اس کے بارے میں ہم اس سوال میں تفصیل سے بحث کریں گے۔

سائنسی طریقہ کار کا مطلب ہے کہ کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جس میں مسئلے کے بارے میں معروضی معلومات اکٹھی کی جائیں، ان کا تجزیہ کیا جائے اور پھر ان کی بنیاد پر نتائج اخذ کیے جائیں۔ یہ طریقہ کار ہمیں توہمات، ذاتی رائے اور غلط فہمیوں سے بچاتا ہے اور ہمیں حقیقت تک پہنچنے میں مدد دیتا ہے۔

سائنسی طریقہ کار کی مثال:

(Illustration of the Scientific Method)

سائنسی طریقے کی مثال: سائنسی طریقے کو بڑی آسانی کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے۔ ذرا سوچیں ایک شخص کسی ایک روز مرہ گھریلو مسائل سے [illegible] طریقے کو کیسے استعمال کرتا ہے۔ فرض کریں وہ شخص تفریحی مقامات پر چھٹیاں گزارنے کے بعد گھر واپس آتا ہے تو دیکھتا ہے کہ باغ کی باڑ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے اور پھول بھی ختم ہو چکے ہیں۔ وہ باغ کا معائنہ کرتا ہے، یہ سائنسی طریقے کا دوسرا مرحلہ ہے جہاں حقائق کے دیکھتے ہوئے مسئلے کی نوعیت کا تعین کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ سوچتا ہے کہ آیا [illegible] کے بچوں نے جان بوجھ کر اس کا باغ اُجاڑا ہے یا پھر کوئی اور وجہ ہے؟ یہ سائنسی مرحلے کا تیسرا مرحلہ ہوتا ہے جس میں وہ مفروضہ پیش کرتا ہے، مفروضہ معلوم حقائق سے ماورائی کسی امکان کو ظاہر کرتا ہے، یہی حال اس مفروضے میں دکھائی دیتا ہے کہ [illegible] بچوں کو باغ میں داخل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کے ساتھ اس کے ذہن میں ایک اور مفروضہ بھی آتا ہے کہ [illegible] تیز ہوا یا طوفان نے اس کے باغ کو اُجاڑ دیا ہو۔ اس کے بعد وہ فوراً کسی نتیجے پر نہیں پہنچتا بلکہ اپنے فیصلے کو حقائق اور شہادتوں کی تلاش تک ملتوی کر دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ سوچتا ہے کہ اگر یہ کارستانی بچوں کی ہے تو یقیناً ان کی غیر موجودگی میں یہاں [illegible] ضروری ہے۔ پھر وہ عملی طور پر اپنے اس مفروضے کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور آس پاس کے لوگوں سے پوچھ گچھ کرتا ہے جس سے اسے معلوم ہوتا ہے کہ بچے اس کی غیر موجودگی میں گھر پر نہیں تھے بلکہ وہ بھی تفریح کے لئے [illegible] گئے ہوئے تھے۔ اس طرح وہ [illegible] لیتا ہے، پہلا مفروضہ حقائق کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ اور دوسرے مفروضے پر استقرائی استدلال کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ اگر باغ کا اُجڑنا آندھی یا طوفان کا نتیجہ ہو سکتا ہے تو آس پاس کے دوسرے باغات کی بھی وہی صورت حال ہوگی۔ اس کے بعد پھر وہ اپنے مفروضے کی عملی آزمائش کرتا ہے، سائنسی طریقے کا پانچواں مرحلہ جس کے تحت وہ آس پاس کے باغات کا معائنہ کرتا ہے۔ جہاں اسے اپنے باغ جیسی ہی صورت حال ملتی ہے، یوں وہ اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کا باغ طوفان کی وجہ سے اُجڑا ہے۔

سائنسی طریقہ کار کا اطلاق: (Applicability of the Scientific Method)

سائنسی طریقہ کار ایک ایسا آلہ ہوتا ہے جسے محققین پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے ذریعے سائنسدان کائنات کی حقیقتوں کو تلاش کرنے اور انہیں سمجھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ جبکہ اطلاقی تحقیق میں

غیر ملکی تعلیم کے بارے میں بھی غور کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ایسے ادارے اور حکمت عملیاں بھی اپنانی چاہئیں کہ [illegible] کے ذریعے بچے از خود پڑھ سکے تاکہ بچہ اپنی مدرسہ کی پڑھائی کو بہتر کر سکے، نیز سکول چھوڑنے والے بچے کو قومی [illegible] دھارے سے الگ نہ ہونا پڑے۔

3- ملک میں آبادی میں اضافہ کی شرح پر غور کرتے ہوئے، جس کا مستقبل قریب میں کمی کا کوئی امکان نہیں [illegible] لیے چاہیے کہ تعلیم صرف مدارس ہی کے ذریعے فراہم کی جا سکتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس [illegible] کے لیے متبادل اور مدرسین درکار ہوں گے جو ناکافی وسائل کی موجودگی میں ممکن نہیں ہوگا۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لیے تحقیق کار تعلیمی طریقے کیا ہو سکتے ہیں اور کون سی نئی حکمت عملیات اپنائی جا سکتی ہیں؟ اس ضمن میں تعلیمی تحقیق کیا کردار ادا کر سکتی ہے۔

4- جس طرح ملک کے ترقی یافتہ اور دولت مند طبقات کے بچوں کے لیے تعلیم کی فراہمی ضروری ہوتی ہے، عین اسی طرح معاشرے اور سماج کے پسماندہ اور غریب طبقات کے بچوں کے لیے بھی تعلیم کی فراہمی لازمی ہے۔ اس سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ تعلیمی حالات میں کس طرح دونوں طبقات کو یکساں تعلیمی مواقع مہیا کیے جا سکتے ہیں؟ سماجی اور تعلیمی حکمت عملیوں کے باعث بچوں کو ان کے بچپن میں پہنچنے والے غربت کے سائے اور معاشی ضعف سے کس طرح نجات دلائی جا سکتی ہے؟ یہ چند ایک ایسے مسائل ہیں جن پر تحقیق کرنے والے ماہرین کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

5- اس عمل کے بارے میں بھی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح تعلیم کو ملک کی سماجی اور معاشی ضروریات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ اس سلسلے میں تحقیقی منصوبوں کی اس لحاظ سے حوصلہ افزائی کی جائے کہ ان کے ذریعے موجودہ تعلیمی نظام اور حکمت عملیوں میں کسی حد تک بہتری اور تبدیلی لائی جا سکے تاکہ ملک میں تیز رفتار معاشی ترقی کے علاوہ مثبت سماجی تبدیلی بھی رونما ہو۔

6- جہاں تک "قابلیت" کا تعلق ہے، اس وقت ہر تعلیمی سطح پر "جوہر قابل" تلاش کرنے کی انتہائی ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ان طریقوں اور لائحہ عمل کی نشاندہی بھی کی جانی چاہیے جن کے ذریعے بچے اپنی اہلیتوں کو مزید نکھار سکیں۔ پس ملکی ترقی کے تناظر میں "استعداد کار" کے تصور کو بھی تحقیق کا جائزہ درکار ہے۔

سوال 10: سائنس اور سائنسی طریقے پر نوٹ تحریر کریں۔

Q.3: Write a note on science and specific approach.

یا سائنس اور سائنسی طریقہ کار پر اظہار خیال کیجئے؟

جواب: سائنس اور سائنسی طریقہ:

(Science and the Scientific Approach):

تعلیم پیچیدہ سرگرمی کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سرگرمی انجام دینے والے افراد کی زبان اور طریقے کو سیکھیں۔ سائنس اور سائنسی تحقیق کو سمجھنے کے لئے بھی یہ ضروری ہوتا ہے، سائنسی زبان اور سائنسی طریقہ سیکھے بغیر ہم اسے صحیح طور پر سمجھ نہیں پائیں گے۔

سائنس کے متعلقین کے لئے جو بات پریشانی کا سبب بنتی ہے وہ سائنسدانوں کی جانب سے عام الفاظ کو بھی

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



Elmas Alvi

سائنس اور عمومی فہم میں فرق:

سائنس (Science) اور عام فہمی (Common Sense) میں پائی جانے والی فرق پائے جاتے ہیں۔ یہ فرق باقاعدہ اور ایک نظام کے تحت یعنی "Systematic" اور "Controlled" جیسی اصطلاحات کے تحت سمجھتے ہیں۔

(1) دونوں میں پہلا فرق تصوراتی ترکیب اور نظریاتی اساس کا ہوتا ہے۔ سائنس میں جو بھی نظریات اور تصورات استعمال کرتا ہے تاہم اس کا معیار اتنا کمزور نہیں ہوتا، جتنی عام فہمی اور توہم پرستی سے اسے قابل کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً اگر وہ بیمار ہو تو دوا سے کسی کتابوں کی بجائے تصور کرسکتا ہے۔ وہ معاشی، ہر ان فارمولوں پر یقین کرلے اور سمجھتا ہے۔ اس کے برعکس سائنسدان تصوراتی ساخت اور نظریاتی اساس ایک نظام کے تحت تشکیل دیتا ہے، جن کی بنیاد ہی تجرباتی آزمائش ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جن تصورات کو وہ استعمال کرتا ہے وہ انسان نے خود قائم کئے ہیں جو کہ حقیقت سے قریب ہو بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی۔

(2) سائنس (Science) اور عام فہمی (Common Sense) میں دوسرا فرق یہ ہوتا ہے کہ سائنسدان ایک مفروضہ جات کی بنیاد پر اپنے مفروضہ جات اور نظریات کی آزمائش کرتے ہیں۔ جبکہ عام شخص بھی مفروضہ جات اور نظریات کو پرکھتا ہے، تاہم اس کا انداز میں ہوتا۔ وہ اپنے مفروضے سے ہی مطابقت رکھنے والے شواہد کا چناؤ کرلیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی سمجھتا ہے کہ سیاہ فام افراد کو موسیقی سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے تو وہ بڑی آسانی کے ساتھ ایسے سیاہ فام افراد کی مثالیں تلاش کرسکتا ہے جو کہ موسیقی اور کچھ کا بھی نہیں۔ لیکن سائنسدان اس "انتخاب رجحان" کو فوراً سائنسی مفہوم کے طور پر لیتا ہے اور ذاتی پسند و ناپسند کے حامل رکھتے ہوئے حقائق کو آزادانہ انداز میں تلاش کرتا ہے۔ اسی طرح ذہانت اور تحقیقی اہلیت، اقدار اور انتخابی فیصلوں، طریقہ کار کے درمیان تحقیق کو سمجھنے کے لئے سائنسدان باقاعدہ، منضبط اور حتمی آزمائش پر زور دیتا ہے۔

(3) دونوں میں تیسرا فرق ضبط یعنی "Controll" کے تصور سے ہے۔ سائنسی تحقیق میں کنٹرول (Control) سے مراد کئی چیزیں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب کوئی سائنسدان مخصوص متغیر کے اثرات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے تو وہ پہلے متغیرات کا تعین کرتا ہے جو کہ بالواسطہ یا براہ راست اثرانداز ہوسکتے ہیں، پھر انہیں کنٹرول کرتے ہوئے زیر مطالعہ متغیر کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔ عام شخص اس سلسلے میں زیادہ مشقت نہیں کرتا، وہ ان تمام وضاحتوں کو تسلیم کرلیتا ہے جو کہ اس کے موقف اور نظریے کی تائید کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ کچی آبادیوں کے مکینوں میں جرائم کی شرح زیادہ ہے تو وہ صرف کچی آبادیوں میں جرائم پر ہی توجہ دے گا لیکن سماجی سائنسدان جرائم بڑھنے کے دیگر عوامل کو بھی دیکھے گا، اور ایسے میں کچی آبادیوں کا مطالعہ کرے گا جس میں دیگر متغیرات کو کنٹرول میں ہوں۔

(4) سائنس (Science) اور عقل عام (Common Sense) میں ایک اور فرق بھی پایا جاتا ہے وہ یہ سائنسدان مختلف مظاہر کے درمیان تعلق کے حوالے سے مستقلاً غور و خوض کرتے رہتے ہیں، وہ ان تعلقات کا انتہائی باریک بینی کے ساتھ مسلسل جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ لیکن عام شخص مختلف عوامل پر سرسری توجہ دیتا ہے۔ کئی

مشغول فراد اس طریقہ کار سے ایسی اشیاء ایجاد کرتا ہے جو کہ حالات میں بہتری لانے کا سبب بنتی ہیں۔ یوں سائنس خالص اور اطلاقی تحقیق دونوں میں توش رفتوں کی اہم کڑی ثابت ہوتا ہے۔

علم کے حصول میں ہونے والی ترقی:

Progress Made in Acquiring Knowledge):

مختلف زمانوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے حصول علم کے لئے بہتر سے بہتر کی کوشش کی ہے۔ اور یہ عمل ابھی بھی جاری ہے، جب انسان کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اس نے کسی شے کے بارے میں قطعی طور پر قابل اعتبار علم حاصل کرلیا ہے تب وہ سوالات کا زیادہ سے زیادہ اور بہتر انداز میں کرنا شروع کردیتا ہے۔ لیکن پھر بھی آج کا محقق اپنی سوچ اور فکر کے حوالے سے کم تشدد ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایک عرصے تک قائم رہنے والے کئی انتخابی تصورات اب باطل ثابت ہو چکے ہیں۔ سائنسی طریقے سے بھی کوئی حتمی علم حاصل نہیں کئے جاسکتے تاہم یہ بھلا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ سائنسی طریقہ حصول علم کے دوسرے طریقوں سے زیادہ قابل اعتبار ہوتا ہے۔

بعض نقادوں کے مطابق سائنسی طریقے کو نظری علوم کے علاوہ استعمال نہیں کیا جاسکتا، جبکہ دوسرے سوال اُٹھاتے ہیں کہ کیا سائنسی طریقہ تحقیق کا واحد طریقہ ہے؟ ماہرین کا کہنا ہے چونکہ ہر علم دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اس لئے مختلف علوم کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے جانے چاہئیں۔

تحقیق کے مختلف طریقوں کے تصور اور ان کی افادیت میں اختلاف کے باوجود بیشتر مفکرین تحقیق کے لئے سائنسی طریقے کو بہترین تصور کرتے ہیں۔

سوال 11: امثال کی مدد واضح کیجئے کہ سائنس اور کامن سینس (Common Sense) ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

یا

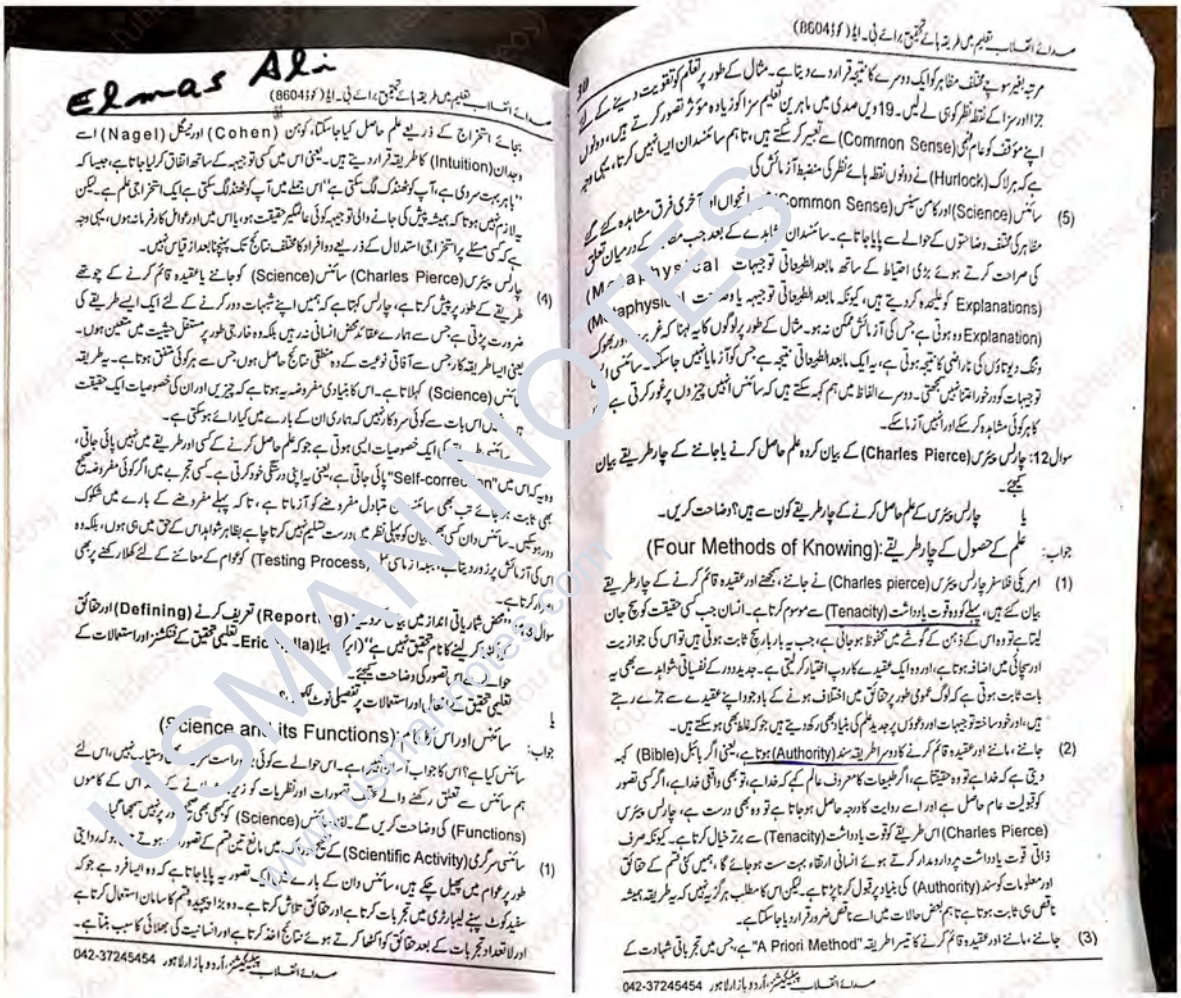
سائنس اور کامن سینس ایک دوسرے سے کیسے مختلف ہیں؟

جواب: سائنس اور کامن سینس یا عقل سلیم:

(Science and Common Sense):

وائٹ ہیڈ (Whitehead) تخلیقی فکر کے حوالے سے عام فہم/عقل سلیم (Common Sense) کا ناقد ہے، عام فہم/عقل سلیم (Common Sense) کا واحد معیار یہ ہے کہ نئے تصور کو پہلے جیسا نظر آنا چاہیے۔ اسی لئے اس نے درست کہا کہ "Common Sense" یعنی عام فہم علمی ارتقاء کے حوالے سے غلط رہنمائی کرتی ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کن امور میں عام فہم یعنی "Common Sense" سائنس جیسی ہے اور کن معاملات میں سائنس سے قدرے مختلف ہے۔ ایک نقطہ نظر دونوں کو ایک جیسا تصور کرتا ہے، اس کے مطابق سائنس حقیقت میں عام فہم یا عقل سلیم کی ہی باقاعدہ اور منضبط توسیع ہوتی ہے۔ تاہم یہ تصور جدید سائنس خاص طور پر نفسیات اور تعلیم کے حوالے سے سنگین غلط فہمی کا سبب بنتا ہے۔ گزشتہ صدی کے ماہرین تعلیم کی ہی مثال لے لیں جو کہ محض عام فہمی کی بنیاد پر سزا کو معطلی کا بنیادی ذریعہ تصور کرتے تھے۔ لیکن اب یہ سائنس سے ثابت ہو چکا ہے کہ سزا کا خوف دلا کر متعلمین کو پڑھائی کی جانب راغب کرنے میں کئی خامیاں پوشیدہ ہیں۔

USMAN NOTES



Elmas Ali

بجائے استخراج کے ذریعے علم حاصل کیا جا سکتا، کوہن (Cohen) اور نیگل (Nagel) اسے وجدان (Intuition) کا طریقہ قرار دیتے ہیں۔ یعنی اس میں کسی توجیہ کے ساتھ اتفاق کر لیا جاتا ہے، جیسا کہ "باہر بہت سردی ہے، آپ کو ٹھنڈ لگ سکتی ہے" اس جملے میں آپ کو ٹھنڈ لگ سکتی ہے ایک استخراجی علم ہے۔ لیکن یہ لازم نہیں ہوتا کہ ہمیشہ پیش کی جانے والی توجیہ کوئی عالمگیر حقیقت ہو، یا اس میں اور عوامل کارفرما نہ ہوں، یہی وجہ ہے کہ کسی مسئلے پر استخراجی استدلال کے ذریعے دو افراد کا مختلف نتائج تک پہنچنا بعید از قیاس نہیں۔

(4) چارلس پیئرس (Charles Pierce) سائنس (Science) کو جاننے یا عقیدہ قائم کرنے کے چوتھے طریقے کے طور پر پیش کرتا ہے، چارلس کہتا ہے کہ ہمیں اپنے شبہات دور کرنے کے لئے ایک ایسے طریقے کی ضرورت پڑتی ہے جس سے ہمارے عقائد محض انسانی نہ رہیں بلکہ وہ خارجی طور پر مستقل حیثیت میں متعین ہوں۔ یعنی ایسا طریقہ کار جس سے آفاقی نوعیت کے وہ منطقی نتائج حاصل ہوں جس سے ہر کوئی متفق ہوتا ہے۔ یہ طریقہ سائنس (Science) کہلاتا ہے۔ اس کا بنیادی مفروضہ یہ ہوتا ہے کہ چیزیں اور ان کی خصوصیات ایک حقیقت ہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ ہماری ان کے بارے میں کیا رائے ہو سکتی ہے۔

سائنسی طریقہ کار کی ایک خصوصیات ایسی ہوتی ہے جو کہ علم حاصل کرنے کے کسی اور طریقے میں نہیں پائی جاتی، وہ یہ کہ اس میں "Self-correction" پائی جاتی ہے، یعنی یہ اپنی درستگی خود کرتی ہے۔ کسی تجربے میں اگر کوئی مفروضہ صحیح بھی ثابت ہو جائے تب بھی سائنس دان تبادل مفروضے کو آزماتا ہے، تاکہ پہلے مفروضے کے بارے میں شکوک دور ہو سکیں۔ سائنس دان کسی بیان کو پہلی نظر میں درست تسلیم نہیں کرتا چاہے بظاہر شواہد اس کے حق میں ہی ہوں، بلکہ وہ اس کی آزمائش پر زور دیتا ہے، بعد ازاں (Testing Process) کو عوام کے معائنے کے لئے کھلا رکھنے پر بھی اصرار کرتا ہے۔

سوال 3: محض شماریاتی انداز میں بیان کردہ (Reporting) تعریف کرنے (Defining) اور حقائق کو بیان کرنے کا نام تحقیق نہیں ہے" (ایرک ویلا Eric Vella)۔ تعلیمی تحقیق کے فنکشنز اور استعمالات کے حوالے سے اس تصور کی وضاحت کیجئے۔

یا

تعلیمی تحقیق کے افعال اور اس کے کام (Science and its Functions)

جواب: سائنس اور اس کے کام: سائنس کیا ہے؟ اس کا جواب آسان نہیں ہے۔ اس حوالے سے کوئی بھی حتمی جواب سرے سے موجود نہیں، اس لئے ہم سائنس سے تعلق رکھنے والے مختلف تصورات اور نظریات کو زیر غور لاتے ہوئے اس کے کاموں (Functions) کی وضاحت کریں گے۔ سائنس (Science) کو کبھی بھی حتمی طور پر نہیں سمجھا گیا۔

(1) سائنسی سرگرمی (Scientific Activity) کے متعلق روایتی طور پر عوام میں پھیل چکے ہیں، سائنس دان کے بارے میں ایک تصور یہ پایا جاتا ہے کہ وہ ایسا فرد ہے جو کہ سفید کوٹ پہنے لیبارٹری میں تجربات کرتا ہے اور حقائق تلاش کرتا ہے۔ وہ بڑا پیچیدہ قسم کا سامان استعمال کرتا ہے اور لاتعداد تجربات کے بعد حقائق کو اکٹھا کرتے ہوئے نتائج اخذ کرتا ہے اور انسانیت کی بھلائی کا سبب بنتا ہے۔

مرتبہ بغیر سوچے مختلف مظاہر کو ایک دوسرے کا نتیجہ قرار دے دیتا ہے۔ مثال کے طور پر تعلیم کو تقویت دینے کے لئے جزا اور سزا کے نقطہ نظر کو ہی لے لیں۔ 19ویں صدی میں ماہرین تعلیم سزا کو زیادہ موثر تصور کرتے تھے، وہ اپنے مؤقف کو عام فہمی (Common Sense) سے تعبیر کر سکتے ہیں، تاہم سائنسدان ایسا نہیں کرتا، یہی وجہ ہے کہ ہرلاک (Hurlock) نے دونوں نقطہ ہائے نظر کی منضبط آزمائش کی

(5) سائنس (Science) اور کامن سینس (Common Sense) انجواں اور آخری فرق مشاہدے کے مظاہر کی مختلف وضاحتوں کے حوالے سے پایا جاتا ہے۔ سائنسدان مشاہدے کے بعد جب مظاہر کے درمیان تعلق کی صراحت کرتے ہوئے بڑی احتیاط کے ساتھ مابعد الطبیعاتی توجیہات (Metaphysical Explanations) کو علیحدہ کر دیتے ہیں، کیونکہ مابعد الطبیعاتی توجیہ یا وضاحت (Metaphysical Explanation) وہ ہوتی ہے جس کی آزمائش ممکن نہ ہو۔ مثال کے طور پر لوگوں کا یہ کہنا کہ غریب اور بھوکے دیوتاؤں کی ناراضی کا نتیجہ ہوتی ہے، یہ ایک مابعد الطبیعاتی نتیجہ ہے جس کو آزمایا نہیں جا سکتا۔ سائنسی ادارے توجیہات کو در خور اعتنا نہیں سمجھتی۔ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ سائنس انہیں چیزوں پر غور کرتی ہے کا ہر کوئی مشاہدہ کر سکے اور انہیں آزما سکے۔

سوال 12: چارلس پیئرس (Charles Pierce) کے بیان کردہ علم حاصل کرنے یا جاننے کے چار طریقے بیان کیجئے۔

یا

چارلس پیئرس کے علم حاصل کرنے کے چار طریقے کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔

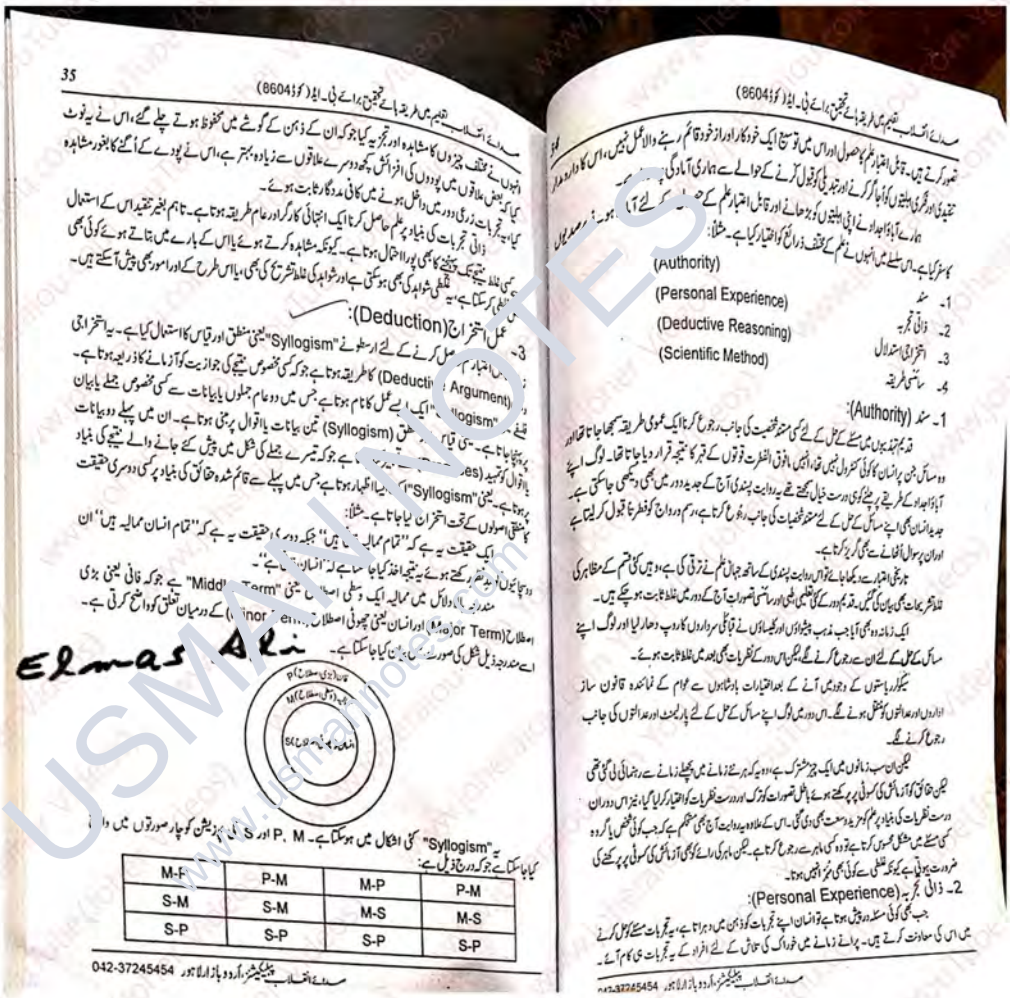
جواب: علم کے حصول کے چار طریقے (Four Methods of Knowing):

(1) امریکی فلاسفر چارلس پیئرس (Charles pierce) نے جاننے، سمجھنے اور عقیدہ قائم کرنے کے چار طریقے بیان کئے ہیں، پہلے کو وہ قوت یادداشت (Tenacity) سے موسوم کرتا ہے۔ انسان جب کسی حقیقت کو سچ جان لیتا ہے تو وہ اس کے ذہن کے گوشے میں محفوظ ہو جاتی ہے، جب یہ بار بار سچ ثابت ہوتی ہیں تو اس کی جوازیت اور سچائی میں اضافہ ہوتا ہے، اور وہ ایک عقیدے کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ جدید دور کے نفسیاتی شواہد سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگ عمومی طور پر حقائق میں اختلاف ہونے کے باوجود اپنے عقیدے سے جڑے رہتے ہیں، اور خود ساختہ توجیہات اور دعووں پر جدید علم کی بنیاد بھی رکھ دیتے ہیں جو کہ غلط بھی ہو سکتے ہیں۔

(2) جاننے، ماننے اور عقیدہ قائم کرنے کا دوسرا طریقہ سند (Authority) ہوتا ہے، یعنی اگر بائبل (Bible) کہہ دیتی ہے کہ خدا ہے تو وہ حقیقتاً ہے، اگر طبیعات کا معروف عالم کہے کہ خدا ہے، تو بھی واقعی خدا ہے، اگر کسی تصور کو قبولیت عام حاصل ہے اور اسے روایت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ بھی درست ہے، چارلس پیئرس (Charles Pierce) اس طریقے کو قوت یادداشت (Tenacity) سے برتر خیال کرتا ہے۔ کیونکہ صرف ذاتی قوت یادداشت پر دارومدار کرتے ہوئے انسانی ارتقاء بہت سست ہو جائے گا، ہمیں کئی قسم کے حقائق اور معلومات کو سند (Authority) کی بنیاد پر قبول کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ یہ طریقہ ہمیشہ ناقص ہی ثابت ہوتا ہے تاہم بعض حالات میں اسے ناقص ضرور قرار دیا جا سکتا ہے۔

(3) جاننے، ماننے اور عقیدہ قائم کرنے کا تیسرا طریقہ "A Priori Method" ہے، جس میں تجرباتی شہادت کے





35

سدرہ اکیڈمی پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

انہوں نے مختلف چیزوں کا مشاہدہ اور تجزیہ کیا جو کہ ان کے ذہن کے گوشے میں محفوظ ہوتے چلے گئے، اس نے یہ نوٹ کیا کہ بعض علاقوں میں پودوں کی افزائش کچھ دوسرے علاقوں سے زیادہ بہتر ہے، اس نے پودے کے اُگنے کا بغور مشاہدہ کیا، یہ تجربات زرعی دور میں داخل ہونے میں کافی مددگار ثابت ہوئے۔

ذاتی تجربات کی بنیاد پر علم حاصل کرنا ایک انتہائی کارگر اور عام طریقہ ہوتا ہے۔ تاہم بغیر تنقید اس کے استعمال سے بھی غلط نتیجے تک پہنچنے کا بھی پورا احتمال ہوتا ہے۔ کیونکہ مشاہدہ کرتے ہوئے یا اس کے بارے میں بتاتے ہوئے کوئی بھی غلطی شواہد کی بھی ہو سکتی ہے اور شواہد کی غلط تشریح کی بھی، یا اس طرح کے اور امور بھی پیش آ سکتے ہیں۔

3۔ عمل استخراج (Deduction):

[illegible] عمل کرنے کے لئے ارسطو نے "Syllogism" یعنی منطق اور قیاس کا استعمال کیا ہے۔ یہ استخراجی [illegible] (Deductive Argument) کا طریقہ ہوتا ہے جو کہ کسی مخصوص نتیجے کی جوازیت کو آزمانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ [illegible] "Syllogism" ایک ایسے عمل کا نام ہوتا ہے جس میں دو عام جملوں یا بیانات سے کسی مخصوص جملے یا بیان [illegible] منطق (Syllogism) تین بیانات یا اقوال پر مبنی ہوتا ہے۔ ان میں پہلے دو بیانات [illegible] (Premises) ہوتے ہیں جو کہ تیسرے جملے کی شکل میں پیش کئے جانے والے نتیجے کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ یعنی "Syllogism" کا انحصار ہوتا ہے جس میں پہلے سے قائم شدہ حقائق کی بنیاد پر کسی دوسری حقیقت کا منطقی اصولوں کے تحت استخراج کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

ایک حقیقت یہ ہے کہ "تمام ممالیہ [illegible] ہیں" جبکہ دوسری حقیقت یہ ہے کہ "تمام انسان ممالیہ ہیں" ان دو حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ "انسان [illegible] ہے"۔

مندرجہ بالا دلائل میں ممالیہ ایک وسطی اصطلاح یعنی "Middle Term" ہے جو کہ فائی یعنی بڑی اصطلاح (Major Term) اور انسان یعنی چھوٹی اصطلاح (Minor Term) کے درمیان تعلق کو واضح کرتی ہے۔

Elmas Ali

اسے مندرجہ ذیل شکل کی صورت میں [illegible] کیا جا سکتا ہے۔

یہ "Syllogism" کئی اشکال میں ہو سکتا ہے۔ P, M اور S کی پوزیشن کو چار صورتوں میں دا[illegible] کیا جا سکتا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

M-P	P-M	M-P	P-M
S-M	S-M	M-S	M-S
S-P	S-P	S-P	S-P

سدرہ اکیڈمی پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

سدرہ اکیڈمی پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

تصور کرتے ہیں۔ قابل اعتبار علم کا حصول اور اس میں توسیع ایک خودکار اور از خود قائم رہنے والا عمل نہیں، اس کا دارومدار [illegible] تنقیدی اور تحریری بیلٹوں کو اجاگر کرنے اور تنقیدی کو قبول کرنے کے حوالے سے ہماری آمادگی [illegible] ہمارے آباؤ اجداد نے اپنی بیلٹوں کو بڑھانے اور قابل اعتبار علم کے حصول کے لئے [illegible] ہوئے مندرجہ ذیل ہ سنز کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے علم کے مختلف ذرائع کو اختیار کیا ہے۔ مثلاً:

1۔ سند (Authority)
2۔ ذاتی تجربہ (Personal Experience)
3۔ استخراجی استدلال (Deductive Reasoning)
4۔ سائنسی طریقہ (Scientific Method)

1۔ سند (Authority):

قدیم زمانہ بیوں میں مسئلے کے حل کے لئے کسی متند شخصیت کی جانب رجوع کرنا ایک عمومی طریقہ سمجھا جاتا تھا اور وہ سوال جن پر انسان کا کوئی کنٹرول نہیں تھا، انہیں مافوق الفطرت قوتوں کے تحت کا نتیجہ قرار دیا جاتا تھا۔ لوگ اپنے آباؤ اجداد کے طریقے پر چلنے کو ہی درست خیال کرتے تھے یہ روایت پسندی آج کے جدید دور میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ جدید انسان بھی اپنے مسائل کے حل کے لئے متند شخصیات کی جانب رجوع کرتا ہے، رسم و رواج کو فطرتاً قبول کر لیتا ہے اور ان پر سوال اٹھانے سے بھی گریز کرتا ہے۔

ہر شعبۂ اختیار سے دیکھا جائے تو اس روایت پسندی کے ساتھ ہی جہاں علم نے ترقی کی ہے، وہیں کئی قسم کے مظاہر کی غلط تشریحات بھی بیان کی گئیں۔ قدیم دور کے کئی فلسفی الجھنوں اور سائنسی تصورات آج کے دور میں غلط ثابت ہو چکے ہیں۔

ایک زمانہ وہ بھی آیا جب مذہب پیشواؤں اور کلیساؤں نے قانونی سرداروں کا روپ دھار لیا اور لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے ان سے رجوع کرنے لگے، لیکن اس دور کے نظریات بھی بعد میں غلط ثابت ہوئے۔

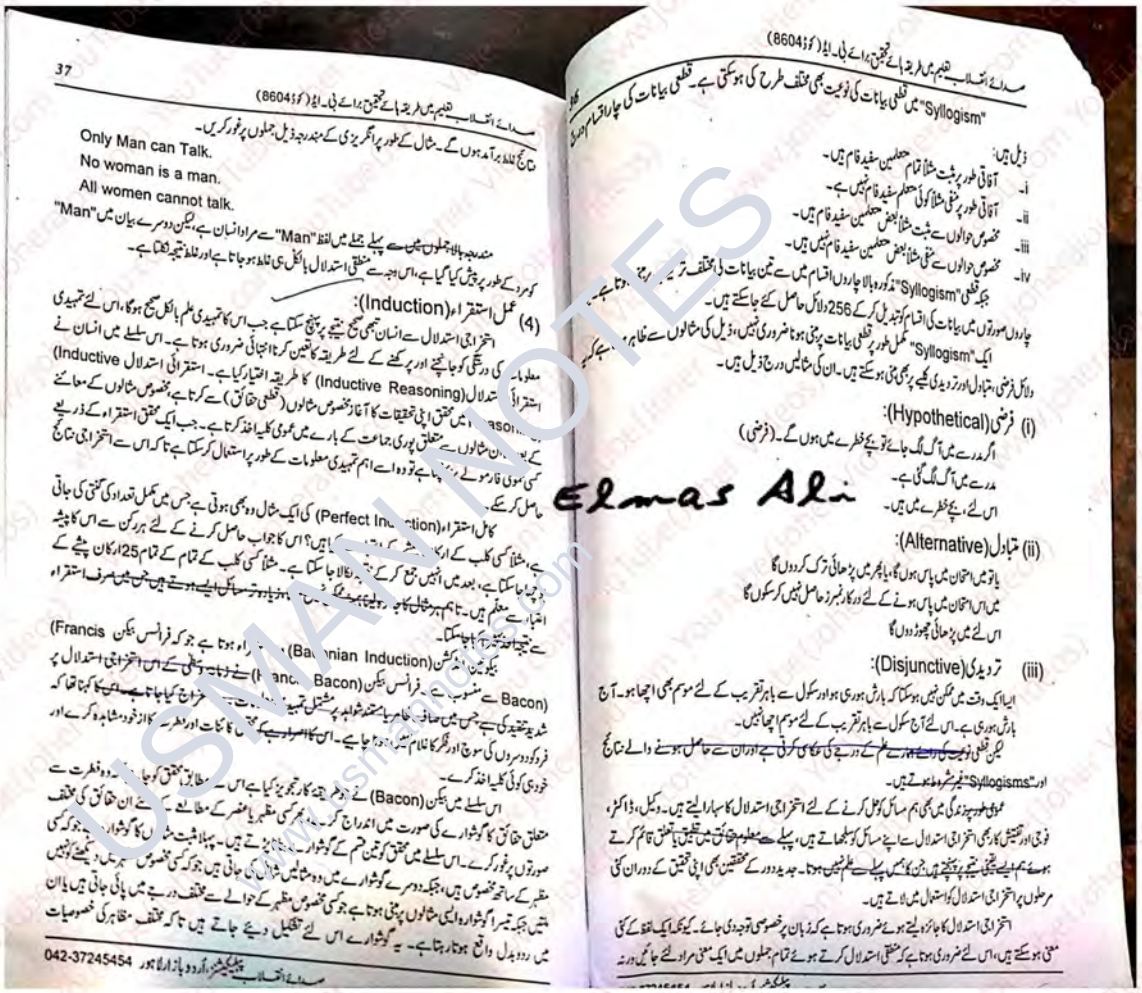
سیکولر ریاستوں کے دور میں آنے کے بعد اختیارات بادشاہوں سے عوام کے نمائندہ قانون ساز اداروں اور عدالتوں کو منتقل ہونے لگے۔ اس دور میں لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے پارلیمنٹ اور عدالتوں کی جانب رجوع کرنے لگے۔

لیکن ان سب زمانوں میں ایک چیز مشترک ہے، وہ یہ کہ ہر نئے زمانے میں پچھلے زمانے سے رہنمائی لی گئی تھی لیکن حاکم کو دانائی کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے باطل تصورات کو رد کر کے اور درست نظریات کو اختیار کر لیا گیا، نیز اس دوران درست نظریات کی بنیاد پر علم کو مزید وسعت بھی دی گئی۔ اس کے علاوہ یہ روایت آج بھی مستحکم ہے کہ جب کوئی شخص یا گروہ کسی مسئلے میں مشکل محسوس کرتا ہے تو وہ کسی ماہر سے رجوع کرتا ہے۔ لیکن ماہر کی رائے کو بھی آزمائش کی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ غلطی سے کوئی بھی مبرا نہیں ہوتا۔

2۔ ذاتی تجربہ (Personal Experience):

جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو انسان اپنے تجربات کو ذہن میں دہراتا ہے، یہ تجربات مسئلے کو حل کرنے میں اس کی معاونت کرتے ہیں۔ پرانے زمانے میں خوراک کی تلاش کے لئے افراد کے یہ تجربات ہی کام آئے۔

042-37245454



37

صداے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہاے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

نتائج غلط برآمد ہوں گے۔ مثال کے طور پر انگریزی کے مندرجہ ذیل جملوں پر غور کریں۔

Only Man can Talk.
No woman is a man.
All women cannot talk.

"Man" میں "Man" سے مراد انسان ہے، لیکن دوسرے بیان میں مندرجہ بالا جملوں میں سے پہلے جملے میں لفظ کو مرد کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اس وجہ سے منطقی استدلال بالکل ہی غلط ہو جاتا ہے اور غلط نتیجہ نکلتا ہے۔

(4) عمل استقراء (Induction):

استخراجی استدلال سے انسان تبھی صحیح نتیجے پر پہنچ سکتا ہے جب اس کا تمہیدی علم بالکل صحیح ہوگا، اس لئے تمہیدی معلومات کی درستگی کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے طریقہ کا تعین کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں انسان نے استقرائی استدلال (Inductive Reasoning) کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ استقرائی استدلال (Inductive Reason...) میں محقق اپنی تحقیقات کا آغاز مخصوص مثالوں (حقیقی حقائق) سے کرتا ہے، مخصوص مثالوں کے معائنے کے بعد ان مثالوں سے متعلق پوری جماعت کے بارے میں عمومی کلیہ اخذ کرتا ہے۔ جب ایک محقق استقراء کے ذریعے کسی سوئی فارمولے ... چاہے تو وہ اسے اہم تمہیدی معلومات کے طور پر استعمال کر سکتا ہے تاکہ اس سے استخراجی نتائج حاصل کر سکے۔

کامل استقراء (Perfect Induction) کی ایک مثال وہ بھی ہوتی ہے جس میں مکمل تعداد کی گنتی کی جاتی ہے، مثلاً کسی کلب کے ارکان کی ... کیا ہیں؟ اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہر رکن سے اس کا پیشہ پوچھا جا سکتا ہے، بعد میں انہیں جمع کر کے ... نکالا جا سکتا ہے۔ مثلاً کسی کلب کے تمام کے تمام 25 ارکان پیشے کے اعتبار سے معلم ہیں۔ تاہم ہر مثال کا جواب ... ہوتے ہیں جس میں صرف استقراء سے نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔

بیکونین انڈکشن (Baconian Induction) ... راہ ہوتا ہے جو کہ فرانسس بیکن (Francis Bacon) سے منسوب ہے۔ فرانسس بیکن (Francis Bacon) نے ... ظقی کے اس استخراجی استدلال پر شدید تنقید کی ہے جس میں صاف ظاہر یا مستند شواہد پر مشتمل تمہید ... خراج کیا جاتا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ فرد کو دوسروں کی سوچ اور فکر کا نظام تسلیم ... جائے۔ اس کا اصول ہے کہ ... کائنات اور فطرت کا از خود مشاہدہ کرے اور خود ہی کوئی کلیہ اخذ کرے۔

اس سلسلے میں بیکن (Bacon) نے جو طریقہ کار تجویز کیا ہے اس ... مطابق محقق کو چاہئے کہ وہ فطرت سے متعلق حقائق کا گوشوارہ کی صورت میں اندراج کرے، پھر کسی مظہر یا عنصر کے مطالعے ... ان حقائق کی مختلف صورتوں پر غور کرے۔ اس سلسلے میں محقق کو تین قسم کے گوشوارے ... پہلا مثبت مثالوں کا گوشوارہ ہوتا ہے جو کہ کسی مظہر کے ساتھ مخصوص ہیں، جبکہ دوسرے گوشوارے میں وہ مثالیں شامل کی جاتی ہیں جو کہ کسی مخصوص مظہر کے ساتھ نہیں دیکھنے کو ملتیں جبکہ تیسرا گوشوارہ ایسی مثالوں پر مبنی ہوتا ہے جو کسی مخصوص مظہر کے حوالے سے مختلف درجے میں پائی جاتی ہیں یا ان میں ردوبدل واقع ہوتا رہتا ہے۔ یہ گوشوارے اس لئے تشکیل دیئے جاتے ہیں تاکہ مختلف مظاہر کی خصوصیات

صداے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہاے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

"Syllogism" میں قطعی بیانات کی نوعیت بھی مختلف طرح کی ہو سکتی ہے۔ قطعی بیانات کی چار اقسام ... ذیل ہیں:

i۔ آفاقی طور پر مثبت مثلاً تمام حملیں سفید فام ہیں۔
ii۔ آفاقی طور پر منفی مثلاً کوئی حملیں سفید فام نہیں ہے۔
iii۔ مخصوص حوالوں سے مثبت مثلاً بعض حملیں سفید فام ہیں۔
iv۔ مخصوص حوالوں سے منفی مثلاً بعض حملیں سفید فام نہیں ہیں۔

جبکہ قطعی "Syllogism" مذکورہ بالا چاروں اقسام میں سے تین بیانات کی مختلف ترتیب ... ہوتا ہے۔

چاروں صورتوں میں بیانات کی اقسام کو تبدیل کر کے 256 دلائل حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ایک "Syllogism" مکمل طور پر قطعی بیانات پر مبنی ہونا ضروری نہیں، ذیل کی مثالوں سے ظاہر ... ہے کہ دلائل فرضی، متبادل اور تردیدی کیسے پر بھی مبنی ہو سکتے ہیں۔ ان کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

(i) فرضی (Hypothetical):

اگر مدرسے میں آگ لگ جائے تو بچے خطرے میں ہوں گے۔ (فرضی)
مدرسے میں آگ لگ گئی ہے۔
اس لئے، بچے خطرے میں ہیں۔

Elmas Ali

(ii) متبادل (Alternative):

یا تو میں امتحان میں پاس ہوں گا، یا پھر میں پڑھائی ترک کر دوں گا
میں اس امتحان میں پاس ہونے کے لئے درکار نمبرز حاصل نہیں کر سکوں گا
اس لئے میں پڑھائی چھوڑ دوں گا

(iii) تردیدی (Disjunctive):

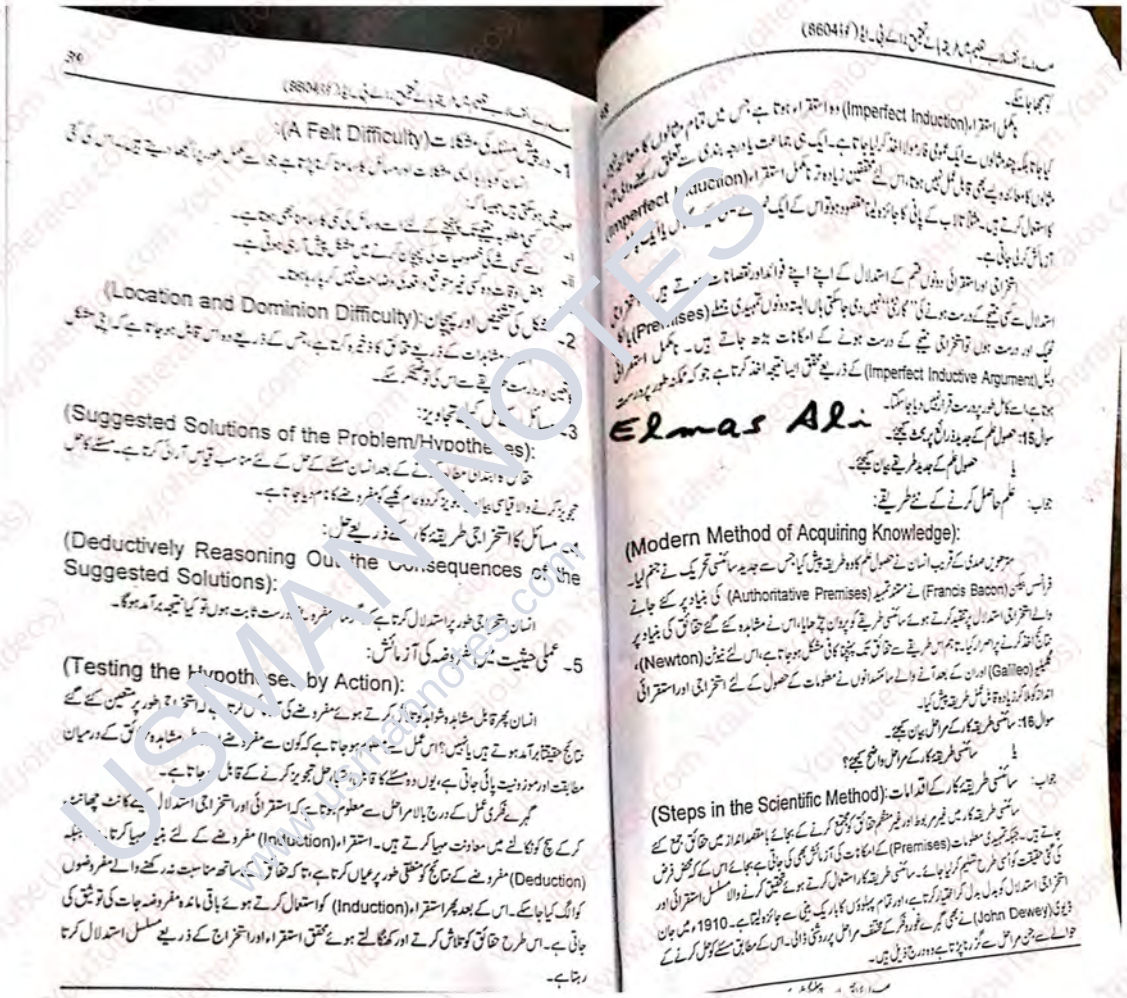
ایسا ایک وقت میں ممکن نہیں ہو سکتا کہ بارش ہو رہی ہو اور سکول سے باہر تفریح کے لئے موسم بھی اچھا ہو۔ آج بارش ہو رہی ہے۔ اس لئے آج سکول سے باہر تفریح کے لئے موسم اچھا نہیں۔

لیکن قطعی نوعیت کے ~~اور~~ علم کے درجے کی حامل ہوتی ہے اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج اور "Syllogisms" غیر شمار ہوتے ہیں۔

عملی طور پر زندگی میں بھی ہم مسائل کو حل کرنے کے لئے استخراجی استدلال کا سہارا لیتے ہیں۔ وکیل، ڈاکٹر، فوجی اور تفتیش کار بھی استخراجی استدلال سے اپنے مسائل کو سلجھاتے ہیں، پہلے سے معلوم حقائق میں تطبیق یا تعلق قائم کرتے ہوئے ہم ایسے نتیجے پر پہنچتے ہیں جن کے بارے میں پہلے سے علم نہیں ہوتا۔ جدید دور کے محققین بھی اپنی تحقیق کے دوران کئی مرحلوں پر استخراجی استدلال کو استعمال میں لاتے ہیں۔

استخراجی استدلال کا جائزہ لیتے ہوئے ضروری ہوتا ہے کہ زبان پر خصوصی توجہ دی جائے۔ کیونکہ ایک لفظ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں، اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ منطقی استدلال کرتے ہوئے تمام جملوں میں ایک معنی مراد لئے جائیں ورنہ

USMAN NOTES



(A Felt Difficulty)

(Location and Dominion Difficulty):

(Suggested Solutions of the Problem/Hypothe ses):

(Deductively Reasoning Out the Consequences of the Suggested Solutions):

(Testing the Hypoth ses by Action):

(Imperfect Induction)

(Imperfect Inductive Argument)

Elmas Ali

(Modern Method of Acquiring Knowledge):

(Steps in the Scientific Method):

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



سوال 17: تحقیق پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔
یا
تحقیق کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مفصل بیان کریں۔

Q.4: Write a detailed note on research.

جواب: تحقیق کا مفہوم (Research, An Introduction)

تحقیق ایک ایسا وسیع اور کثیر الجہت خیال ہوتا ہے جس کا مفہوم مختلف طریقوں سے پوری طرح واضح نہیں ہو سکتا۔ مختلف مفکرین نے اس کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

(1) تحقیق علم اور سچ کی تہ ختم ہونے والی تلاش اور جستجو کا نام ہوتا ہے، اس سے جدید علم پر روشنی پڑتی ہے اور سابقہ علوم کے الفاظ اور ابہامات دور ہوتے ہیں، اس سے علم کے خزانے میں اضافہ ہوتا ہے۔ تحقیق سے حاصل کئے جانے والے علم سائنسی اور معروضی ہوتا ہے، یہ حقیقت میں عقلی فہم اشتراک تصدیق اور تجربے کا حاصل ہوتا ہے۔

(2) تحقیق معلومات کو اکٹھا کرنے کی ارادی کوشش کا نام ہوتا ہے۔ اس میں حاصل ہونے والی معلومات کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور انہیں ملا کر جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ کام اعلیٰ درجے کی تنظیم کے ساتھ کیا جاتا ہے اور کسی کامیاب نتیجے تک پہنچایا جاتا ہے۔ تحقیق انسانوں کے لئے پریشانی کا سبب بننے والے مسائل کا حل تلاش کرتی ہے۔

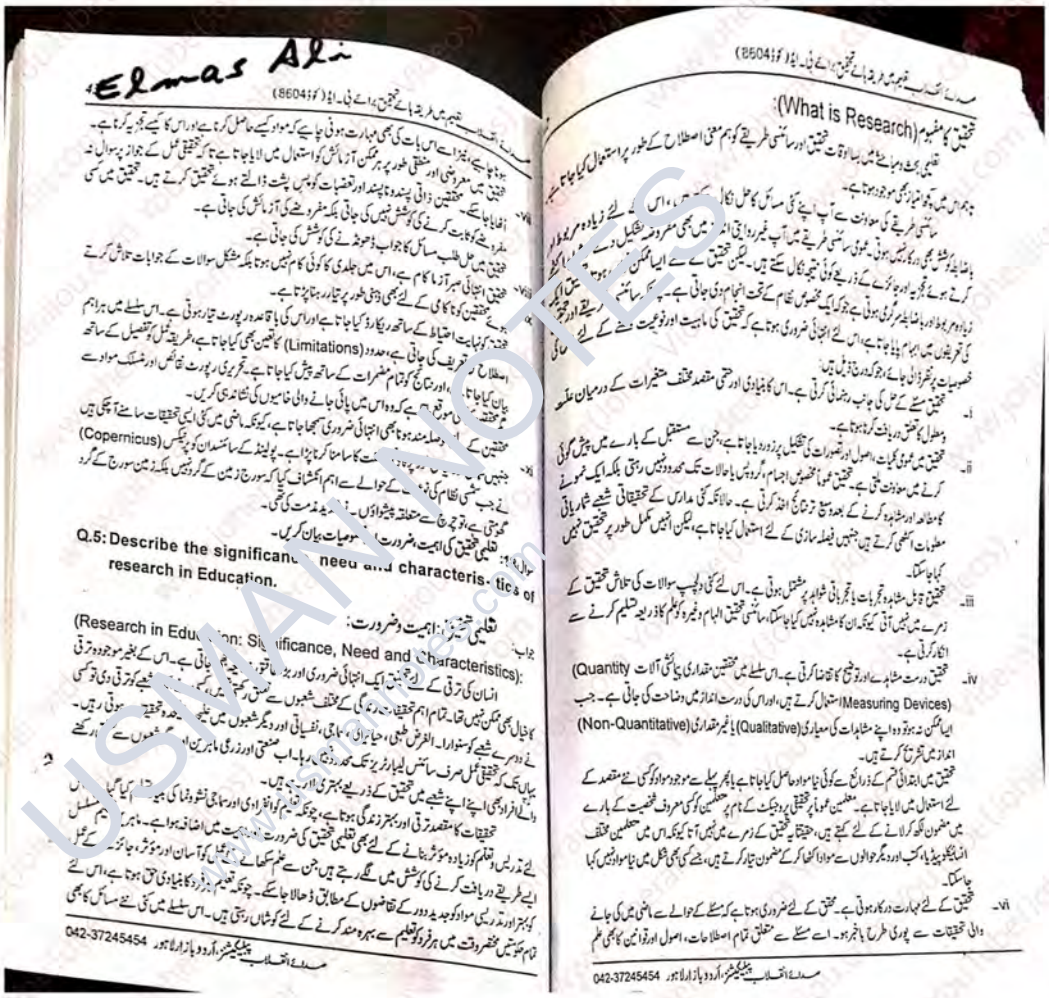
(3) پی۔ایم۔کک (P.M. Cook) کے مطابق "کسی درپیش مسئلے کے ضمن میں ایک تحقیق، ایک ایماندارانہ، اُن تھک، صبر آزما اور ذہانت کے ساتھ انجام دیا جانے والا ایسا عمل ہوتا ہے جس کے ذریعے حقائق کی تلاش کی جاتی ہے، ان کے معنی اور اثرات کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔ بہترین تحقیق وہ ہوتی ہے جو کہ قابل اعتبار، قابل تصدیق اور بھرپور نوعیت کی ہو، جس سے حاصل ہونے والی معلومات پر ہم اعتبار کر سکیں۔"

(4) جے۔ڈبلیو۔بیسٹ (J.W. Best) کے بقول: "نئی معلومات اور حقائق کی تلاش کے لیے زیادہ سے زیادہ ممکن حد تک رسمی، باضابطہ اور منظم عمل کو تحقیق کہتے ہیں جس کا تجزیہ سائنسی طریقے کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اسے ہم ایک ایسا مربوط لائحہ عمل بھی کہہ سکتے ہیں جس کے تحت تحقیقی عمل کے ذریعے کچھ مخصوص طریقوں کی معاونت سے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔"

(5) سی۔سی۔کرافورڈ (C.C. Crawford) کے مطابق: "تحقیق، سوچ بچار اور جستجو کا ایک ایسا مربوط اور نفیس طریقہ ہوتا ہے جس کے مطابق مختلف لائحہ عمل اور طریقہ کار کے ذریعے کسی بھی مسئلے کا کہیں زیادہ مناسب اور معقول حل تلاش کیا جاتا ہے جس کا حصول شاید عام طریقوں کے ذریعے ممکن نہ ہو۔ تحقیقی عمل کا آغاز کسی مسئلے کے سامنے آنے پر ہوتا ہے، اس کے بارے میں حقائق اور معلومات جمع کی جاتی ہیں، ان کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا اور تجزیہ بھی کیا جاتا تا کہ عملی شہادتوں کی بنیاد پر فیصلہ سازی کی جا سکے۔"

(6) ٹریورز (Travers) کے مطابق: "تعلیمی تحقیق ایک ایسی سرگرمی ہوتی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تعلیمی ادارے میں متعلمین کے رجحانات کے بارے میں علم حاصل کیا جائے۔ اس علم کا حتمی مقصد یہ ہے کہ اس قسم کی معلومات مہیا کی جائیں جن کے ذریعے معلم نہایت ہی مؤثر طریقوں کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کر سکے۔"

(7) جے۔فرانسس۔رُمل (J. Francis Rummul) کے مطابق: "علم کو دریافت کرنے ترقی دینے اور اس کی تصدیق کرنے کا نام تحقیق ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا ذہنی اور شعوری عمل ہوتا ہے جس کی نشوونما صدیوں سے جاری



Elmas Ali

(8604)

Q.5: Describe the significance, need and characteristics of research in Education.

تعلیمی تحقیق: اہمیت وضرورت

(Research in Education: Significance, Need and Characteristics):

042-37245454

(8604)

تحقیق کا مفہوم (What is Research):

042-37245454

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

سامنا کرتا رہا ہے۔ تعلیمی اہداف کو حاصل کرنے اور نئے و پرانے مسائل کو کامیابی سے حل کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ معیار اور مقدار دونوں حوالوں سے تحقیقی کام کو وسعت اور ترقی دی جائے۔

انسانی حقوق کے بین الاقوامی اعلامیہ میں بھی تعلیم کو ہر فرد کا بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے، اور کہا گیا ہے کہ کم از کم ابتدائی کلاسوں میں تعلیم مفت ہوگی، ایلیمنٹری تعلیم لازمی ہوگی، نیا نصاب لازمی تشکیل دیا جائے گا اور اعلیٰ تعلیم تک سب کو یکساں رسائی حاصل ہوگی۔

ان واضح اہداف کو سامنے رکھتے ہوئے اقوام عالم تعلیم کے حوالے سے اپنی کاوشیں اور بہتر کریں گی۔ زیادہ ہوشیار، زیادہ معلمین کو تربیت دی جائے گی، نیا نصاب اور نیا تدریسی مواد تیار کیا جائے گا، جبکہ ایسا کرنا تب تک ممکن نہیں ہوگا جب تک تعلیمی تحقیق کے ذریعے حقائق خبر کر کے اور اصول متعین کر کے رہنمائی حاصل نہیں کی جاتی۔

دنیا میں اس وقت تعلیمی بہتری کی جتنی ضرورت ہے وہ محض کوشش اور غلطی کے عمل، ذاتی مشاہدات اور روایات کے مل بوتے پر پوری نہیں ہو سکتی۔ باضابطہ اور منظم تحقیق کی بنیاد پر کئے جانے والے فیصلوں سے البتہ وقت، دولت اور توانائیاں ضرور بچائی جا سکتی ہیں۔

تعلیم عامہ پر منعقد ہونے والی متعدد عالمی کانفرنسوں کی طرف سے پیش کی جانے والی تجاویز اور سفارشات میں بھی تعلیمی سرگرمی کے نقطہ آغاز کے طور پر بچے کے نفسیاتی اخلاقی پہلوؤں کی نشوونما پر زور دیا گیا ہے۔ جبکہ یہ بات بھی پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ تحقیق کسی بھی قومی تعلیمی ادارے کی ناگزیر بنیاد ہوتی ہے۔ خصوصاً جب معاملہ نصاب، سلیبس اور طریقہ تدریس کا ہو تو تحقیق کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

تعلیمی تحقیق کی اہمیت کے باوجود اس کی نوعیت اور خصوصیات کے حوالے سے مکمل اتفاق نہیں پایا جاتا۔ بعض کے نزدیک "تعلیمی تحقیق ایک ایسی سرگرمی ہوتی ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تعلیمی ادارے میں متعلمین کے رویے کے بارے میں علم حاصل کیا جائے۔ اس علم کا حتمی مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کی معلومات فراہم کی جائیں جن کے ذریعے معلم نہایت ہی مؤثر طریقوں کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کر سکے۔"

جبکہ ایک دوسری تعریف کے مطابق: "تعلیمی تحقیق کا مطلب سرکاری یا نجی اداروں کی جانب سے کی جانے والی وہ اجتماعی کوششیں اور تجربات ہوتے ہیں جو کہ تعلیمی طریقوں اور تعلیمی سرگرمیوں میں بہتری اور نکھار لانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔"

یعنی تعلیمی تحقیق وہ سرگرمی ہوتی ہے جس کا تعلق تعلیمی مسائل سے ہوتا ہے، مختلف مفکرین تعلیمی تحقیق کو مختلف نام دیتے ہیں جیسا کہ ڈویلپمنٹ ریسرچ (Development Research)، اور آپریشن ریسرچ (Operation Research) وغیرہ۔

ایک نقطہ نظر یہ بھی ہوتا ہے کہ چونکہ تعلیم بھی میڈیسن کی طرح ایک اطلاقی سائنس ہی ہوتی ہے، اس لئے تعلیمی شعبے میں کی جانے والی تحقیق کو بھی اطلاقی تحقیق کا درجہ ملنا چاہیے۔

کچھ محققین کے مطابق میڈیسن اور تعلیم دونوں میں تحقیق کا بنیادی کام اپنے اپنے شعبوں کے لئے بہتری تلاش کرنا ہوتا ہے، اس لئے انہیں علم کی بجائے سوشل سائنسز کا شعبہ سمجھا جانا چاہیے۔

پس تعلیمی تحقیق ایک طرح کی بنیادی تحقیق بھی سمجھی جاتی ہے، خصوصی طور پر یہ تب بنیادی تحقیق کہلاتی ہے جب

ہونے والے بنا پر کسی سے وسیع تر عام کلیات یا اصول و قواعد اور تعلیمی تصورات اخذ کئے جاتے ہیں۔

حالیہ دور میں ایک اور اہم ترین رجحان سامنے آیا ہے، یہ رجحان تحقیق کے کام میں پیشہ ور معلمین اور منتظمین کی بڑھتی ہوئی شرکت سے متعلق ہے۔ چونکہ روایتی طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ تحقیق کا شعبہ اعلیٰ تربیت یافتہ تحقیقی ماہرین کا شعبہ سمجھا جاتا ہے، تاہم عملی تحقیق (Action Research) کے تصور نے اس روایتی نظریے کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

عملی تحقیق (Action Research) سے مراد وہ تحقیق ہوتی ہے جو کہ کوئی شخص اپنے مقاصد اور اہداف کو بہتر انداز میں حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے۔ مثلاً معلم اپنی تدریس میں بہتری لانے اور سکول منتظم کا اپنے انتظامی امور میں بہتری لانے کے لئے تحقیق کرنا عملی تحقیق کہلاتا ہے۔ ایک اچھا معلم عموماً فیصلہ سازی میں روایات، ماہرین کی آراء، اعقل سلیم پر مشتمل ذاتی تجربات وغیرہ سے استفادہ کرتا ہے۔

دوسروں کے تجربات کی تحقیق انفرادی طور پر بھی ہو سکتی ہے اور باہمی تعاون اور اشتراک کے ساتھ بھی ممکن ہوتی ہے۔ جب مسئلہ ایک سے زیادہ افراد کا ہو تو ایسی تحقیق میں تمام متعلقہ افراد کو شریک کر لیا جاتا ہے، اس طرح یہ تعاونی عملی تحقیق (Cooperative Action Research) بن جاتی ہے۔

تعلیم میں تحقیق (Research in Education):

تعلیمی شعبے میں مختلف مراحل پر کئی طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جنہیں حل کرنے کے لئے پیشہ ورانہ تحقیق کے معلمین اور پیشہ ور محققین دونوں کو شاں رہتے ہیں۔ تعلیمی تحقیق کو دو تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ان میں ایک طرف وہ اشیاء یا افراد ہوتے ہیں جن پر تحقیق کی جا رہی ہوتی ہے، جبکہ دوسری جانب وہ تعلیمی مقاصد ہیں جن کے حصول کے لئے ہم تحقیق کر رہے ہوتے ہیں۔

تعلیمی تحقیق کے ہدف (Objects) یعنی جن پر تحقیق کا عمل ہوتا ہے، کئی طرح کے ہوتے ہیں:

i. معلمین، متعلمین، محققین اور منتظمین وغیرہ۔
ii. ادارے مثلاً کمرہ جماعت، مدرسہ، سماج، ریاست وغیرہ۔

یوں تحقیق کے بنیادی مقاصد بھی دو طرح کے ہوتے ہیں، یعنی:

i. خدمات کو بہتر بنانا،
ii. علم میں اضافہ کرنا۔

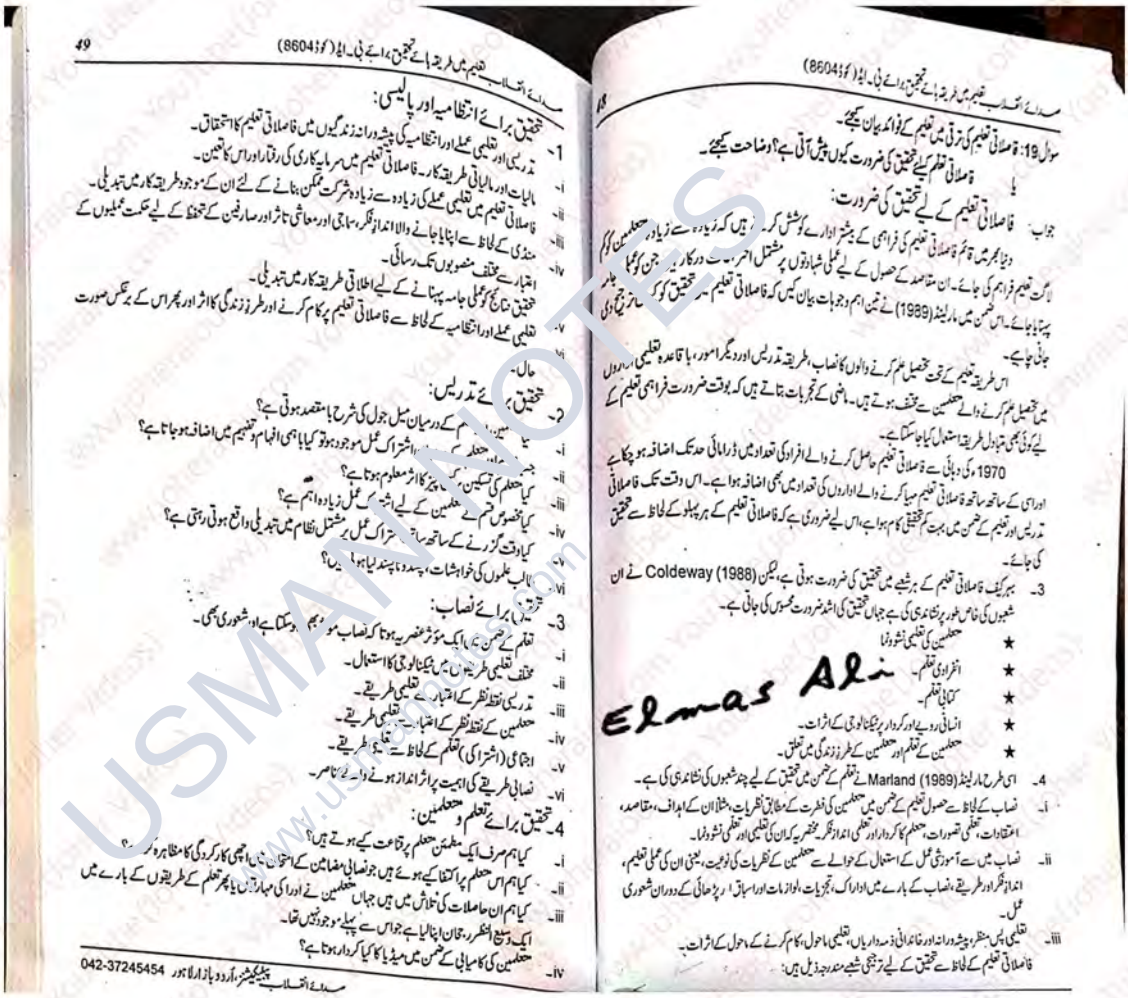
عملی تحقیق (Action Research) میں مندرجہ ذیل پہلو پائے جاتے ہیں:

i. عملی تحقیق سے منسلک محقق دراصل اپنے اردگرد کے ماحول اور سرگرمیوں کے حوالے سے مطمئن نہیں ہوتا، اسی لئے وہ ان میں بہتری لانے کے لئے عملی تحقیق کا آغاز کرتا ہے،
ii. عملی تحقیق سے منسلک محقق حالات میں بہتری لانے کے حوالے سے کافی پُر اعتماد ہوتا ہے،
iii. عملی تحقیق سے منسلک شخص ان مسائل اور نکات کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوتا ہے جو کہ عدم اطمینان کا سبب بن رہے ہوتے ہیں۔

Elmas Ali

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com





سوال 19: قومی تعلیم کی ترقی میں تعلیم کے فوائد بیان کیجیے۔

یا

قومی نظام کے لیے تحقیق کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ وضاحت کیجیے۔

جواب: قومی تعلیمی تحقیق کی ضرورت:

دنیا بھر میں ہر قوم قومی تعلیم کی فراہمی کے بہتر ادارے کوشش کرتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ معلمین کو مگر
اگر تعلیم فراہم کی جائے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے عملی شباہتوں پر مشتمل اعتبارات درکار ہیں جن کو عملی جامہ
پہنایا جائے۔ اس ضمن میں مارلینڈ (1989) نے تین اہم وجوہات بیان کیں کہ قومی تعلیمی سطح پر تحقیق کو کہ ساتھ ترجیح دی
جانی چاہیے۔

اس طریقہ تعلیم کے تحت تحصیل علم کرنے والوں کا نصاب، طریقہ تدریس اور دیگر امور، باقاعدہ تعلیمی اداروں
میں تحصیل علم کرنے والے معلمین سے مختلف ہوتے ہیں۔ ماضی کے تجربات بتاتے ہیں کہ بوقت ضرورت غیر رسمی تعلیم کے
لیے کوئی بھی متبادل طریقہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

1970ء کی دہائی سے قومی تعلیم حاصل کرنے والے افراد کی تعداد میں ڈرامائی حد تک اضافہ ہو چکا ہے
اور اسی کے ساتھ ساتھ قومی تعلیم مہیا کرنے والے اداروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت تک قومی
تدریس اور تعلیم کے ضمن میں بہت کم تحقیق کا کام ہوا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ قومی تعلیم کے ہر پہلو کے لحاظ سے تحقیق
کی جائے۔

3۔ ہر کیف قومی تعلیم کے ہر شعبے میں تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن Coldeway (1988) نے ان
شعبوں کی خاص طور پر نشاندہی کی ہے جہاں تحقیق کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

- ★ معلمین کی تعلیمی نشوونما
- ★ انفرادی تعلم۔
- ★ کتابی تعلم۔
- ★ انسانی رویے اور کردار پر ٹیکنالوجی کے اثرات۔
- ★ معلمین کے تعلم اور معلمین کے طرز زندگی میں تعلق۔

4۔ اسی طرح مارلینڈ Marland (1989) نے تعلم کے ضمن میں تحقیق کے لیے چند شعبوں کی نشاندہی کی ہے۔

i۔ نصاب کے لحاظ سے حصول تعلیم کے ضمن میں معلمین کی فطرت کے مطابق نظریات، مثلاً ان کے اہداف، مقاصد، اعتقادات، تعلمی تصورات، تعلم کا کردار اور تعلمی انداز فکر۔ مختصر یہ کہ ان کی تعلیمی اور تعلمی نشوونما۔

ii۔ نصاب میں سے آموختی عمل کے استعمال کے حوالے سے معلمین کے نظریات کی نوعیت، یعنی ان کی عملی تعلیم، انداز تعلم اور طریقے، نصاب کے بارے میں ادراک، تجربات، لوازمات اور اسباق اور پڑھائی کے دوران شعوری عمل۔

iii۔ تعلیمی پس منظر، پیشہ ورانہ اور خاندانی ذمہ داریاں، تعلیمی ماحول، کام کرنے کے ماحول کے اثرات۔

قومی تعلیمی تعلیم کے لحاظ سے تحقیق کے لیے ترجیحی شعبے مندرجہ ذیل ہیں:

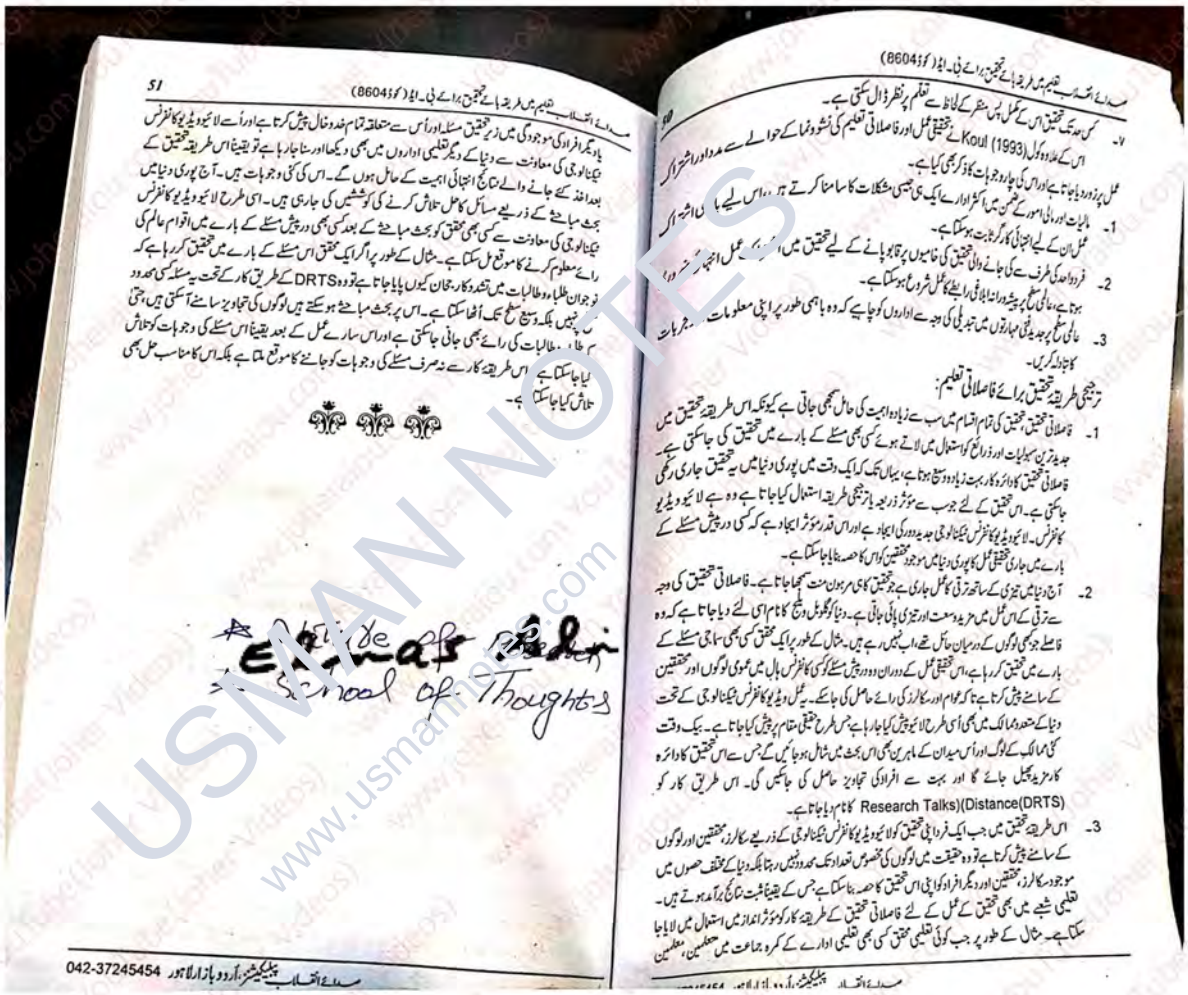
تحقیق برائے انتظامیہ اور پالیسی:

1۔ تدریسی اور تعلیمی عملے اور انتظامیہ کی پیشہ ورانہ زندگیوں میں قومی تعلیم کا استحقاق۔
i۔ ...
ii۔ ...
iii۔ ...
iv۔ ...
v۔ ...
vi۔ ...

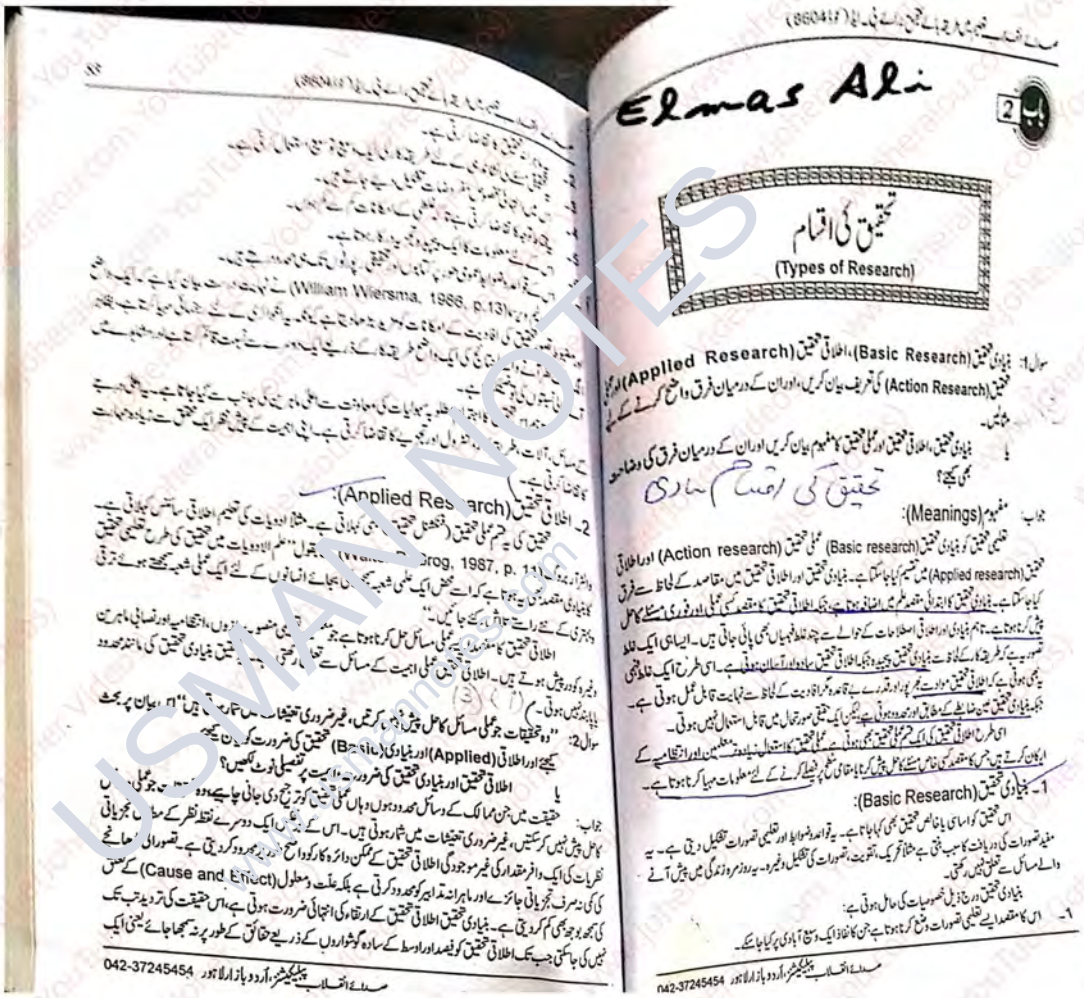
2۔ تحقیق برائے تدریس:
i۔ ...
ii۔ ...
iii۔ ...
iv۔ ...
v۔ ...
vi۔ ...

3۔ تحقیق برائے نصاب:
i۔ ...
ii۔ ...
iii۔ ...
iv۔ ...
v۔ ...
vi۔ ...

4۔ تحقیق برائے تعلم و معلمین:
i۔ ...
ii۔ ...
iii۔ ...
iv۔ ...



USMAN NOTES
www.usmannotes.com



Elmas Ali

باب 2

تحقیق کی اقسام
(Types of Research)

سوال 1: بنیادی تحقیق (Basic Research)، اطلاقی تحقیق (Applied Research) اور عملی تحقیق (Action Research) کی تعریف بیان کریں، اور ان کے درمیان فرق واضح کرنے کے لیے مثالیں دیں۔

یا بنیادی تحقیق، اطلاقی تحقیق اور عملی تحقیق کا مفہوم بیان کریں اور ان کے درمیان فرق کی وضاحت بھی کیجئے؟

تحقیق کی اقسام

جواب: مفہوم (Meanings):

تعلیمی تحقیق کو بنیادی تحقیق (Basic research)، عملی تحقیق (Action research) اور اطلاقی تحقیق (Applied research) میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی تحقیق اور اطلاقی تحقیق میں مقاصد کے لحاظ سے فرق کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی تحقیق کا بنیادی مقصد علم میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ اطلاقی تحقیق کا مقصد کسی عملی اور فوری مسئلے کا حل پیش کرنا ہوتا ہے۔ تاہم بنیادی اور اطلاقی اصطلاحات کے حوالے سے چند غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایسا ہی ایک غلط تصور یہ ہے کہ طریقہ کار کے لحاظ سے بنیادی تحقیق پیچیدہ جبکہ اطلاقی تحقیق سادہ اور آسان ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک غلط فہمی یہ بھی ہوتی ہے کہ اطلاقی تحقیق مواد جمع کرنے اور تجزیے کے لحاظ سے نہایت قابل عمل ہوتی ہے۔ جبکہ بنیادی تحقیق میں ضابطے کے مطابق اور وجود ہوتی ہے لیکن ایک حقیقی موضوع میں قابل استعمال نہیں ہوتی۔

اسی طرح اطلاقی تحقیق کی ایک قسم عملی تحقیق بھی ہوتی ہے عملی تحقیق کا استعمال زیادہ تر معلمین اور انتظامیہ کے اہلکار کرتے ہیں جس کا مقصد کسی فوری مسئلے کا حل پیش کرنا یا متنازع شکل پر فیصلے کرنے کے لئے معلومات مہیا کرنا ہوتا ہے۔

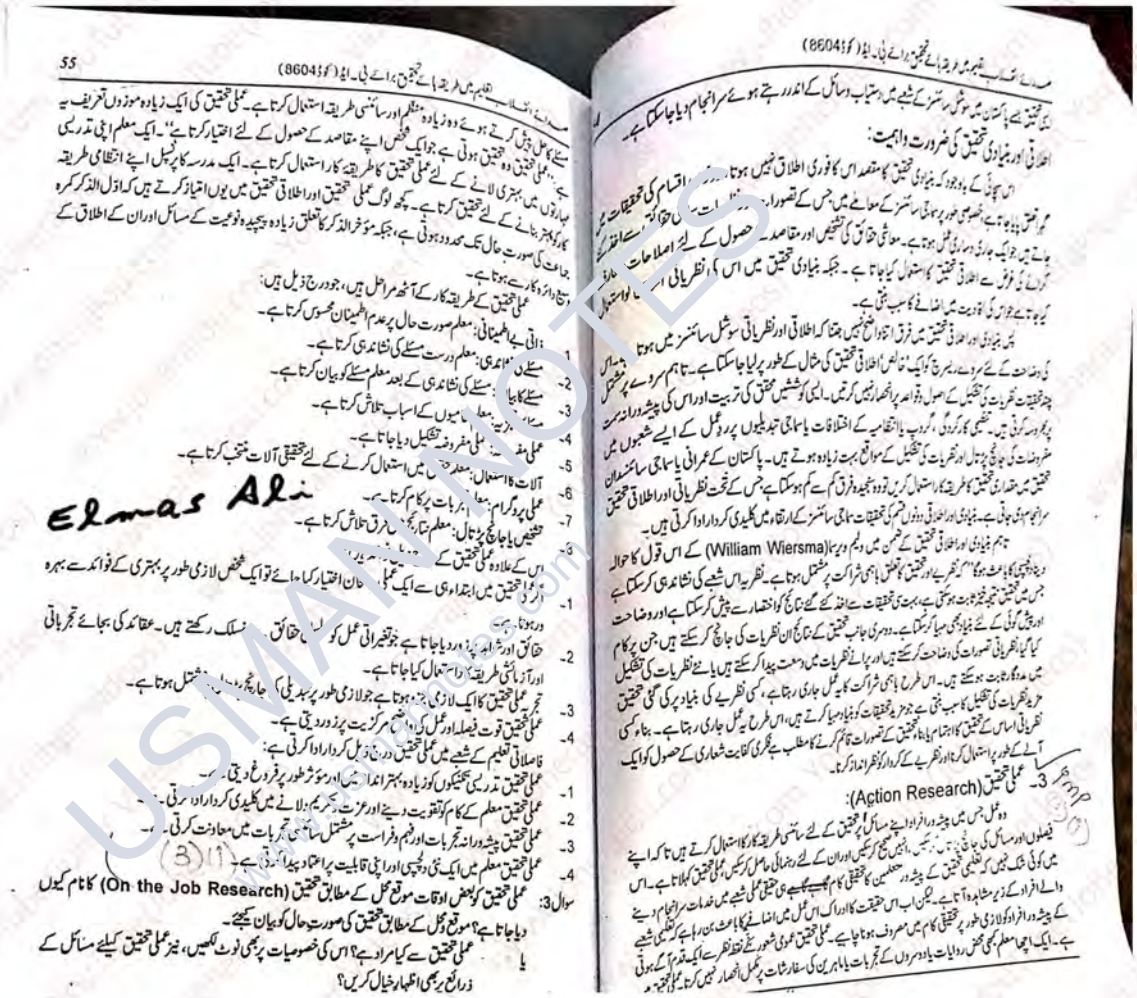
1۔ بنیادی تحقیق (Basic Research):

اس تحقیق کو اساسی یا خالص تحقیق بھی کہا جاتا ہے۔ یہ قوانین، ضوابط اور تعلیمی تصورات تشکیل دیتی ہے۔ یہ مفید تصورات کی دریافت کا سبب بنتی ہے مثلاً تحریک، تقویت، تصورات کی تشکیل وغیرہ۔ یہ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل سے تعلق نہیں رکھتی۔

بنیادی تحقیق درج ذیل خصوصیات کی حامل ہوتی ہے:

1۔ اس کا مقصد ایسے تعلیمی تصورات وضع کرنا ہوتا ہے جن کا اطلاق ایک وسیع آبادی پر کیا جا سکے۔

USMAN NOTES



55 (8604)

عملی تحقیق کی ایک زیادہ موزوں تعریف یہ
ہے۔ "عملی تحقیق وہ تحقیق ہوتی ہے جو ایک شخص اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اختیار کرتا ہے"۔ ایک معلم اپنی تدریسی
مہارتوں میں بہتری لانے کے لئے تحقیق کرتا ہے۔ کچھ لوگ عملی تحقیق اور اطلاقی تحقیق میں یوں امتیاز کرتے ہیں کہ اوّل الذکر کو کم
کو بہتر بنانے کی تحقیق تک محدود ہوتی ہے، جبکہ مؤخر الذکر کا تعلق زیادہ پیچیدہ نوعیت کے مسائل اور ان کے اطلاق کے
جامع دائرہ کار سے ہوتا ہے۔

عملی تحقیق کے طریقہ کار کے آٹھ مراحل ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1- ذاتی بے اطمینانی: معلم صورت حال پر عدم اطمینان محسوس کرتا ہے۔
2- مسئلے کی نشاندہی: معلم درست مسئلے کی نشاندہی کرتا ہے۔
3- مسئلے کا بیا : مسئلے کی نشاندہی کے بعد معلم مسئلے کو بیان کرتا ہے۔
4- مفروضہ: معلم مسائل کے اسباب تلاش کرتا ہے۔
5- عملی مفروضہ تشکیل دیا جاتا ہے۔
6- آلات کا استعمال: معلم ضروری آلات منتخب کرتا ہے۔
7- عملی پروگرام معلم تجربات پر کام کرتا ہے۔
8- تخصیص یا جانچ پڑتال: معلم نتائج میں فرق تلاش کرتا ہے۔

Elmas Ali

اس کے علاوہ عملی تحقیق کے ... ان اختیار کرنا ہے تو ایک شخص لازمی طور پر بہتری کے فوائد سے بہرہ
ور ہوتا ہے۔

1- عملی تحقیق میں ابتداء ہی سے ایک عمل ...
2- حقائق اور شواہد پر زور دیا جاتا ہے جو تعبیراتی عمل کو ... حقائق
اور آزمائشی طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے۔
3- تجزیہ عملی تحقیق کا ایک لازمی جزو ہوتا ہے جو لازمی طور پر بدیلی ... جانچ پڑ... شتمل ہوتا ہے۔
4- عملی تحقیق وقت فیصلہ اور عمل کی ... ضع مرکزیت پر زور دیتی ہے۔

فاصلاتی تعلیم کے شعبے میں عملی تحقیق درج ذیل کردار ادا کرتی ہے:

1- عملی تحقیق تدریسی تکنیکوں کو زیادہ بہتر انداز میں اور مؤثر طور پر فروغ دیتی ہے۔
2- عملی تحقیق معلم کے کام کو تقویت دینے اور عزت و تکریم بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔
3- عملی تحقیق پیشہ ورانہ تجربات اور فہم و فراست پر مشتمل ساتھی تجربات میں معاونت کرتی ہے۔
4- عملی تحقیق معلم میں ایک نئی دلچسپی اور اپنی قابلیت پر اعتماد پیدا کرتی ہے۔

(3)(1)

سوال 3: عملی تحقیق کو بعض اوقات موقع محل کے مطابق تحقیق (On the Job Research) کا نام کیوں دیا جاتا ہے؟ موقع و محل کے مطابق تحقیق کی صورت حال کو بیان کیجئے۔

یا

عملی تحقیق سے کیا مراد ہے؟ اس کی خصوصیات پر بھی نوٹ لکھیں، نیز عملی تحقیق کیلئے مسائل کے ذرائع پر بھی اظہار خیال کریں؟

(8604) ...

... تحقیق ہے پاکستان میں سوشل سائنسز کے شعبے میں دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے سرانجام دیا جاسکتا ہے۔

اطلاقی اور بنیادی تحقیق کی ضرورت و اہمیت:

اس حقیقت کے باوجود کہ بنیادی تحقیق کا مقصد اس کا فوری اطلاق نہیں ہوتا ... اقسام کی تحقیقات پر
عموماً پایا جاتا ہے، خصوصی طور پر سوشل سائنسز کے معاملے میں جس کے تصورا ... ات ... حقائق کو
جانچنے میں جو ایک جاری و ساری عمل ہوتا ہے۔ معاشی حقائق کی تشخیص اور مقاصد ... حصول کے لئے اصلاحات ... استعمال کرنے
کرنے کی غرض سے اطلاقی تحقیق کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ بنیادی تحقیق میں اس ... انظریاتی ا ... کو استعمال
کیا جاتا ہے جو حواس کی اکثریت میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

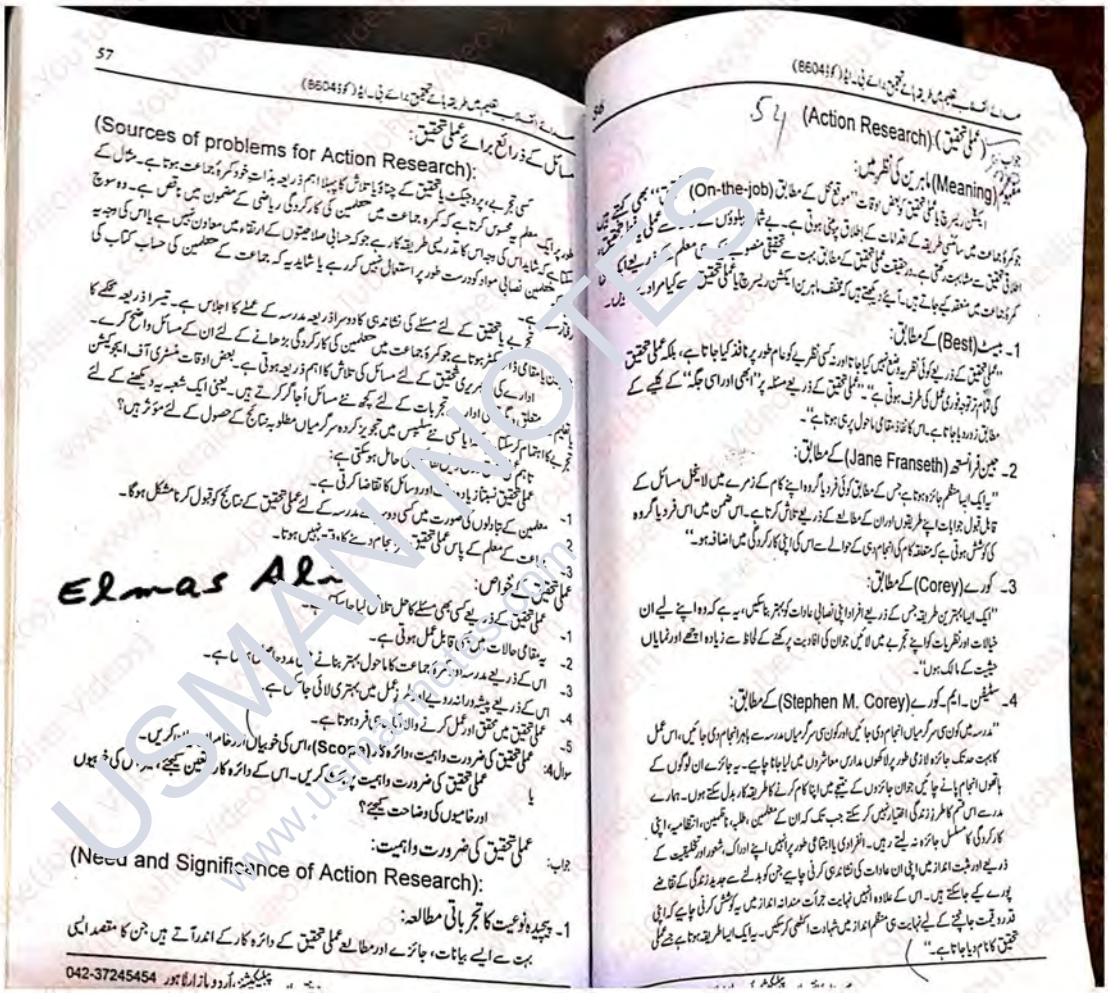
بنیادی اور اطلاقی تحقیق میں فرق اتنا واضح نہیں جتنا کہ اطلاقی اور نظریاتی سوشل سائنسز میں ہوتا
ہے۔ بنیادی اور اطلاقی تحقیق کی وضاحت کے لئے ہر دے، ہبرٹ کو ایک خالص اطلاقی تحقیق کی مثال کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔ تاہم سروے پر مشتمل
چند تحقیقات نظریات کی تشکیل کے اصول و ضوابط پر انحصار نہیں کرتیں۔ ایسی کوششیں محقق کی تربیت اور اس کی پیشہ ورانہ مہارت
پر بھروسہ کرتی ہیں۔ تخلیقی کارکردگی، گروپ یا تنظیم کے اخلاقیات یا سماجی تبدیلیوں پر ردِ عمل کے ایسے شعبوں میں
ضرورت کی جانچ پڑتال اور نظریات کی تشکیل کے مواقع بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ پاکستان کے عمرانی یا سماجی سائنسدان
تحقیق میں مقداری تحقیق کا طریقہ کار استعمال کریں تو وہ بنیادہ فرق کم سے کم ہو سکتا ہے، جس کے نتیجے نظریاتی اور اطلاقی تحقیق
سرانجام پائی جاتی ہے۔ بنیادی اور اطلاقی دونوں قسم کی تحقیقات سماجی سائنسز کے ارتقاء میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔

تاہم بنیادی اور اطلاقی تحقیق کے ضمن میں ولیم ویرسما (William Wiersma) کے اس قول کا حوالہ
دینا دلچسپی کا باعث ہوگا "کہ نظریے اور تحقیق کا تعلق باہمی شراکت پر مشتمل ہوتا ہے۔ نظریہ اس شعبے کی نشاندہی کر سکتا ہے
جس میں تحقیق نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے، بہت سی تحقیقات سے اخذ کئے گئے نتائج کو اختصار سے پیش کر سکتا ہے اور وضاحت
اور پیش گوئی کے لئے بنیاد بھی مہیا کر سکتا ہے۔ دوسری جانب تحقیق کے نتائج ان نظریات کی جانچ کر سکتے ہیں جن پر کام
کیا گیا، نظریاتی تصورات کی وضاحت کر سکتے ہیں اور پرانے نظریات میں وسعت پیدا کر سکتے ہیں یا نئے نظریات کی تشکیل
میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس طرح باہمی شراکت کا یہ عمل جاری رہتا ہے، کسی نظریے کی بنیاد پر کی گئی تحقیق
جزوی نظریات کی تشکیل کا سبب بنتی ہے جو جزوی تحقیقات کو بنیاد مہیا کرتے ہیں، اس طرح یہ عمل جاری رہتا ہے۔ بناء کسی
نظریاتی اساس کے تحقیق کا اہتمام بنا بنائے تحقیق کے تصورات قائم کرنے کا مطلب ہے فکری کثافت شماری کے حصول کو ایک
آلے کے طور پر استعمال کرنا اور نظریے کے کردار کو نظر انداز کرنا۔

3- عملی تحقیق (Action Research):

وہ عمل جس میں پیشہ ور افراد اپنے مسائل / تحقیق کے لئے سائنسی طریقہ کار کا استعمال کرتے ہیں تاکہ اپنے
فیصلوں اور مسائل کی جانچ پڑتال ... کریں، انہیں صحیح کر سکیں اور ان کے لئے رہنمائی حاصل کر سکیں، عملی تحقیق کہلاتا ہے۔ اس
میں کوئی شک نہیں کہ خلیقی تحقیق کے پیشہ ور ... تعلیمی کام ... ہے ... ہی تحقیقی عمل شعبے میں خدمات سرانجام دینے
والے افراد کے زیر مشاہدہ آتا ہے۔ لیکن اب اس حقیقت کا ادراک اس عمل میں اضافے کا باعث بن رہا ہے کہ تکنیکی شعبے
کے پیشہ ور افراد کو لازمی طور پر تحقیقی کام میں مصروف ہونا چاہیے۔ عملی تحقیق عمومی شعور بڑھانے، نقطہ نظر سے ایک قدم آگے ہوتی
ہے۔ ایک اچھا معلم کبھی محض روایات یا دوسروں کے تجربات یا ماہرین کی سفارشات پر مکمل انحصار نہیں کرتا۔ عملی تحقیق ...

USMAN NOTES www.usmannotes.com



57

(8604) تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ

مسائل کے ذرائع برائے عملی تحقیق:
(Sources of problems for Action Research):

سی تجربے، پروجیکٹ یا تحقیق کے چند ذرائع یا تلاش کا پہلا اہم ذریعہ بذات خود کمرۂ جماعت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک معلم یہ محسوس کرتا ہے کہ کمرۂ جماعت میں حصلین کی کارکردگی ریاضی کے مضمون میں ناقص ہے۔ وہ سوچ سکتا ہے کہ شاید اس کی وجہ اس کا تدریسی طریقہ کار ہے جو کہ حسابی صلاحیتوں کے ارتقاء میں معاون نہیں ہے یا اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید حصلین نصابی مواد کو درست طور پر استعمال نہیں کر رہے یا شاید یہ کہ جماعت کے حصلین کی حساب کتاب کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔

تحقیق یا تحقیق کے لئے مسئلے کی نشاندہی کا دوسرا ذریعہ مدرسہ کے عملے کا اجلاس ہے۔ تیسرا ذریعہ لگے کا تحقیق یا تحقیق کے لئے مسئلہ کمرۂ جماعت میں حصلین کی کارکردگی بڑھانے کے لئے ان کے مسائل واضح کرے۔ ...ا مقامی ذا... کمرۂ جماعت ہوتا ہے جو کہ کمرۂ جماعت میں حصلین کی کارکردگی بڑھانے کے لئے ان کے مسائل کی تلاش کا اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ بعض اوقات منسٹری آف ایجوکیشن ...ری تحقیق کے لئے مسائل کی تلاش کا اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ یعنی ایک شعبہ یہ دیکھنے کے لئے ...ادارے کی ...ن ادارہ ...تجربات کے لئے کچھ نئے مسائل اُجاگر کرتے ہیں۔ یعنی ایک شعبہ یہ دیکھنے کے لئے ...تعلیم ...تحقیق ...تجربے کا اجتماع کر سکتا ...یا کسی نئے ...سیس میں تجویز کردہ سرگرمیاں مطلوبہ نتائج کے حصول کے لئے مؤثر ہیں؟

تاہم ...ں حاصل ہو سکتی ہے:

عملی تحقیق نسبتاً زیاد... اور وسائل کا تقاضا کرتی ہے۔

1- معلمین کے تجاویز کی صورت میں کسی دور... مدرسہ کے لئے عملی تحقیق کے نتائج کو قبول کرنا مشکل ہوگا۔
2- ...ات کے معلم کے پاس عملی تحقیق ... انجام دینے کا وقت نہیں ہوتا۔
3- ...

Elmas Ali

عملی تحقیق کے خواص:

عملی تحقیق کے ذریعے کسی بھی مسئلے کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

1- عملی تحقیق میں ہی قابل عمل ہوتی ہے۔
2- یہ مقامی حالات میں ... مدد حاصل ... ہے۔
3- اس کے ذریعے مدرسہ اور کمرۂ جماعت کا ماحول بہتر بنانے ...
4- اس کے ذریعے پیشہ ورانہ رویے اور طرز عمل میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔
5- عملی تحقیق میں محقق اور عمل کرنے والے ... ہی فرد ہوتا ہے۔

سوال 4: عملی تحقیق کی ضرورت واہمیت، دائرہ کار (Scope)، اس کی خوبیاں اور خامیاں ... کریں۔
یا
عملی تحقیق کی ضرورت واہمیت پر بحث کریں۔ اس کے دائرہ کار تعین کیجیے، ... ں کی خوبیوں اور خامیوں کی وضاحت کیجیے؟

جواب:

عملی تحقیق کی ضرورت واہمیت:
(Need and Significance of Action Research):

1- پیچیدہ نوعیت کا تجرباتی مطالعہ:

بہت سے ایسے بیانات، جائزے اور مطالعے عملی تحقیق کے دائرہ کار کے اندر آتے ہیں جن کا مقصد ایسی

042-37245454 پبلیکیشنز، اُردو بازار، لاہور

(8604) تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ

(Action Research) (عملی تحقیق)

جواب:

مفہوم (Meaning) ماہرین کی نظر میں:

ایکشن ریسرچ یا عملی تحقیق بعض اوقات "موقع محل کے مطابق (On-the-job) ... بھی کہتے ... جو کہ جماعت میں ساختی طریقہ کے تغیرات کے اطلاق پر مبنی ہوتی ہے۔ بے شمار ... سے عملی یا ... تحقیق ... اطلاقی تحقیق سے مطابقت رکھتی ہے۔ درحقیقت عملی تحقیق کے مطابق بہت سے تحقیقی مصنوعے ... معلم ... کر لیتا ... کمرۂ جماعت میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ مختلف ماہرین ایکشن ریسرچ یا عملی تحقیق سے کیا مراد ...

1- بیسٹ (Best) کے مطابق:

"عملی تحقیق کے ذریعے کوئی نظریہ وضع نہیں کیا جاتا اور نہ کسی نظریے کو عام طور پر نافذ کیا جاتا ہے، بلکہ عملی تحقیق کی توجہ توجہ فوری عمل کی طرف ہوتی ہے۔" "عملی تحقیق کے ذریعے مسئلہ پر "ابھی اور اسی جگہ" کے لحاظ سے مطابق زور دیا جاتا ہے۔ اس کا تعلق مقامی ماحول پر ہی ہوتا ہے۔"

2- جین فرانسیتھ (Jane Franseth) کے مطابق:

"یہ ایک ایسا منظم جائزہ ہوتا ہے جس کے مطابق کوئی فرد یا گروہ اپنے کام کے زمرے میں لاینحل مسائل کے قابل قبول جوابات اپنے طریقوں اور ان کے مطالعے کے ذریعے تلاش کرتا ہے۔ اس ضمن میں اس فرد یا گروہ کی کوشش ہوتی ہے کہ منصفانہ کام کی انجام دہی کے حوالے سے اس کی اپنی کارکردگی میں اضافہ ہو۔"

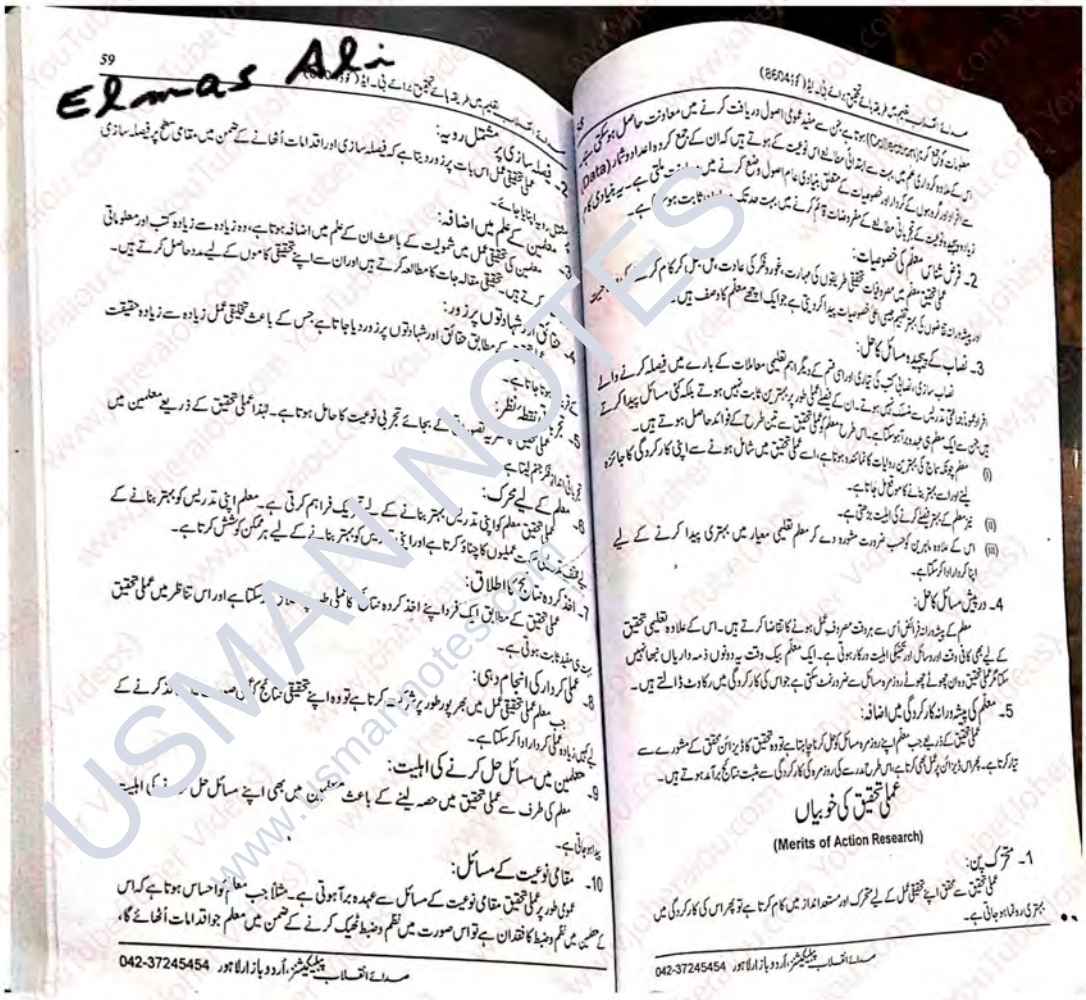
3- کورے (Corey) کے مطابق:

"ایک ایسا بہترین طریقہ جس کے ذریعے افراد اپنی نصابی عادات کو بہتر بنا سکیں، یہ ہے کہ وہ اپنے لیے ان خیالات اور نظریات کو اپنے تجربے میں لائیں جن کی افادیت پر کھنے کے لحاظ سے زیادہ اچھے اور نمایاں حیثیت کے مالک ہوں۔"

4- سٹیفن۔ایم۔کورے (Stephen M. Corey) کے مطابق:

"مدرسہ میں کون سی سرگرمیاں انجام دی جائیں اور کون سی سرگرمیاں مدرسے باہر انجام دی جائیں، اس عمل کا بہت حد تک جائزہ لازمی طور پر لاکھوں مدارس، معاشروں میں لیا جانا چاہیے۔ یہ جائزے ان لوگوں کے ہاتھوں انجام پانے چاہئیں، جو ان جائزوں کے نتیجے میں اپنا کام کرنے کا طریقہ کار بدل سکتے ہوں۔ ہمارے مدرسے اس قسم کا طرز زندگی اختیار نہیں کر سکتے جب تک کہ ان کے معلمین، طلبہ، ناظمین، انتظامیہ، اپنی کارکردگی کا مسلسل جائزہ نہ لیتے رہیں۔ انفرادی یا اجتماعی طور پر انہیں اپنے ادراک، شعور اور تخلیقیت کے ذریعے اور مثبت انداز میں اپنی ان عادات کی نشاندہی کرنی چاہیے جن کو بدلنے سے جدید زندگی کے تقاضے پورے کیے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں نہایت جرأت مندانہ انداز میں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی قدر وقیمت جانچنے کے لیے نہایت ہی منظم انداز میں شہادت اکٹھی کر سکیں۔ یہ ایک ایسا طریقہ ہوتا ہے جسے عملی تحقیق کا نام دیا جاتا ہے۔"

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



Elmas Ali

59

مسئلہ کے حل کے لیے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق بروئے کار لایا جاتا ہے۔ ایسے (Data) معلومات کو حاصل کرنا جو مخصوص مقاصد کے لیے مفید ہو۔ جن سے مفید علمی اصول دریافت کرنے میں معاونت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عمل جس سے ابتدائی مفروضے کے تحت بنیادی عوامل اصول وضع کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ بنیادی کام سے فراہم ہو اور جس کے کوائف اور خصوصیات کے متعلق ہم کرنے میں بہت حد تک ثابت ہو سکے۔

عملی تحقیق کے مقاصد:

1۔ مشتمل رویہ:
فیصلہ سازی اور اقدامات اُٹھانے کے ضمن میں مقامی سطح پر فیصلہ سازی

2۔ فیصلہ سازی پر:
عملی تحقیق عمل اس بات پر زور دیتا ہے کہ

3۔ علم میں اضافہ:
علمین کے علم میں شمولیت کے باعث ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے، وہ زیادہ سے زیادہ کتب اور مطبوعاتی

4۔ علمین کی تحقیقی عمل میں
کرتے ہیں۔ تحقیقی مقالہ جات کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان سے اپنے تحقیقی کاموں کے لیے مدد حاصل کرتے ہیں۔

5۔ شائع شدہ رشہادتوں پر زور:
شائع شدہ سر مطابق حقائق اور شہادتوں پر زور دیا جاتا ہے، جس کے باعث تحقیقی عمل زیادہ سے زیادہ حقیقت

6۔ تجربی نقطۂ نظر:
ہوتا ہے۔ تجربی نقطۂ نظر کے بجائے تجربی نوعیت کا حامل ہوتا ہے۔ لہٰذا عملی تحقیق کے ذریعے معلمین میں

7۔ عملی تحقیق
تجربی مزاج جنم لیتا ہے

8۔ معلم کے لیے محرک:
عملی تحقیق معلم کو اپنی تدریس بہتر بنانے کے لیے تحریک فراہم کرتی ہے۔ معلم اپنی تدریس کو بہتر بنانے کے

9۔ عملی تحقیق کے
تدریس کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

10۔ اخذ کردہ نتائج کا اطلاق:
عملی تحقیق کے مطابق ایک فرد اپنے اخذ کردہ نتائج کا عملی طور پر اطلاق کر سکتا ہے اور اس تناظر میں عملی تحقیق

11۔ عملی کردار کی انجام دہی:
عملی تحقیق میں بھرپور طور پر شرکت کرتا ہے تو وہ اپنے تحقیقی نتائج کو عملی صورت میں منتقل کرنے کے

12۔ جب معلم عملی تحقیقی عمل
لیے کہیں زیادہ عملی کردار ادا کر سکتا ہے۔

13۔ حلقین میں مسائل حل کرنے کی اہلیت:
معلم کی طرف سے عملی تحقیق میں حصہ لینے کے باعث متعلقین میں بھی اپنے مسائل حل کرنے کی اہلیت

پیدا ہو جاتی ہے۔

14۔ مقامی نوعیت کے مسائل:
عمومی طور پر عملی تحقیق مقامی نوعیت کے مسائل سے عہدہ برآ ہوتی ہے۔ مثلاً جب معلم کو احساس ہوتا ہے کہ اس

کے حلقہ میں نظم و ضبط کا فقدان ہے تو اس صورت میں نظم و ضبط ٹھیک کرنے کے ضمن میں معلم جو اقدامات اُٹھائے گا،

مسئلہ کے حل کے لیے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق بروئے کار لایا جاتا ہے۔ ایسے (Data) معلومات کو حاصل کرنا جو مخصوص مقاصد کے لیے مفید ہو۔ جن سے مفید علمی اصول دریافت کرنے میں معاونت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی عمل جس سے ابتدائی مفروضے کے تحت بنیادی عوامل اصول وضع کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ بنیادی کام سے فراہم ہو اور جس کے کوائف اور خصوصیات کے متعلق ہم کرنے میں بہت حد تک ثابت ہو سکے۔

عملی تحقیق کے خصوصیات:

1۔ فرض شناس معلم کی خصوصیات:
عملی تحقیق معلم میں مروجہ تحقیقی طریقوں کی مہارت، غور و فکر کی عادت، مل جل کر کام کرنے کی

اور پیشہ ورانہ جذبوں کی بہتر تفہیم جیسی اعلیٰ خصوصیات پیدا کرتی ہے جو ایک اچھے معلم کا وصف ہیں۔

2۔ نصاب کے پیچیدہ مسائل کا حل:
نصاب سازی، نصابی کتب کی تیاری اور اسی قسم کے دیگر اہم تعلیمی معاملات کے بارے میں فیصلہ کرنے والے

فرد خود بھی عملی تحقیق میں مشغول ہوتے۔ ان کے فیصلے عملی طور پر بہترین ثابت نہیں ہوتے بلکہ کئی مسائل پیدا کرتے

ہیں جن سے ایک معلم ہی بخوبی عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ اس طرح معلم کو عملی تحقیق سے تین طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(i) معلم چونکہ عملی تحقیق کی بہترین روایات کا خانہ ہوتا ہے، اسے عملی تحقیق میں شامل ہونے سے اپنی کارکردگی کا جائزہ لینے اور اسے بہتر بنانے کا موقع مل جاتا ہے۔

(ii) نیز معلم کے بہتر نتیجے کرنے کی اہلیت بڑھتی ہے۔

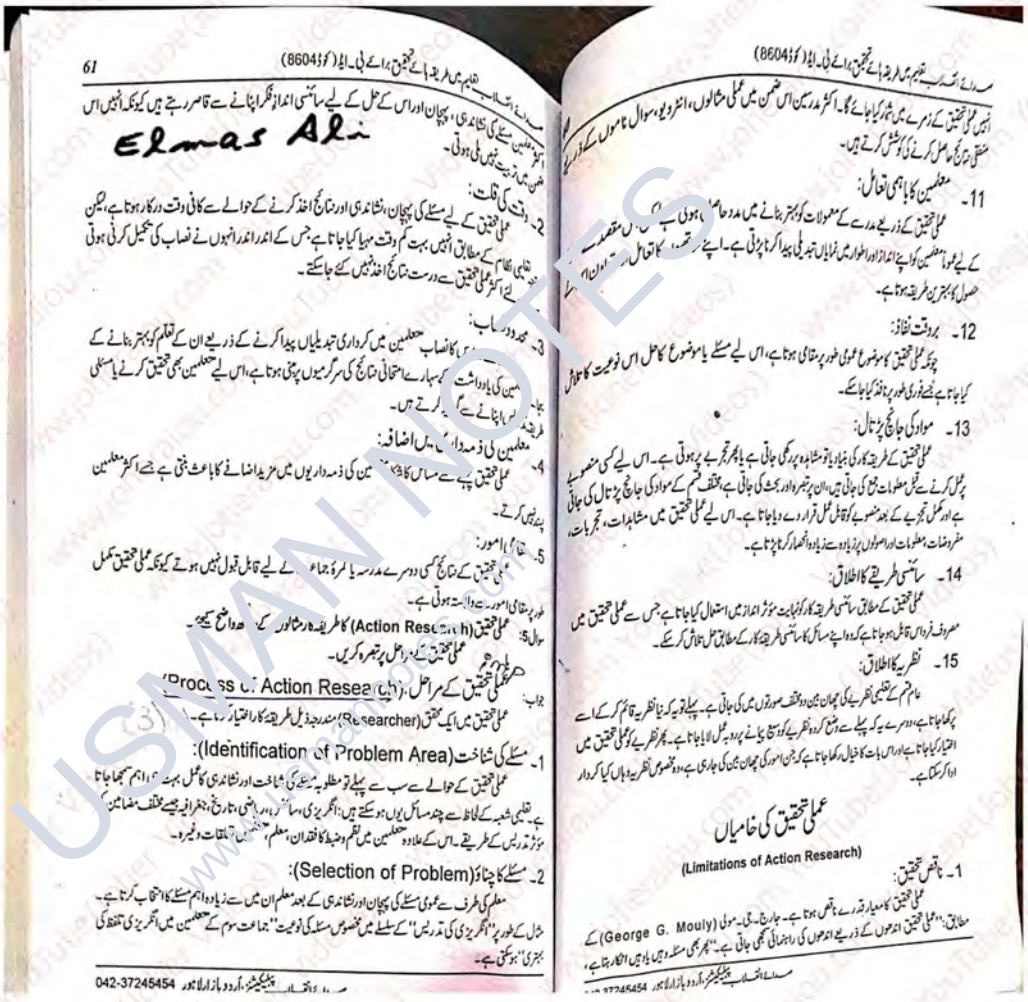
(iii) اس کے علاوہ دیگر ماہرین کو جب ضرورت مشورہ دے کر معلم تعلیمی معیار میں بہتری پیدا کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔

3۔ درپیش مسائل کا حل:
معلم کے پیشہ وارانہ فرائض اس سے بروقت مصروف عمل ہونے کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی تحقیق کے لیے بھی کافی وقت اور وسائل اور تکنیکی اہلیت درکار ہوتی ہے۔ ایک معلم بیک وقت یہ دونوں ذمہ داریاں نبھا نہیں سکتا۔ عملی تحقیق دو تین چھوٹے چھوٹے روزمرہ مسائل سے نمٹ سکتی ہے جو اس کی کارکردگی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

4۔ معلم کی پیشہ وارانہ کارکردگی میں اضافہ:
عملی تحقیق کے ذریعے جب معلم اپنے روزمرہ مسائل کو حل کرنا چاہتا ہے تو وہ تحقیق کا ڈیزائن محقق کے مشورے سے تیار کرتا ہے۔ پھر اس ڈیزائن پر عمل بھی کرتا ہے۔ اس طرح مدد سے کی روزمرہ کی کارکردگی سے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

عملی تحقیق کی خوبیاں
(Merits of Action Research)

1۔ محرک پن:
عملی تحقیق سے محقق اپنے تحقیقی عمل کے لیے محرک اور مستعد انداز میں کام کرتا ہے تو پھر اس کی کارکردگی میں بہتری رونما ہو جاتی ہے۔



61 سدارے اقبال کیلئے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

مسدارے اقبال کیلئے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

Elmas Ali

اکثر معلمین مسئلے کی نشاندہی، پہچان اور اس کے حل کے لیے سائنسی انداز فکر اپنانے سے قاصر رہتے ہیں کیونکہ انہیں اس فن میں تربیت نہیں ملی ہوتی۔

2۔ وقت کی قلت:
عملی تحقیق کے لیے مسئلے کی پہچان، نشاندہی اور نتائج اخذ کرنے کے حوالے سے کافی وقت درکار ہوتا ہے، لیکن نظامِ تعلیم کے مطابق انہیں بہت کم وقت مہیا کیا جاتا ہے جس کے اندر اندر انہوں نے نصاب کی تکمیل کرنی ہوتی ہے اس لیے اکثر عملی تحقیق سے درست نتائج اخذ نہیں کیے جا سکتے۔

3۔ مجوزہ نصاب:
معلمین کا نصاب معلمین میں کرداری تبدیلیاں پیدا کرنے کے ذریعے ان کے تعلم کو بہتر بنانے کے لیے تیار کیا جاتا ہے جس کے سہارے امتحانی نتائج کی سرگرمیوں پر مبنی ہوتا ہے، اس لیے معلمین بھی تحقیق کرنے یا مسئلے کی یادداشت کے لیے [illegible] طریقہ کار اپنانے سے گریز کرتے ہیں۔

4۔ معلمین کی ذمہ داریوں میں اضافہ:
عملی تحقیق کے لیے معلمین کی ذمہ داریوں میں مزید اضافے کا باعث بنتی ہے جسے اکثر معلمین پسند نہیں کرتے۔

5۔ نتائج کا امور:
عملی تحقیق کے نتائج کسی دوسرے مدرسہ یا مدرسہ جات کے لیے قابل قبول نہیں ہوتے کیونکہ عملی تحقیق مکمل طور پر مقامی امور سے وابستہ ہوتی ہے۔

سوال 5: عملی تحقیق (Action Research) کا طریقہ کار مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

عملی تحقیق کے مراحل پر تبصرہ کریں۔

جواب: عملی تحقیق کے مراحل (Process of Action Research):
عملی تحقیق میں ایک محقق (Researcher) مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کرتا ہے۔

1۔ مسئلے کی شناخت (Identification of Problem Area):
عملی تحقیق کے حوالے سے سب سے پہلے تو مطلوبہ مسئلے کی شناخت اور نشاندہی کا عمل بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ تعلیمی شعبہ کے لحاظ سے چند مسائل یوں ہو سکتے ہیں: انگریزی، سائنس، ریاضی، تاریخ، جغرافیہ جیسے مختلف مضامین کے لیے موثر تدریس کے طریقے۔ اس کے علاوہ معلمین میں نظم و ضبط کا فقدان، معلم شاگرد تعلقات وغیرہ۔

2۔ مسئلے کا چناؤ (Selection of Problem):
معلم کی طرف سے عمومی مسئلے کی پہچان اور نشاندہی کے بعد معلم ان میں سے زیادہ اہم مسئلے کا انتخاب کرتا ہے۔ مثال کے طور پر "انگریزی کی تدریس" کے مسئلے میں مخصوص مسئلہ کی نوعیت "جماعت سوم کے معلمین میں انگریزی تلفظ کی بہتری" ہو سکتی ہے۔

042-37245454 پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

انہیں عملی تحقیق کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔ اکثر مدرسین اس ضمن میں عملی مثالوں، انٹرویو، سوال ناموں کے ذریعے معلومات جمع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

11۔ معلمین کا باہمی تعامل:
عملی تحقیق کے ذریعے مدارس کے معمولات کو بہتر بنانے میں مدد حاصل ہوتی ہے۔ [illegible] کے لیے اکثر معلمین کو اپنے انداز اور اطوار میں نمایاں تبدیلی پیدا کرنا پڑتی ہے۔ اپنے رفقاء کا تعاون حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اس تعاون کے حصول کا بہترین طریقہ ہوتا ہے۔

12۔ بروقت نفاذ:
چونکہ عملی تحقیق کا موضوع عمومی طور پر مقامی ہوتا ہے، اس لیے مسئلے یا موضوع کا حل اس نوعیت کا تلاش کیا جاتا ہے جسے فوری طور پر نافذ کیا جا سکے۔

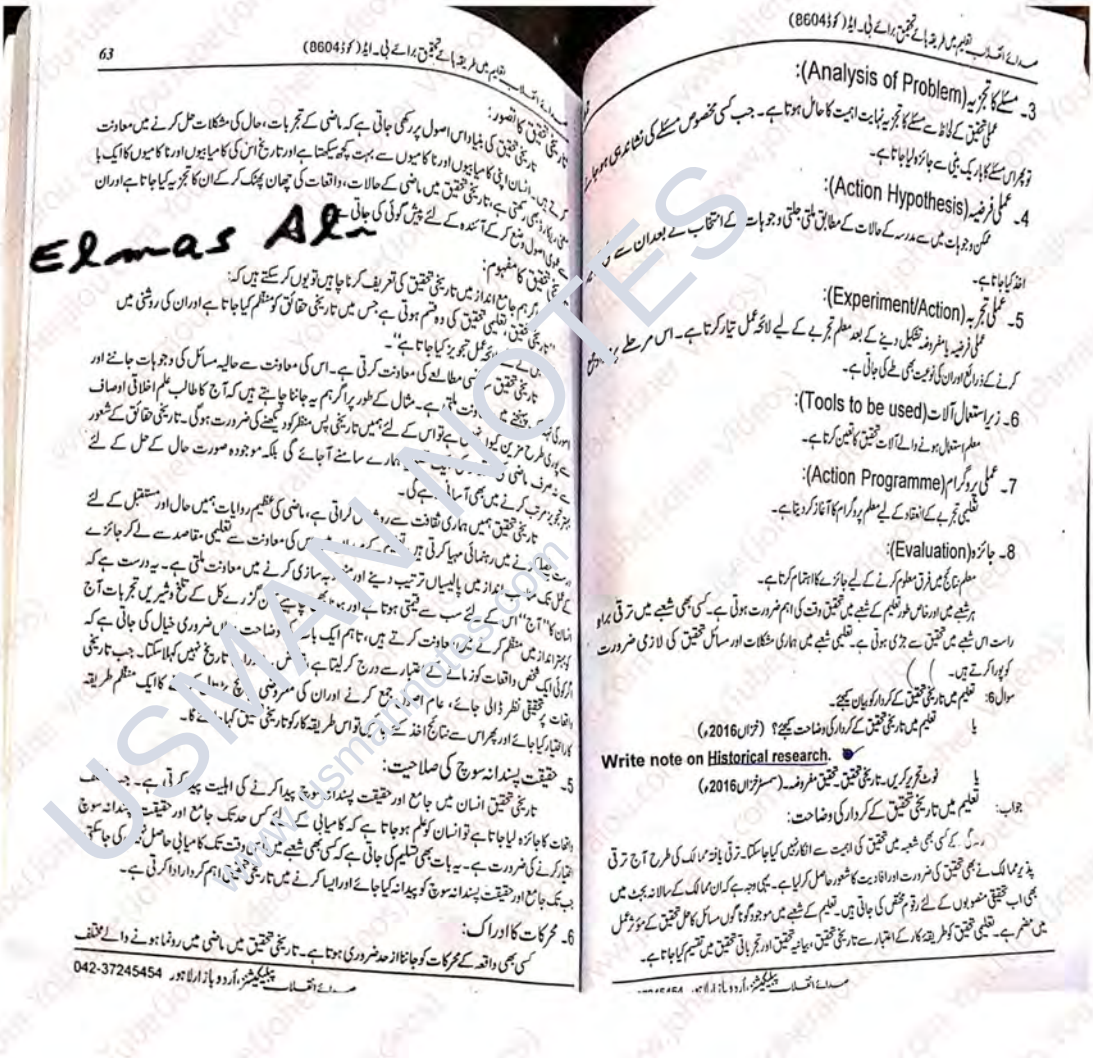
13۔ مواد کی جانچ پڑتال:
عملی تحقیق کے طریقہ کار کی بنیاد یا تو مشاہدہ پر رکھی جاتی ہے یا پھر تجربے پر ہوتی ہے۔ اس لیے کسی مفروضے پر عمل کرنے سے قبل معلومات جمع کی جاتی ہیں، ان پر تبصرہ اور بحث کی جاتی ہے، مختلف قسم کے مواد کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور عمل تجربے کے بعد منصوبے کو قابل عمل قرار دے دیا جاتا ہے۔ اس لیے عملی تحقیق میں مشاہدات، تجربات، مفروضات، معلومات اور اصولوں پر زیادہ سے زیادہ انحصار کرنا پڑتا ہے۔

14۔ سائنسی طریقے کا اطلاق:
عملی تحقیق کے مطابق سائنسی طریقہ کار کو بہت موثر انداز میں استعمال کیا جاتا ہے جس سے عملی تحقیق میں مصروف فرد اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے مسائل کا سائنسی طریقہ کار کے مطابق حل تلاش کر سکے۔

15۔ نظریہ کا اطلاق:
عام تعلیمی نظریے کی پہچان بین دو مختلف صورتوں میں کی جاتی ہے۔ پہلے تو یہ کہ نیا نظریہ قائم کر کے اسے پرکھا جاتا ہے، دوسرے یہ کہ پہلے سے موجود نظریے کو وسیع بنانے پر زور عمل لایا جاتا ہے۔ پھر نظریے کو عملی تحقیق میں اختیار کیا جاتا ہے اور اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ جن امور کی پہچان بین کی جا رہی ہے وہ مخصوص نظریہ وہاں کیا کردار ادا کر سکتا ہے۔

عملی تحقیق کی خامیاں
(Limitations of Action Research)

1۔ ناقص تحقیق:
عملی تحقیق کا معیار قدرے ناقص ہوتا ہے۔ جارج۔ ٹی۔ مولی (George G. Mouly) کے مطابق: "عملی تحقیق افسروں کے ذریعے افسروں کی راہنمائی بھی کی جاتی ہے۔" پھر بھی مسئلہ وہیں یا وہیں انکار رہتا ہے،



63 تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، ایم ایڈ (کوڈ 8604)

تاریخی تحقیق کا تصور:

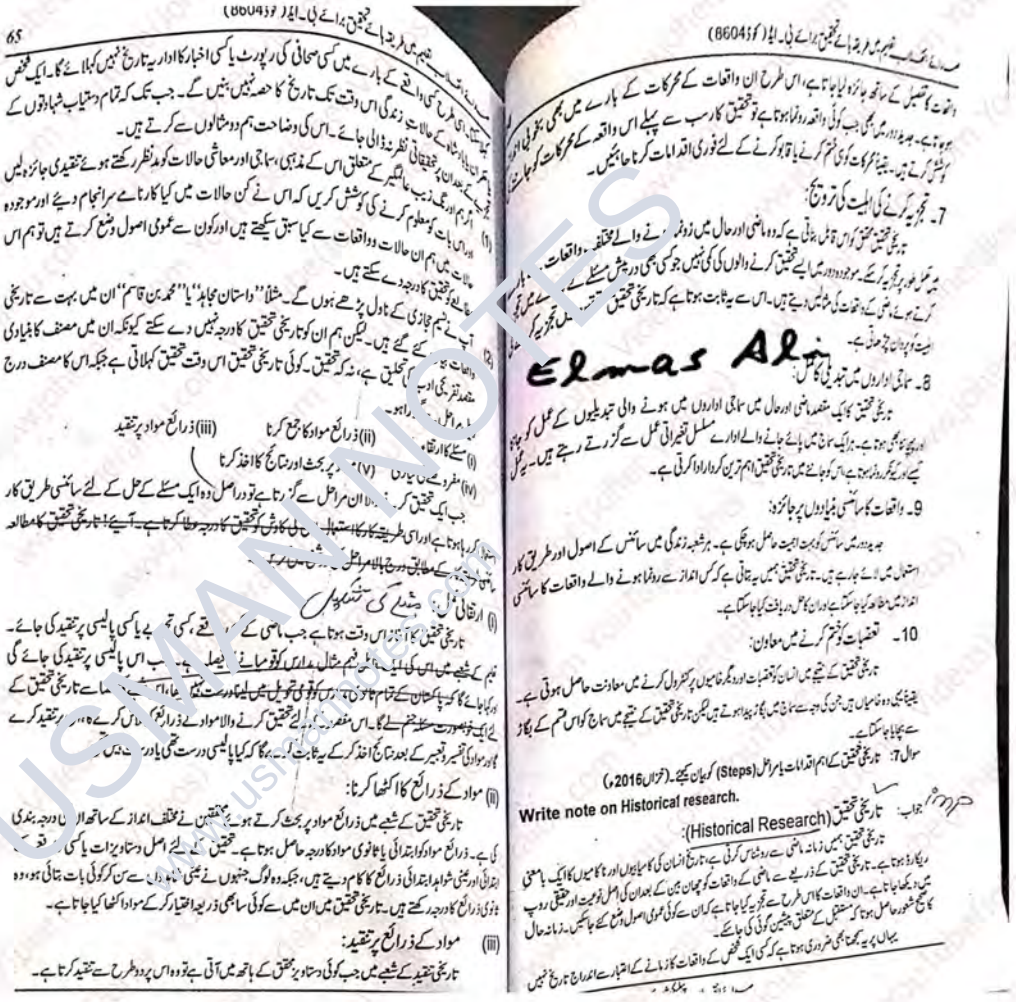
تاریخی تحقیق کی بنیاد اس اصول پر رکھی جاتی ہے کہ ماضی کے تجربات، حال کی مشکلات حل کرنے میں معاونت کرتے ہیں۔ یعنی یہ تاریخی تحقیق میں ماضی کے حالات، واقعات کی چھان پھٹک کر کے ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور ان کی بنیاد پر ذہنی طور پر مستقبل کے لئے پیش گوئی کی جاتی ہے۔

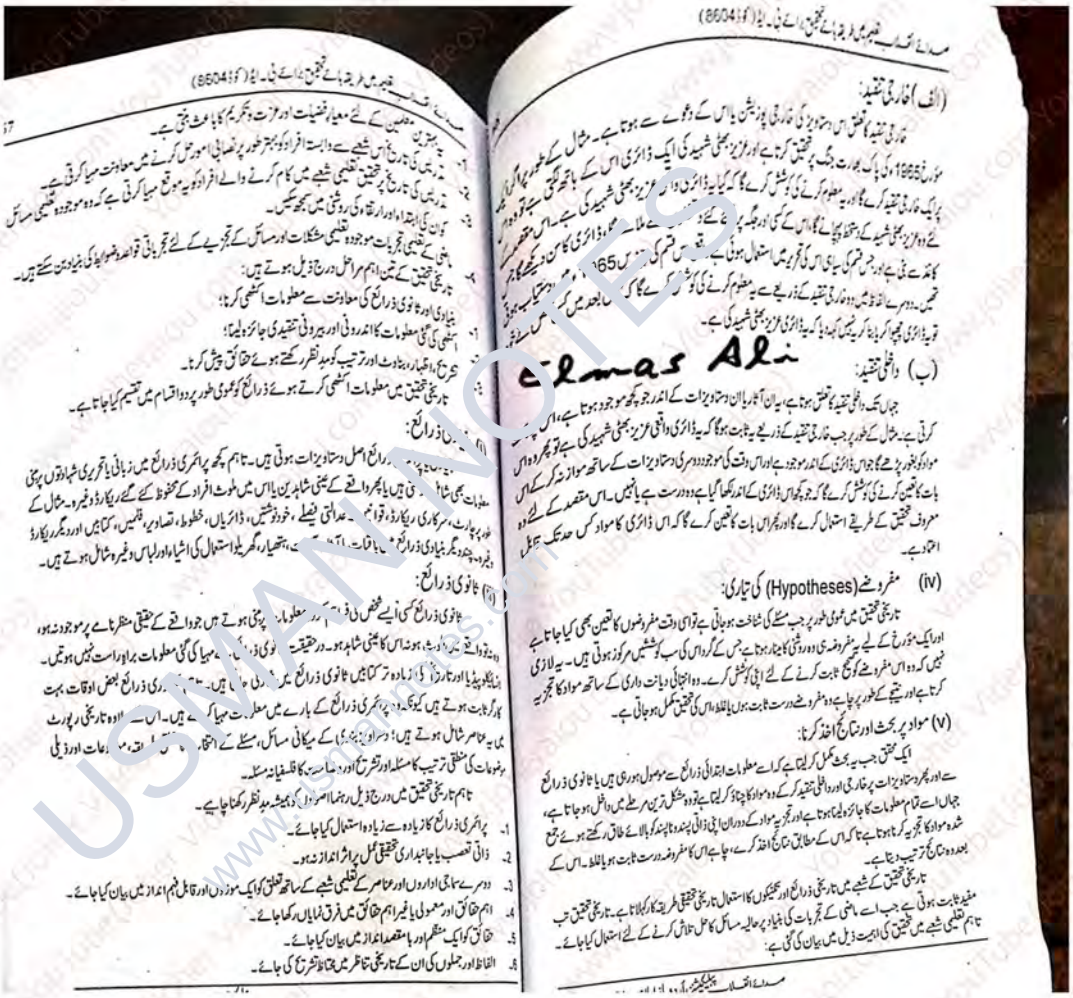
Elmas Ali

تاریخی تحقیق کا مفہوم:

تاریخی تحقیق کی تعریف کرنا چاہیں تو یوں کر سکتے ہیں کہ:

ہر وہ جامع انداز میں





(الف) خارجی تنقید:

خارجی تنقید کا تعلق اس دستاویز کی خارجی پوزیشن یا اس کے وجود سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر

(ب) داخلی تنقید:

جہاں تک داخلی تنقید کا تعلق ہوتا ہے، یہ ان آثار یا ان دستاویزات کے اندر جو کچھ موجود ہوتا ہے، اس

کرتی ہے۔ مثال کے طور پر جب خارجی تنقید کے ذریعے یہ ثابت ہوگا کہ یہ ڈائری واقعی عزیز بھٹی شہید کی ہے تو پھر وہ اس

مواد کو بغور پڑھے گا جہاں ڈائری کے اندر موجود ہے اور اس وقت کی موجود دوسری دستاویزات کے ساتھ مواز نہ کر کے اس

بات کا تعین کرنے کی کوشش کرے گا کہ جو کچھ اس ڈائری کے اندر لکھا گیا ہے وہ درست ہے یا نہیں۔ اس مقصد کے لئے وہ

معروف تحقیق کے طریقے استعمال کرے گا اور پھر اس بات کا تعین کرے گا کہ اس ڈائری کا مواد کس حد تک قابل

اعتماد ہے۔

(iv) مفروضے (Hypotheses) کی تیاری:

تاریخی تحقیق میں عموماً طور پر جب مسئلے کی شناخت ہو جاتی ہے تو اسی وقت مفروضوں کا تعین بھی کیا جاتا ہے

اور ایک مؤرخ کے لیے یہ مفروضہ ہی وہ روشنی کا مینار ہوتا ہے جس کے گرد اس کی سب کوششیں مرکوز ہوتی ہیں۔ یہ لازمی

نہیں کہ وہ اس مفروضے کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اپنی کوشش کرے۔ وہ انتہائی دیانت داری کے ساتھ مواد کا تجزیہ

کرتا ہے اور نتیجے کے طور پر چاہے وہ مفروضے درست ثابت ہوں یا غلط اس کی تحقیق مکمل ہو جاتی ہے۔

(v) مواد پر بحث اور نتائج اخذ کرنا:

ایک محقق جب یہ بحث مکمل کر لیتا ہے کہ اسے معلومات ابتدائی ذرائع سے موصول ہو رہی ہیں یا ثانوی ذرائع

سے اور پھر دستاویزات پر خارجی اور داخلی تنقید کر کے وہ مواد کا چنا ذ کر لیتا ہے تو وہ مشکل ترین مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے،

جہاں اسے تمام معلومات کا جائزہ لینا ہوتا ہے اور تجزیہ مواد کے دوران اپنی ذاتی پسند و ناپسند کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جمع

شدہ مواد کا تجزیہ کرنا ہوتا ہے تاکہ اس کے مطابق نتائج اخذ کرے، چاہے اس کا مفروضہ درست ثابت ہو یا غلط۔ اس کے

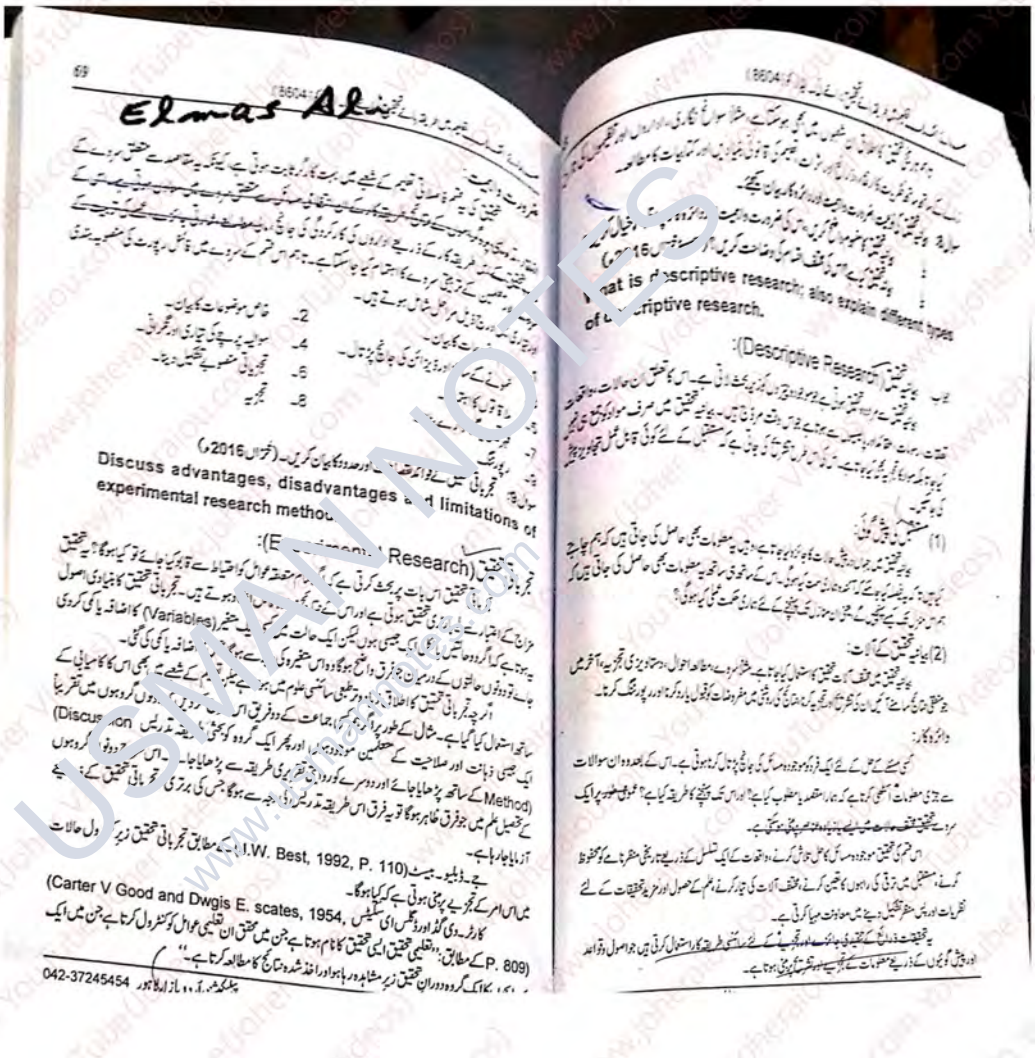
بعد وہ نتائج ترتیب دیتا ہے۔

تاریخی تحقیق کے شعبے میں تاریخی ذرائع اور تکنیکوں کا استعمال تاریخی تحقیقی طریقہ کار کہلاتا ہے۔ تاریخی تحقیق تب

مفید ثابت ہوتی ہے جب اسے ماضی کے تجربات کی بنیاد پر حالیہ مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

تاہم تعلیمی شعبے میں تحقیق کی اہمیت ذیل میں بیان کی گئی ہے:

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

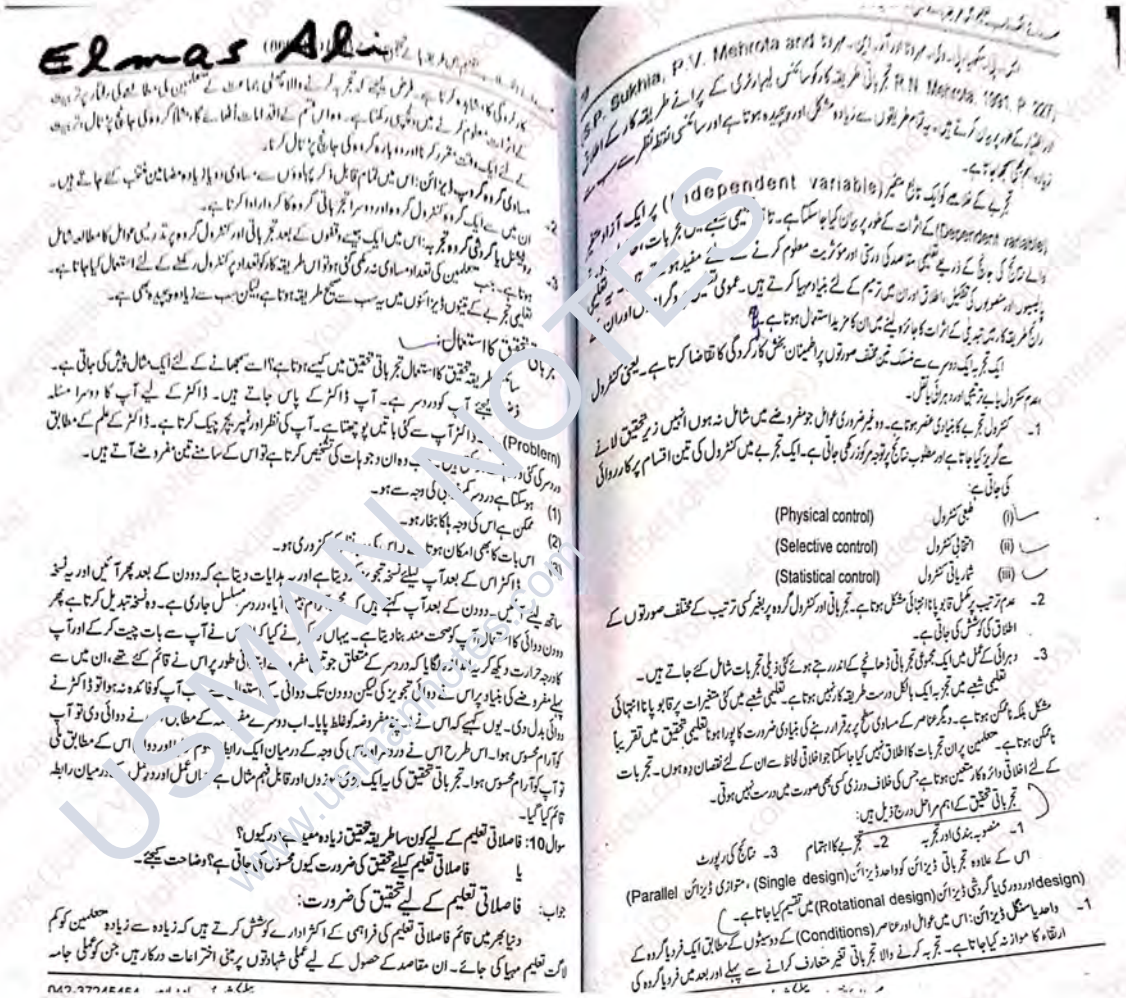


Elmas Ali

Discuss advantages, disadvantages and limitations of experimental research method.

(Carter V Good and Dwgis E. scates, 1954, P. 809)

042-37245454



Elmas Ali

(Physical control)
(Selective control)
(Statistical control)

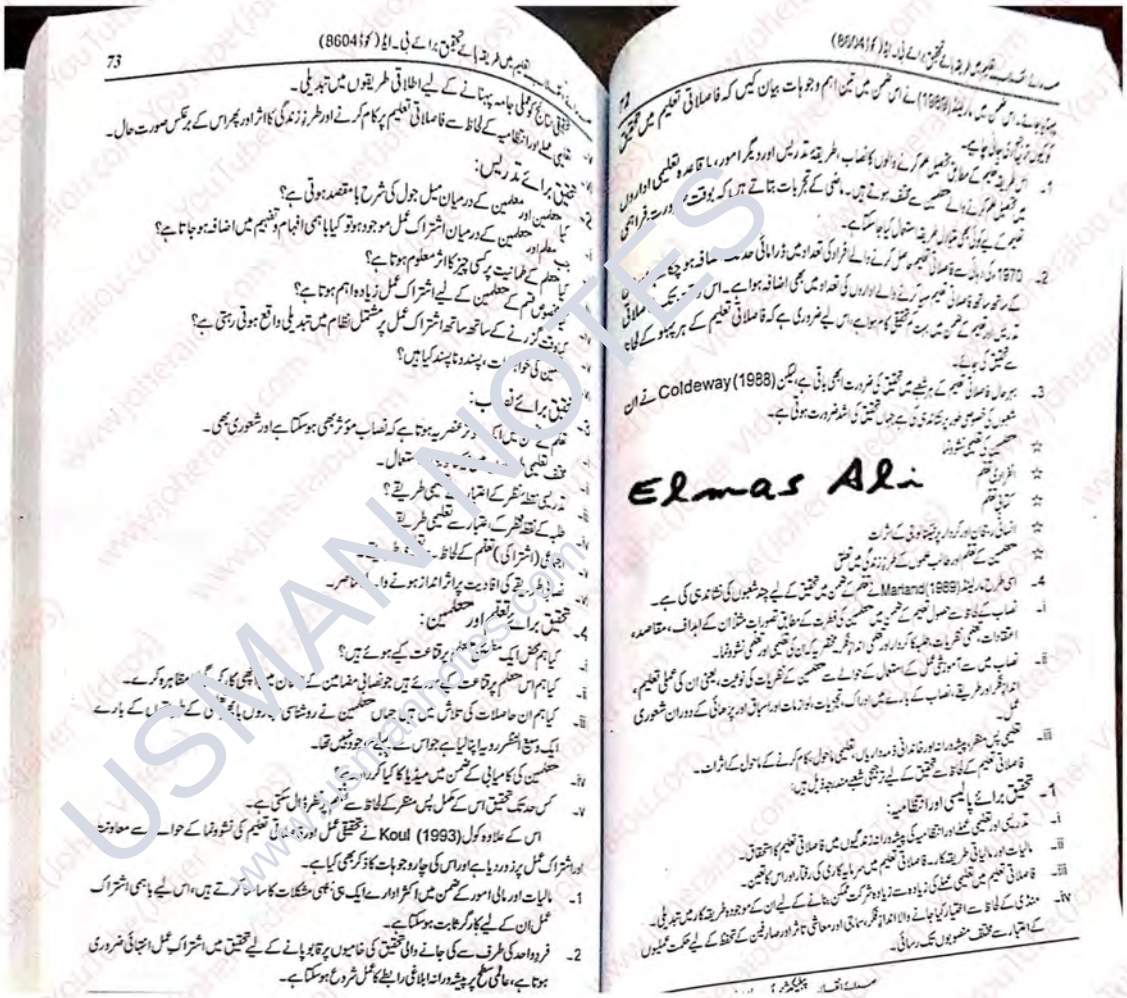
(Problem)

سوال 10: فاصلاتی تعلیم کے لیے کون سا طریقہ تحقیق زیادہ مفید ہے اور کیوں؟
یا
فاصلاتی تعلیم کیلئے تحقیق کی ضرورت کیوں محسوس کی جاتی ہے؟ وضاحت کیجئے۔

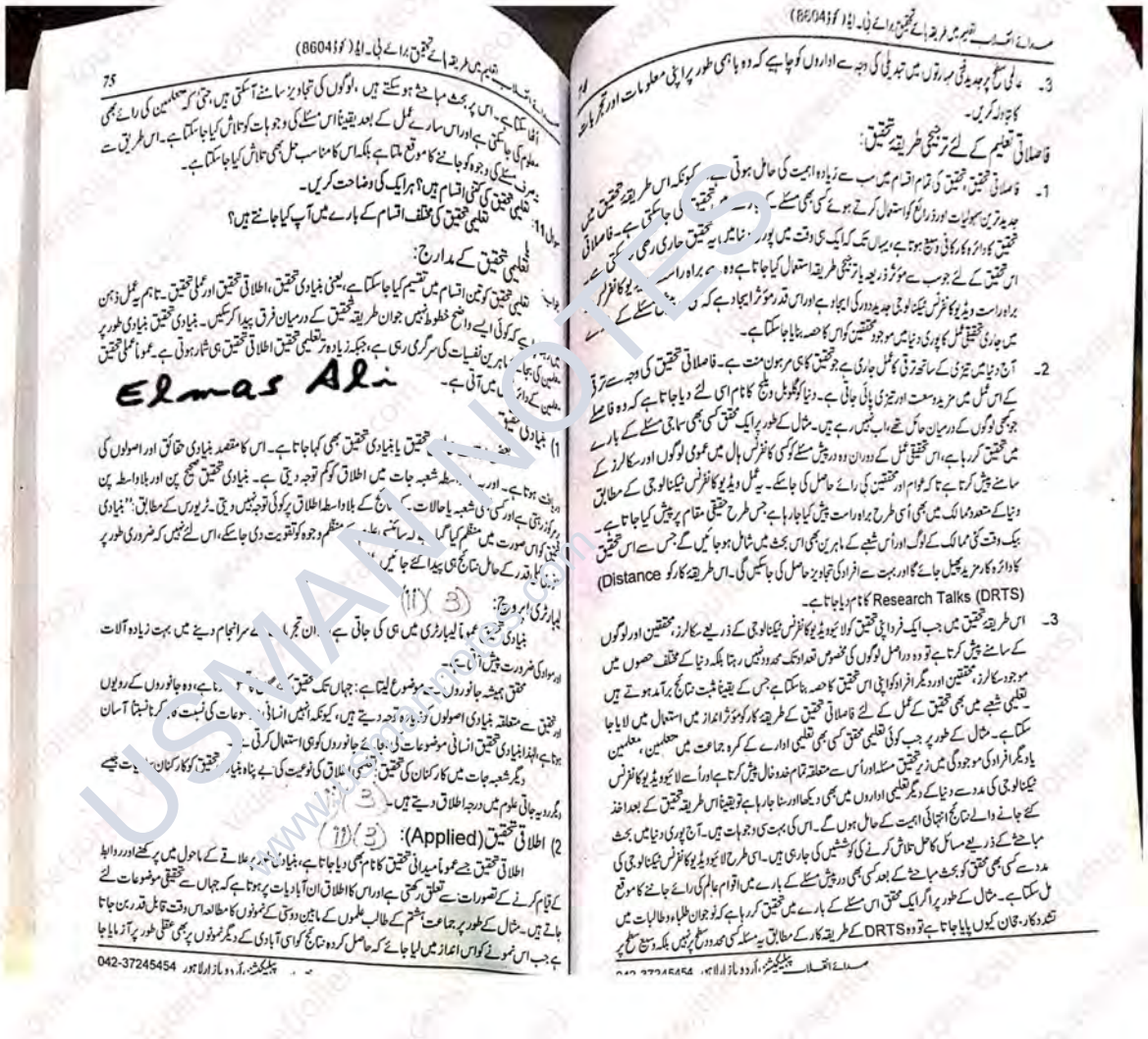
جواب:

فاصلاتی تعلیم کے لیے تحقیق کی ضرورت:

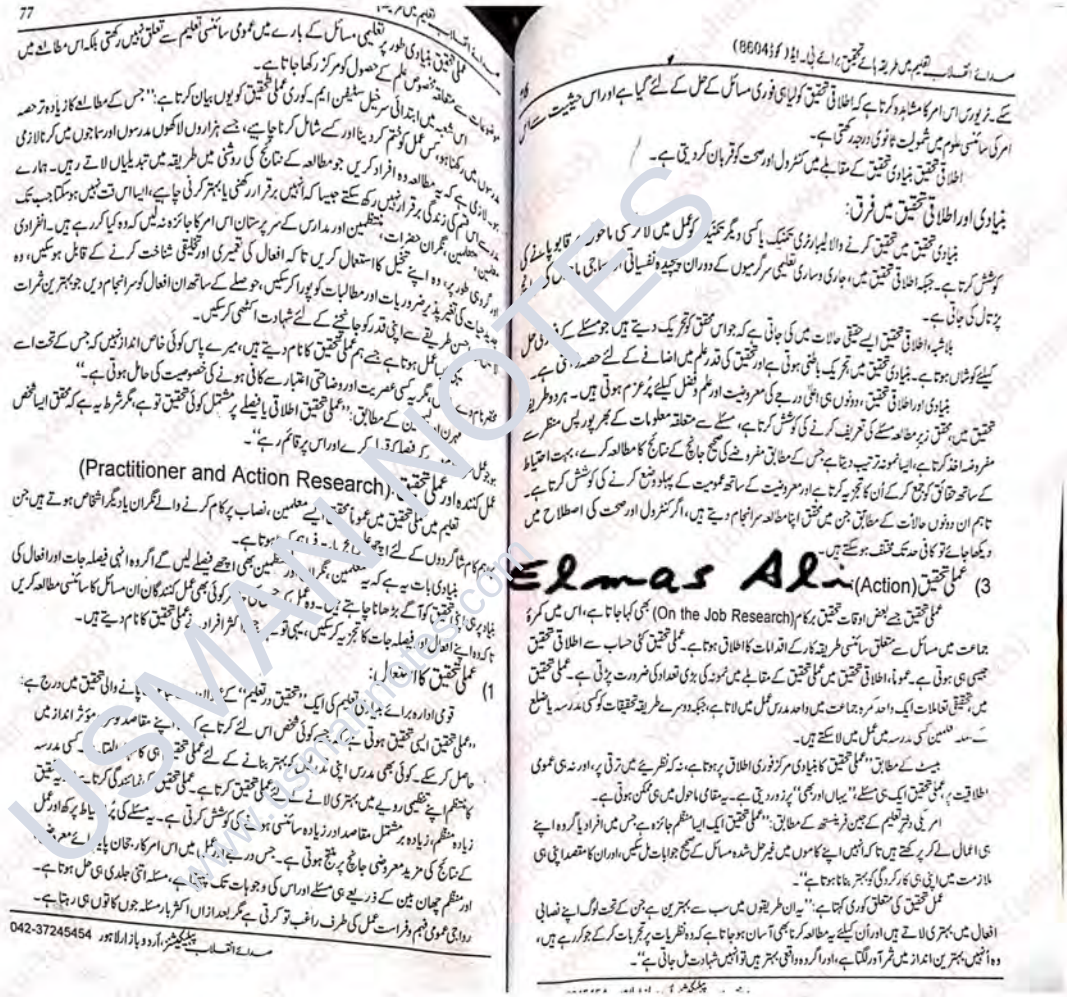
دنیا بھر میں قائم فاصلاتی تعلیم کی فراہمی کے اکثر ادارے کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ متعلمین کو کم لاگت تعلیم مہیا کی جائے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے عملی تجاویز پر مبنی اختراعات درکار ہیں جن کو عملی جامہ



Elmas Ali



Elmas Ali



77

عملی تحقیق بنیادی طور پر تعلیمی مسائل کے بارے میں عمومی سائنسی تعلیم سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس مطالعے میں موضوعات سے متعلق خصوص علم کے حصول کو مرکز رکھا جاتا ہے۔

اس شعبہ میں ابتدائی سرخیل سٹیفن ایم۔ کوری عملی تحقیق کو یوں بیان کرتا ہے: "جس کے مطالعے کا زیادہ تر حصہ مدرسوں میں رکھنا ہو، جس عمل کو ختم کر دینا اور کسے شامل کرنا چاہیے، جسے ہزاروں لاکھوں مدرسوں اور ساجوں میں کرنا لازمی ہو لازمی ہے کہ جب مطالعہ وہ افراد کریں جو مطالعہ کے نتائج کی روشنی میں طریقہ میں تبدیلیاں لاتے رہیں۔ ہمارے مدرسے اس قسم کی زندگی برقرار نہیں رکھ سکتے جیسا کہ انہیں برقرار رکھنی یا بہتر کرنی چاہیے، ایسا اس وقت نہیں ہو سکتا جب تک منتظمین، معلمین، نگران حضرات، منتظمین اور مدارس کے سرپرستان اس امر کا جائزہ نہ لیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ انفرادی اور گروہی طور پر، وہ اپنے تخیل کا استعمال کریں تاکہ افعال کی تعمیری اور تخلیقی شناخت کرنے کے قابل ہو سکیں، وہ جو بہترین تجربات اور مطالبات کو پورا کر سکیں، حوصلے کے ساتھ ان افعال کو سرانجام دیں جو بہترین ثمرات کی تصدیق پذیر ضروریات کو جانچنے کے لئے شہادت اکٹھی کر سکیں۔

جو بہترین طریقے سے اپنی قدر کو جانچنے کے لئے شہادت اکٹھی کر سکیں۔

[illegible] عمل ہوتا ہے جسے ہم عملی تحقیق کا نام دیتے ہیں، میرے پاس کوئی خاص انداز نہیں کہ جس کے تحت اسے [illegible] ہمگر یہ کسی عصریت اور وضاحتی اعتبار سے کافی ہونے کی خصوصیت کی حامل ہوتی ہے۔"

[illegible] کے مطابق: "عملی تحقیق اطلاقی یا فیصلے پر مشتمل کوئی تحقیق تو ہے، مگر شرط یہ ہے کہ محقق ایسا شخص [illegible] کرے اور اس پر قائم رہے۔"

(Practitioner and Action Research)

عمل کنندہ اور عملی تحقیق

تعلیم میں عملی تحقیق میں عموماً معلم [illegible] معلمین، نصاب پر کام کرنے والے نگران یا دیگر اشخاص ہوتے ہیں جن [illegible] ہوتا ہے۔

[illegible] کام شاگردوں کے لئے اچھا [illegible] ہوتا ہے۔

بنیادی بات یہ ہے کہ یہ معلمین، نگران اور منتظمین بھی اچھے فیصلے لیں گے اگر وہ انہی فیصلہ جات اور افعال کی بنیاد پر [illegible] تحقیق کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ وہ عمل [illegible] کوئی بھی عمل کنندگان ان مسائل کا سائنسی مطالعہ کریں تاکہ وہ اپنے افعال اور فیصلہ جات کا تجزیہ کر سکیں، یہی تو [illegible] اکثر افراد [illegible] عملی تحقیق کا نام دیتے ہیں۔

1) عملی تحقیق کا استعمال:

قومی ادارہ برائے بنیادی تعلیم کی ایک "تحقیق در تعلیم" کے [illegible] اپنے مقاصد و [illegible] مؤثر انداز میں "عملی تحقیق ایسی تحقیق ہوتی ہے [illegible] کوئی شخص اس لئے کرتا ہے [illegible] اپنے مقاصد و [illegible] کسی مدرسہ حاصل کر سکے۔ کوئی بھی مدرس اپنی مدرسی کو بہتر بنانے کے لئے عملی تحقیق [illegible] کا [illegible] منتظم اپنے تنظیمی رویے میں بہتری لانے کے لئے عملی تحقیق کرتا ہے۔ عملی تحقیق [illegible] فراہم کرتی ہے۔ یہ تحقیق زیادہ منظم، زیادہ پر مشتمل مقاصد اور زیادہ سائنسی ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ مسئلے کی بنیاد پر [illegible] یا ملازمت پر کھا اور عمل کے نتائج کی مزید معروضی جانچ پر مبنی ہوتی ہے۔ جس درجے [illegible] عمل میں اس امر کا [illegible] ان پایا جائے معروضیت اور منظم چھان بین کے ذریعے ہی مسئلے اور اس کی وجوہات تک پہنچا [illegible] ہے، مسئلہ اتنی جلدی ہی حل ہوتا ہے۔ روایتی عمومی فہم و فراست عمل کی طرف راغب تو کرتی ہے مگر بعد ازاں اکثر بار مسئلہ جوں کا توں ہی رہتا ہے۔

042-37245454 مدرسے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

مدرسے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ ایڈ (کوڈ 8604)

سکے۔ نر بورس اس امر کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اطلاقی تحقیق کو لیا ہی فوری مسائل کے حل کے لئے گیا ہے اور اس حیثیت سے اس امر کی سائنسی علوم میں شمولیت ثانوی درجہ رکھتی ہے۔

اطلاقی تحقیق بنیادی تحقیق کے مقابلے میں کنٹرول اور صحت کو قربان کر دیتی ہے۔

بنیادی اور اطلاقی تحقیق میں فرق:

بنیادی تحقیق میں تحقیق کرنے والا لیبارٹری تکنیک یا کسی دیگر تکنیک کو عمل میں لا کر سی ماحول پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے۔ جبکہ اطلاقی تحقیق میں، جاری وساری تعلیمی سرگرمیوں کے دوران پیچیدہ نفسیاتی اور سماجی ماحول کا [illegible] پڑتال کی جاتی ہے۔

بلاشبہ، اطلاقی تحقیق ایسے حقیقی حالات میں کی جاتی ہے کہ جو اس محقق کو تحریک دیتے ہیں جو مسئلے کے [illegible] عمل کیلئے کوشاں ہوتا ہے۔ بنیادی تحقیق میں تحریک باطنی ہوتی ہے اور تحقیق کی قدر علم میں اضافے کے لئے حصہ [illegible] ہے۔

بنیادی اور اطلاقی تحقیق، دونوں ہی اعلیٰ درجے کی معروضیت اور علم و فضل کیلئے پُرعزم ہوتی ہیں۔ ہر دو طریقہ تحقیق میں، محقق زیرِ مطالعہ مسئلے کی تعریف کرنے کی کوشش کرتا ہے، مسئلے سے متعلقہ معلومات کے بھرپور ریویو منظر سے مفروضہ اخذ کرتا ہے، ایسا نمونہ ترتیب دیتا ہے جس کے مطابق مفروضے کی صحیح جانچ کے نتائج کا مطالعہ کرے، بہت احتیاط کے ساتھ حقائق کو جمع کر کے اُن کا تجزیہ کرتا ہے اور معروضیت کے ساتھ عمومیت کے پہلو وضع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاہم ان دونوں حالات کے مطابق جن میں محقق اپنا مطالعہ سرانجام دیتے ہیں، اگر کنٹرول اور صحت کی اصطلاح میں دیکھا جائے تو کافی حد تک مختلف ہو سکتے ہیں۔

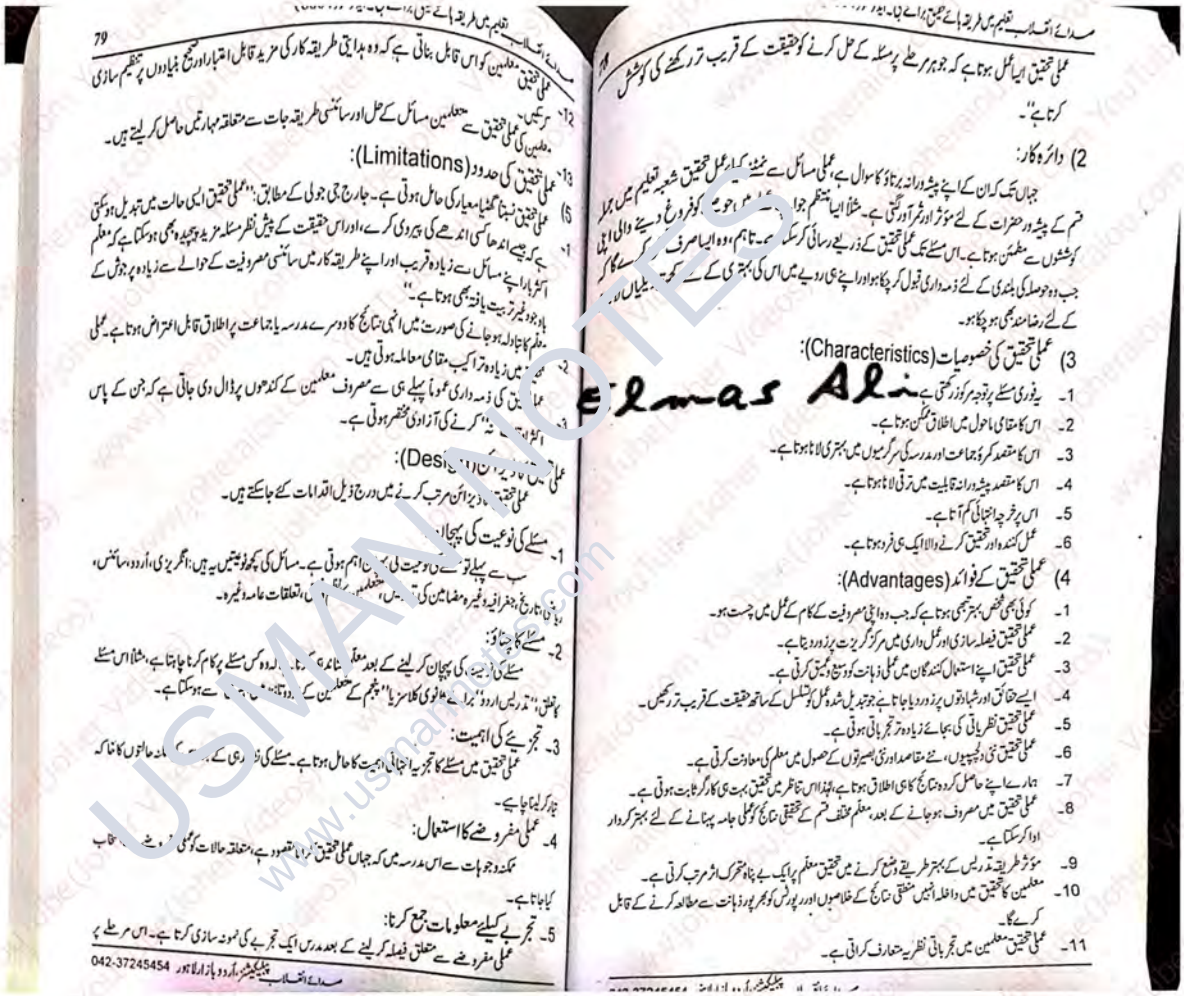
3) عملی تحقیق (Action)

عملی تحقیق جسے بعض اوقات تحقیق برکام (On the Job Research) بھی کہا جاتا ہے، اس میں کمرۂ جماعت میں مسائل سے متعلق سائنسی طریقہ کار کے اقدامات کا اطلاق ہوتا ہے۔ عملی تحقیق کی حساب سے اطلاقی تحقیق جیسی ہی ہوتی ہے۔ عموماً، اطلاقی تحقیق میں عملی تحقیق کے مقابلے میں نمونہ کی بڑی تعداد کی ضرورت پڑتی ہے۔ عملی تحقیق میں، تحقیقی تعاملات ایک واحد کمرۂ جماعت میں واحد مدرس عمل میں لاتا ہے، جبکہ دوسرے طریقہ تحقیقات کو کسی مدرسہ یا ضلع کے سکہ [illegible] کی مدرسہ میں عمل میں لا سکتے ہیں۔

بیسٹ کے مطابق "عملی تحقیق کا بنیادی مرکز فوری اطلاق پر ہوتا ہے، نہ کہ نظریے میں ترقی پر، اور نہ ہی عمومی اطلاقیت پر، عملی تحقیق ایک ہی مسئلے، "یہاں اور ابھی" پر زور دیتی ہے۔ یہ مقامی ماحول میں ہی ممکن ہوتی ہے۔

امریکی دفتر تعلیم کے جین فرشتھ کے مطابق: "عملی تحقیق ایک ایسا منظم جائزہ ہے جس میں افراد یا گروہ اپنے ہی اعمال لے کر پرکھتے ہیں تاکہ انہیں اپنے کاموں میں غیر حل شدہ مسائل کے صحیح جوابات مل سکیں، اور ان کا مقصد اپنی ہی ملازمت میں اپنی ہی کارکردگی کو بہتر بنانا ہوتا ہے"۔

عمل تحقیق کی متعلق کوری کہتا ہے: "یہ ان طریقوں میں سب سے بہترین ہے جن کے تحت لوگ اپنے نصابی افعال میں بہتری لاتے ہیں اور اُن کیلئے یہ مطالعہ کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے کہ وہ نظریات پر تجربات کر کے جو کر رہے ہیں، وہ انہیں بہترین انداز میں ثمر آور لگتا ہے، اور اگر وہ واقعی بہتر ہیں تو انہیں شہادت مل جاتی ہے"۔



عملی تحقیق ایسا عمل ہوتا ہے کہ جو ہر مرحلے پر مسئلہ کے حل کرنے کو حقیقت کے قریب تر رکھنے کی کوشش کرتا ہے"۔

2) دائرہ کار:

جہاں تک کہ ان کے اپنے پیشہ ورانہ ہونے کا سوال ہے، عملی مسائل سے نمٹنے کیلئے عمل تحقیق شعبہ تعلیم میں ہر قسم کے پیشہ ور حضرات کے لئے مؤثر اور ثمر آور لگتی ہے۔ مثلاً ایسا منتظم جو ... کو فروغ دینے والی اثاثہ کوششوں سے منسلک ہوتا ہے۔ اس مسئلے تک عملی تحقیق کے ذریعے رسائی کر سکے۔ تاہم، وہ ایسا صرف ... کر سکے گا کہ جب وہ حوصلہ کی بلندی کے لئے ذمہ داری قبول کر چکا ہو اور اپنے ہی رویے میں اس کی بہتری کے ... کیلئے رضامند بھی ہو چکا ہو۔

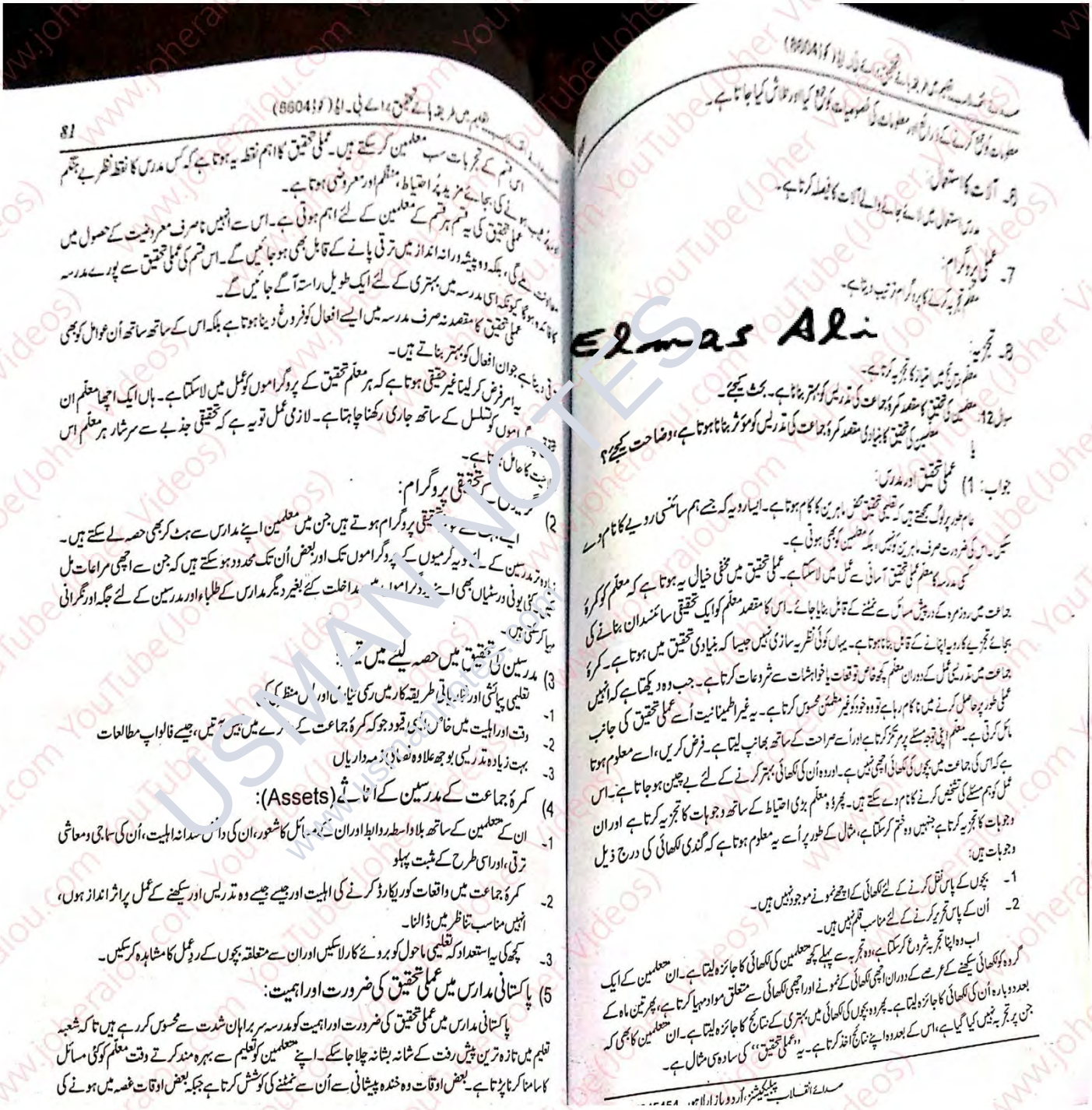
3) عملی تحقیق کی خصوصیات (Characteristics):

1۔ یہ فوری مسئلے پر توجہ مرکوز رکھتی ہے
2۔ اس کا مقامی ماحول میں اطلاق ممکن ہوتا ہے۔
3۔ اس کا مقصد کمرۂ جماعت اور مدرسہ کی سرگرمیوں میں بہتری لانا ہوتا ہے۔
4۔ اس کا مقصد پیشہ ورانہ قابلیت میں ترقی لانا ہوتا ہے۔
5۔ اس پر خرچہ انتہائی کم آتا ہے۔
6۔ عمل کنندہ اور تحقیق کرنے والا ایک ہی فرد ہوتا ہے۔

4) عملی تحقیق کے فوائد (Advantages):

1۔ کوئی بھی شخص بہتر نتیجہ ہوتا ہے کہ جب وہ اپنی مصروفیت کے کام کے عمل میں چست ہو۔
2۔ عملی تحقیق فیصلہ سازی اور عمل داری میں مرکز گریزیت پر زور دیتا ہے۔
3۔ عملی تحقیق اپنے استعمال کنندگان میں عملی ذہانت کو وسیع و عمیق کرتی ہے۔
4۔ ایسے حقائق اور شہادتوں پر زور دیا جاتا ہے جو تبدیل شدہ عمل کو تسلسل کے ساتھ حقیقت کے قریب تر رکھیں۔
5۔ عملی تحقیق نظریاتی کی بجائے زیادہ تر تجرباتی ہوتی ہے۔
6۔ عملی تحقیق نئی دلچسپیوں، نئے مقاصد اور نئی بصیرتوں کے حصول میں معلم کی معاونت کرتی ہے۔
7۔ ہمارے اپنے حاصل کردہ نتائج کا ہی اطلاق ہوتا ہے، لہٰذا اس تناظر میں تحقیق بہت ہی کارگر ثابت ہوتی ہے۔
8۔ عملی تحقیق میں مصروف ہو جانے کے بعد، معلم مختلف قسم کے تحقیقی نتائج کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بہتر کردار ادا کر سکتا ہے۔
9۔ مؤثر طریقہ تدریس کے بہتر طریقے وضع کرنے میں تحقیق معلم پر ایک بے پناہ محرک اثر مرتب کرتی ہے۔
10۔ معلمین کا تحقیق میں داخلہ انہیں منطقی نتائج کے خلاصوں اور پروفیشنل کو بھرپور ذہانت سے مطالعہ کرنے کے قابل کرے گا۔
11۔ عملی تحقیق معلمین میں تجرباتی نظریہ متعارف کراتی ہے۔

Elmas Ali



81

(تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، اے۔ ایچ۔ ای (کوڈ 8604))

اس قسم کے تجربات سب معلمین کر سکتے ہیں۔ عملی تحقیق کا اہم نقطہ یہ ہوتا ہے کہ کس مدرس کا نقطہ نظر بے ہنگم ہونے کی بجائے مزید پُر احتیاط، منظم اور معروضی ہوتا ہے۔

عملی تحقیق کی یہ قسم ہر قسم کے معلمین کے لئے اہم ہوتی ہے۔ اس سے انہیں نا صرف معروضیت کے حصول میں مدد ملے گی، بلکہ وہ پیشہ ورانہ انداز میں ترقی پانے کے قابل بھی ہو جائیں گے۔ اس قسم کی عملی تحقیق سے پورے مدرسہ کا فائدہ ہوگا کیونکہ اسی مدرسہ میں بہتری کے لئے ایک طویل راستہ آگے جائیں گے۔

عملی تحقیق کا مقصد نہ صرف مدرسہ میں ایسے افعال کو فروغ دینا ہوتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اُن عوامل کو بھی ... جو ایسے افعال کو بہتر بناتے ہیں۔

... یہ امر فرض کر لینا غیر حقیقی ہوتا ہے کہ ہر معلم تحقیق کے پروگراموں کو عمل میں لا سکتا ہے۔ ہاں ایک اچھا معلم ان ... کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھنا چاہتا ہے۔ لازمی عمل تو یہ ہے کہ تحقیقی جذبے سے سرشار ہر معلم اس ... حاصل کرتا ہے۔

2) مدرسین کے تحقیقی پروگرام:

ایسے بہت سے تحقیقی پروگرام ہوتے ہیں جن میں معلمین اپنے مدارس سے ہٹ کر بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ ... مدرسین کے لئے ایسے کریموں کے پروگراموں تک اور بعض اُن تک محدود ہو سکتے ہیں کہ جن سے اچھی مراعات مل ... کئی یونی ورسٹیاں بھی اپنے ... داخلہ کئے بغیر دیگر مدارس کے طلباء اور مدرسین کے لئے جگہ اور نگرانی ... کر سکتی ہیں۔

3) مدرسین کی تحقیق میں حصہ لینے میں ...:

1- تعلیمی پیمائشی اور ... طریقہ کار میں رسمی ... اور اس منظر کے ...
2- وقت اور اہلیت میں خاص ... قیود جو کہ کمرۂ جماعت کے ... میں ہیں ہوتیں، جیسے فالواپ مطالعات
3- بہت زیادہ تدریسی بوجھ علاوہ نصابی ذمہ داریاں

4) کمرۂ جماعت کے مدرسین کے اثاثے (Assets):

1- ان کے متعلمین کے ساتھ بلا واسطہ روابط اور ان کے ... مائل کا شعور، ان کی دانش سدانہ اہلیت، اُن کی سماجی و معاشی ترقی، اور اسی طرح کے مثبت پہلو
2- کمرۂ جماعت میں واقعات کو ریکارڈ کرنے کی اہلیت اور جیسے جیسے وہ تدریس اور سیکھنے کے عمل پر اثر انداز ہوں، انہیں مناسب تناظر میں ڈالنا۔
3- کچھ کی یہ استعداد کہ تعلیمی ماحول کو بروئے کار لا سکیں اور ان سے متعلقہ بچوں کے ردِ عمل کا مشاہدہ کر سکیں۔

5) پاکستانی مدارس میں عملی تحقیق کی ضرورت اور اہمیت:

پاکستانی مدارس میں عملی تحقیق کی ضرورت اور اہمیت کو مدرسہ سربراہان شدت سے محسوس کر رہے ہیں تاکہ شعبہ تعلیم میں تازہ ترین پیش رفت کے شانہ بشانہ چلا جا سکے۔ اپنے متعلمین کو تعلیم سے بہرہ مند کرتے وقت معلم کو کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات وہ خندہ پیشانی سے اُن سے نمٹنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ بعض اوقات غصہ میں ہونے کی

... مقصد کو پورا کرنے کے لئے ... کرتے ہیں۔

7- عملی پروگرام:
مقصد تحریر کرنے کا پروگرام ترتیب دیتا ہے۔

Elmas Ali

8- تجزیہ:
مقصد ترتیب میں تبدیلی کا تجزیہ کرتا ہے۔

سوال 12: معلمین کی تحقیق کا بنیادی مقصد کمرۂ جماعت کی تدریس کو موثر بنانا ہوتا ہے، وضاحت کیجئے؟

جواب: 1) عملی تحقیق اور مدرس:

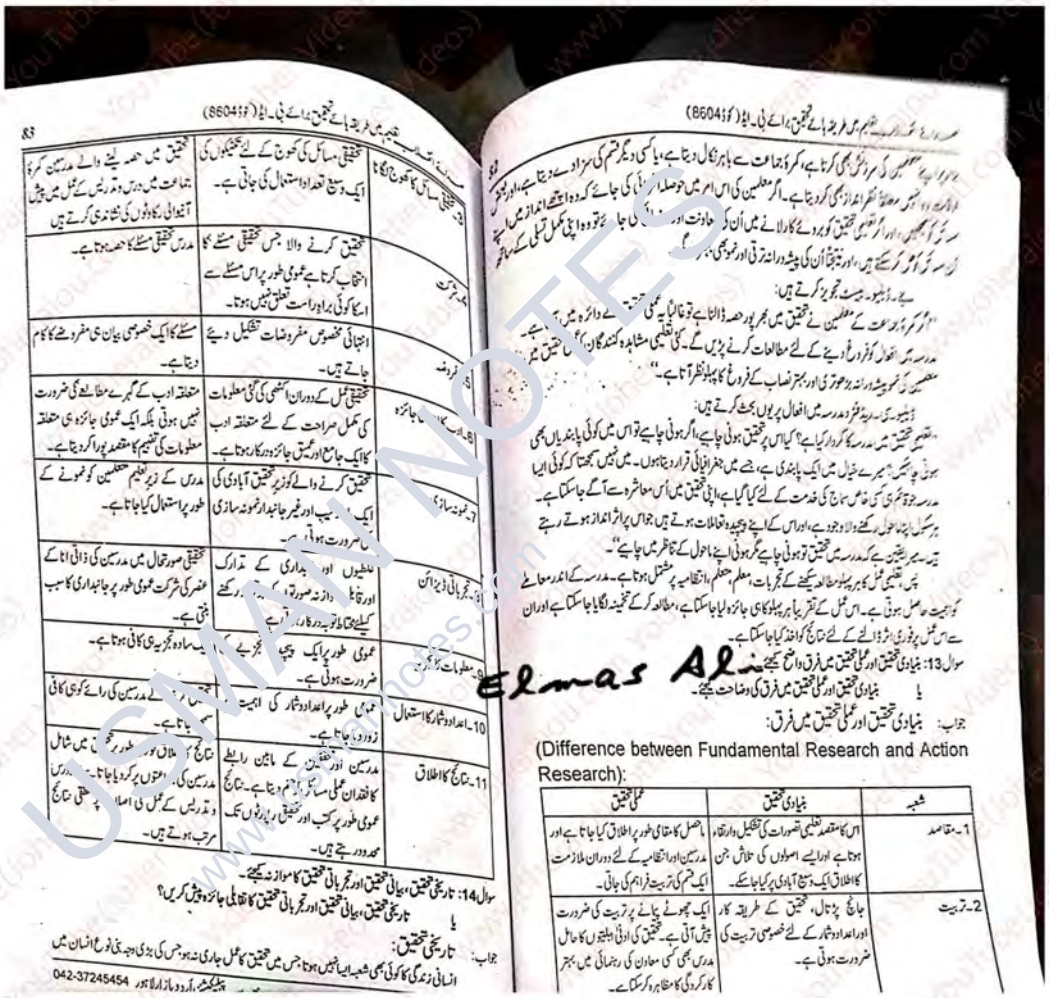
عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی تحقیق محض ماہرین کا کام ہوتا ہے۔ ایسا رویہ کہ جسے ہم سائنسی رویے کا نام دے سکیں۔ اس کی ضرورت صرف ماہرین کو نہیں بلکہ معلمین کو بھی ہوتی ہے۔

کسی مدرسہ کا معلم عملی تحقیق آسانی سے عمل میں لا سکتا ہے۔ عملی تحقیق میں مخفی خیال یہ ہوتا ہے کہ معلم کو کمرۂ جماعت میں روزمرہ کے درپیش مسائل سے نمٹنے کے قابل بنایا جائے۔ اس کا مقصد معلم کو ایک تحقیقی سائنسدان بنانے کی بجائے تجزیہ کار رویہ اپنانے کے قابل بنانا ہوتا ہے۔ یہاں کوئی نظریہ سازی نہیں جیسا کہ بنیادی تحقیق میں ہوتا ہے۔ کمرۂ جماعت میں تدریسی عمل کے دوران معلم کچھ خاص توقعات یا خواہشات سے شروعات کرتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ انہیں عملی طور پر حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے تو وہ خود بخود غیر مطمئن محسوس کرتا ہے۔ یہ غیر اطمینانیت اُسے عملی تحقیق کی جانب مائل کرتی ہے۔ معلم اپنی توجہ مسئلے پر مرتکز کرتا ہے اور اُسے صراحت کے ساتھ بھانپ لیتا ہے۔ فرض کریں، اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی جماعت میں بچوں کی لکھائی اچھی نہیں ہے۔ اور وہ اُن کی لکھائی بہتر کرنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو ہم مسئلے کی تشخیص کرنے کا نام دے سکتے ہیں۔ پھر وہ معلم بڑی احتیاط کے ساتھ وجوہات کا تجزیہ کرتا ہے اور ان وجوہات کا تجزیہ کرتا ہے جنہیں وہ ختم کر سکتا ہے، مثال کے طور پر اُسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گندی لکھائی کی درج ذیل وجوہات ہیں:

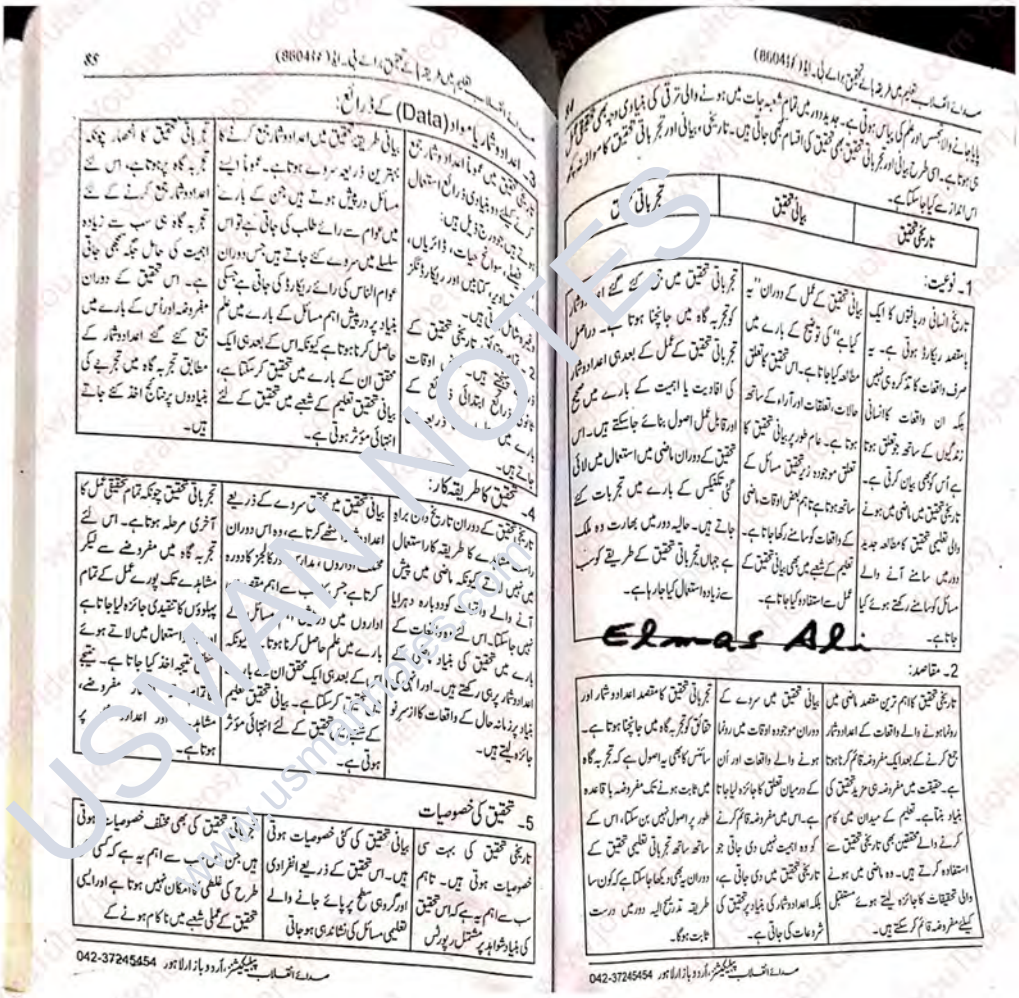
1- بچوں کے پاس نقل کرنے کے لئے لکھائی کے اچھے نمونے موجود نہیں ہیں۔
2- اُن کے پاس تحریر کرنے کے لئے مناسب قلم نہیں ہیں۔

اب وہ اپنا تجزیہ شروع کر سکتا ہے، وہ تجزیہ سے پہلے کچھ متعلمین کی لکھائی کا جائزہ لیتا ہے۔ ان متعلمین کے ایک گروہ کو لکھائی سیکھنے کے عرصے کے دوران اچھی لکھائی کے نمونے اور اچھی لکھائی سے متعلق مواد مہیا کرتا ہے، پھر تین ماہ کے بعد دوبارہ اُن کی لکھائی کا جائزہ لیتا ہے۔ پھر وہ بچوں کی لکھائی میں بہتری کے نتائج کا جائزہ لیتا ہے۔ ان متعلمین کا بھی کہ جن پر تجربہ نہیں کیا گیا ہے، اس کے بعد وہ اپنے نتائج اخذ کرتا ہے۔ یہ "عملی تحقیق" کی سادہ سی مثال ہے۔

... پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور



1۔ مقاصد	اس کا مقصد تعلیمی تصورات کی تشکیل وارتقاء ہوتا ہے اور ایسے اصولوں کی تلاش جن کا اطلاق ایک وسیع آبادی پر کیا جا سکے۔	عملی تحقیق کا حتمی طور پر اطلاق کیا جاتا ہے اور مدرسین اور انتظامیہ کے لئے دوران ملازمت ایک قسم کی تربیت فراہم کی جاتی۔
2۔ تربیت	جانچ پڑتال، تحقیق کے طریقہ کار اور اعداد وشمار کے لئے خصوصی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔	ایک چھوٹے پیمانے پر تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تحقیق کی ادنیٰ بلندیوں کا حامل مدرس بھی کسی معاون کی رہنمائی میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔



تاریخی تحقیق | بیانی تحقیق | تجرباتی تحقیق

1۔ نوعیت:

تاریخی تحقیق انسانی دریافتوں کا ایک باقاعدہ ریکارڈ ہوتی ہے۔ یہ صرف واقعات کا متروکی نہیں بلکہ ان واقعات کا انسانی زندگیوں کے ساتھ جو تعلق ہوتا ہے اُس کو بھی بیان کرتی ہے۔ تاریخی تحقیق میں ماضی میں ہونے والی علمی تحقیق کا مطالعہ جدید دور میں سامنے آنے والے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

بیانی تحقیق کے عمل کے دوران "یہ کیا ہے" کی توضیح کے بارے میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اس تحقیق کا تعلق حالات، تعلقات اور آراء کے ساتھ ہوتا ہے۔ عام طور پر بیانی تحقیق کا تعلق موجودہ ذریعہ تحقیق مسائل کے ساتھ ہوتا ہے تاہم بعض اوقات ماضی کے واقعات کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ تعلیم کے شعبے میں بھی بیانی تحقیق کے عمل سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

تجرباتی تحقیق میں خ[illegible] کوتجربہ گاہ میں جانچنا ہوتا ہے۔ دراصل تجرباتی تحقیق کے عمل کے بعد ہی اعداد و شمار کی افادیت یا اہمیت کے بارے میں صحیح اور قابل عمل اصول بنائے جاسکتے ہیں۔ اس تحقیق کے دوران ماضی میں استعمال میں لائی گئی تکنیکس کے بارے میں تجربات کئے جاتے ہیں۔ حالیہ دور میں بھارت وہ ملک ہے جہاں تجرباتی تحقیق کے طریقے کو سب سے زیادہ استعمال کیا جارہا ہے۔

Elmas Ali

2۔ مقاصد:

تاریخی تحقیق کا اہم ترین مقصد ماضی میں رونما ہونے والے واقعات کے اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد ایک مفروضہ قائم کرنا ہوتا ہے۔ حقیقت میں مفروضہ ہی مزید تحقیق کی بنیاد بنتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں کام کرنے والے محققین بھی تاریخی تحقیق سے استفادہ کرتے ہیں۔ وہ ماضی میں ہونے والی تحقیقات کا جائزہ لیتے ہوئے مستقبل کیلئے مفروضہ قائم کرسکتے ہیں۔

بیانی تحقیق میں سروے کے دوران موجودہ اوقات میں رونما ہونے والے واقعات اور اُن کے درمیان تعلق کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس میں مفروضہ قائم کرنے کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی جو تاریخی تحقیق میں دی جاتی ہے، بلکہ اعداد و شمار کی بنیاد پر تحقیق کی شرحات کی جاتی ہے۔

تجرباتی تحقیق کا مقصد اعداد و شمار اور حقائق کو تجربہ گاہ میں جانچنا ہوتا ہے۔ سائنس کا بھی یہ اصول ہے کہ تجربہ گاہ میں ثابت ہونے تک مفروضہ یا قاعدہ طور پر اصول نہیں بن سکتا، اس کے ساتھ ساتھ تجرباتی تعلیمی تحقیق کے دوران پیش آنے والے مسائل کا بھی جائزہ لیا جاسکتا ہے کہ کون سا طریقہ تدریس اپنے دور میں درست ثابت ہوگا۔

3۔ اعداد و شمار یا مواد (Data) کے ذرائع:

تاریخی تحقیق میں عموماً اعداد و شمار جمع کرنے سے پہلے درج ذیل ذرائع استعمال کرتے ہیں:

ہوتے ہیں، سوانح حیات، ڈائریاں، [illegible] اور ریکارڈ وغیرہ۔ کتابیں اور ریکارڈ وغیرہ ذرائع ہیں۔

وغیرہ شامل ہیں۔ تاریخی تحقیق کے [illegible] اوقات [illegible] ذرائع ابتدائی [illegible] ہوتے ہیں۔

4۔ تحقیق کا طریقہ کار:

تاریخی تحقیق کے دوران تاریخ دان براہ راست مشاہدے کا طریقہ کار استعمال نہیں لاتے کیونکہ ماضی میں پیش آنے والے واقعات کو دوبارہ دہرایا نہیں جاسکتا۔ اس لئے وہ واقعات کے بارے میں تحقیق کی بنیاد باقی کے اعداد و شمار پر رکھتے ہیں۔ اور انہی کی بنیاد پر ماضی کے واقعات کا از سر نو جائزہ لیتے ہیں۔

بیانی تحقیق میں محقق سروے کے ذریعے اعداد [illegible] سنتے کرتا ہے، وہ اس دوران مختلف دوروں، مدارس [illegible] کا ڈیٹا جمع کرتا ہے جس سے اہم مقصد اداروں میں درپیش مسائل کے بارے میں علم حاصل کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد ہی ایک محقق ان کے بارے میں تحقیق کرسکتا ہے۔ بیانی تحقیق تعلیم کے شعبے میں تحقیق کے لئے انتہائی موثر ہوتی ہے۔

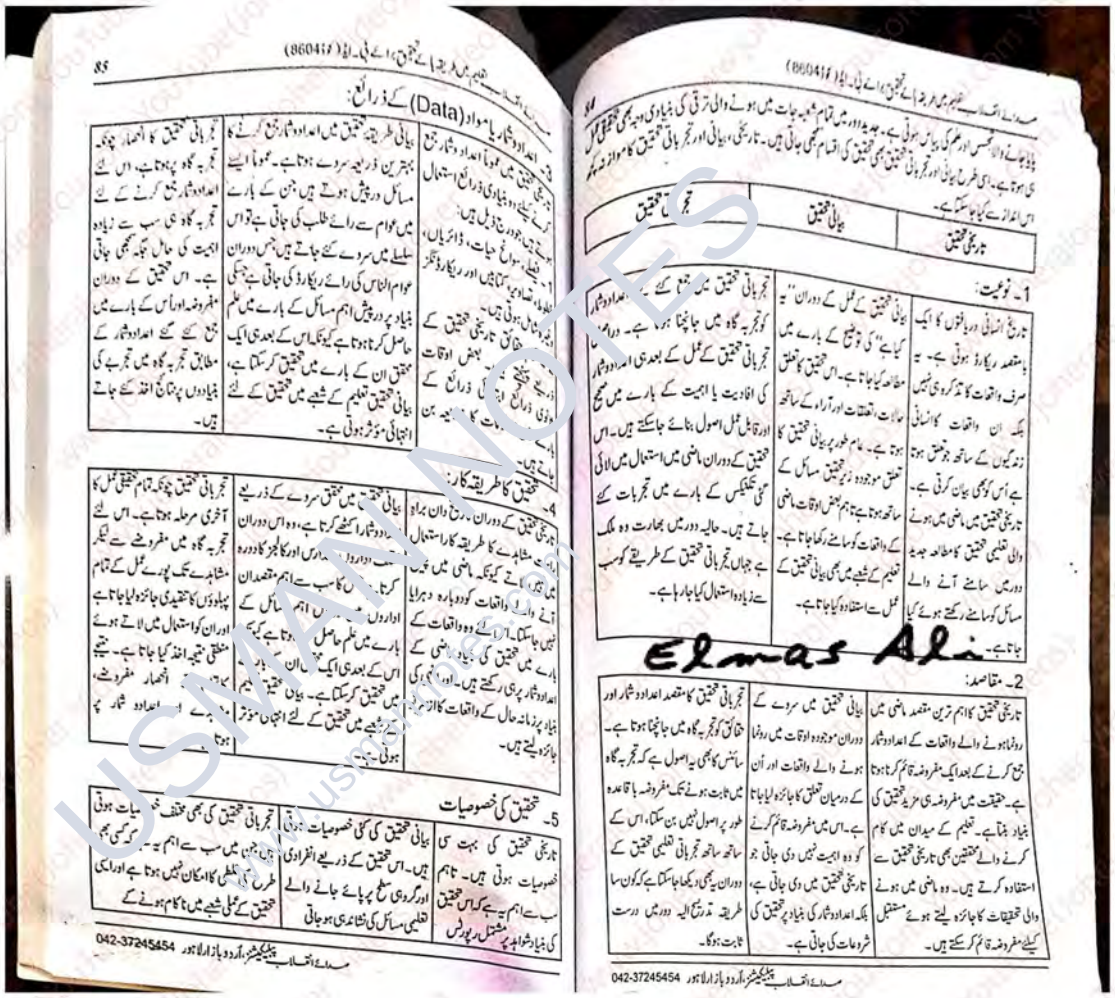
تجرباتی تحقیق چونکہ تمام تحقیقی عمل کا آخری مرحلہ ہوتا ہے۔ اس لئے تجربہ گاہ میں مفروضے سے لیکر مشاہدے تک پورے عمل کے تمام پہلوؤں کا تنقیدی جائزہ لیا جاتا ہے [illegible] استعمال میں لاتے ہوئے [illegible] نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ نتیجے [illegible] مفروضے، [illegible] مشاہدہ [illegible] اور اعداد [illegible] ہوتا ہے۔

5۔ تحقیق کی خصوصیات

تاریخی تحقیق کی بہت سی خصوصیات ہوتی ہیں۔ تاہم سب سے اہم یہ ہے کہ اس تحقیق کی بنیاد شواہد پر مشتمل رپورٹس ہیں۔

بیانی تحقیق کی کئی خصوصیات ہوتی ہیں۔ اس تحقیق کے ذریعے انفرادی اور گروہی سطح پر پائے جانے والے تعلیمی مسائل کی نشاندہی ہوجاتی

تجرباتی تحقیق کی بھی مختلف خصوصیات ہوتی ہیں جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ کسی طرح کی غلطی کا امکان نہیں ہوتا ہے اور ایسی تحقیق کے عملی شعبے میں ناکام ہونے کے



USMAN NOTES

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

تعلیم کے نفاذ کے لئے مشترکہ مالی تعاون پر مشتمل معاہدوں کا اختیار دیتا ہے۔

اس پروگرام کا مقصد شعبہ تعلیم کو درپیش اہم مسائل کے متعلق نئی معلومات کا حصول اور ان مسائل کے حل کے لئے موجود معلومات کے جدید اطلاقات پر نظر ثانی ہوتا ہے۔

اس ضمن میں دفتر تعلیم ضروری مالی معاونت بھی مہیا کرتا ہے۔ تعاون کرنے والی ایجنسی کا ادارہ بھی کسی پراجیکٹ کے لئے اپنا حصہ ڈالتا ہے جو عمومی طور پر افرادی قوت، پیشہ ورانہ خدمات اور سہولیات کی فراہمی کی صورت میں ہوتا ہے۔

سرگرمیاں: تعاون پر مبنی تحقیقی پروگرام کی سرگرمیاں:

تعاون پر مبنی پروگرام کے تحمیلی معاہدوں میں درج ذیل سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں:

1- کوآپریٹو تحقیقاتی پروگرام کے لئے کانفرنسوں کا انعقاد۔
2- انفرادی تحقیق کے ترقیاتی معاہدے۔
3- [illegible] بڑھانے اور نئی معلومات مہیا کرنے کے لئے سیمینار
4- [illegible] صوبوں کی تشکیل کے لئے سیمینار
5- [illegible] کی سرگرمیاں: جو ذیل میں دی گئی ہیں؟

Elmas Ali

3- نشر [illegible]
4- دستاو[illegible] کی تیاری کے پروگرام۔
(a) کوآپریٹو ریسرچ مینگراف سیریز۔
(b) [illegible]
(c) پیشہ ورانہ جرائد میں [illegible] اشاعت۔

مشترکہ تحقیق کے مسائل:

تعاون پر [illegible] تحقیق کے مسائل: [illegible] معاون تحقیق کی خدمات اور فوائد کو واضح کرتا ہے:

ذیل میں دیا گیا چند تحقیقی نمونہ جات کا [illegible] [illegible] نے اس حقیقت کو عیاں کیا کہ تخلیقی اہلیت اور ذہانت

1- یونیورسٹی آف شکاگو اور مینیسوٹا کے معاون [illegible] پروگرام [illegible] (IQ) کوئی ایک ہی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ جو عموماً [illegible] یکساں رہتی ہے) کے برعکس تخلیقی اہلیت

2- اس سلسلے میں بہت سے شواہد سامنے آئے ہیں کہ ذہانت کو بڑھایا اور بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

3- بروکلین کالج کا معاون تحقیق پروگرام یہ معلومات مہیا کرتا ہے کہ طلباء [illegible] معلم کے [illegible] کا جائزہ ایک جانب مدرس کے نقطہ نظر اور پیشہ ورانہ شخصیت سے لیا جا سکتا ہے اور دوسری جانب متعلمین کے احساسات اور ان کی ذہانت کے معیار سے۔

4- معلمین کے تین قسم کے رویوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ غصیلے رویے، خود پر قابو رکھنے والے رویے اور خوفزدہ رویے والے مدرسین میں سے خود پر قابو رکھنے والے معلمین درس و تدریس کے عمل میں مختلف قابلیتوں اور صلاحیتوں کے حامل طلباء کے ساتھ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

5- یونیورسٹی آف کیلیفورنیا میں ہونے والا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ چھوٹے بچے (ابتدائی درجات میں) اپنی حسابی مہارتوں میں دوگنا اضافہ کر سکتے ہیں، اگر انہیں حساب کتاب الجبرا کے بنیادی ڈھانچے یا طریقوں کے لحاظ سے سکھایا جائے۔

ہوتی ہیں اور موجود شواہد کی بنیاد پر ماضی میں رونما ہونے والے واقعات کی تصدیق کی جاتی ہے، تعلیم کے میدان میں تفحص مضمون کو سامنے رکھتے ہوئے تحقیق کی جاتی ہے۔

ہے۔ اس وقت تک دنیا میں کئی تعلیمی تحقیقی سروے کئے گئے ہیں۔ اس تحقیق کے دوران مدرسہ میں پرنسپل اور مدرسین کے کردار کے بارے میں بھی اعداد و شمار جمع کئے جا سکتے ہیں۔

خدشات بھی کم ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی ممالک میں تعلیم کے میدان میں بھی کوئی بھی عملی اقدام کرنے سے قبل اس کو مخصوص تجربہ گاہ میں جانچا جاتا ہے، اُس کے نتائج کا جائزہ لیا جاتا ہے جس کے بعد اس کو لاگو کرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جاتا ہے۔

6۔ دستاویزات کی اہمیت:

تاریخی تحقیق میں دستاویزات بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں چونکہ اس تحقیق میں اُن واقعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو ماضی میں رونما ہو چکے ہوتے ہیں، ان واقعات کے بارے میں زیادہ تر اعداد و شمار دستاویزات کی صورت میں دستیاب ہوتے ہیں۔ لیکن ایک محقق کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس پہلو کو مدنظر رکھے کہ یہ دستاویزات غلط بھی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ان کی جانچ پڑتال لازمی کی جاتی ہے۔

دستاویزات اعداد و شمار اکٹھا کرنے کا اہم ذریعہ ہوتی ہیں۔ تقریباً ہر واقعے کے بارے میں دستاویزات موجود ہوتی ہیں جن کو سامنے رکھتے ہوئے محقق تحقیق کا عمل بڑی آسانی کے ساتھ مکمل کر سکتا ہے۔

تجرباتی تحقیق میں دستاویزات کو اہمیت حاصل نہیں ہوتی ہے جو تاریخی اور بیانی تحقیق میں حاصل ہوتی ہے چونکہ اس تحقیق کا انحصار تجربہ گاہ پر ہوتا ہے جو کسی بھی محقق کیلئے سب سے زیادہ اہمیت کی حامل جگہ ہوتی ہے کیونکہ وہ اپنے مفروضے اور مشاہدات کو سامنے رکھتے ہوئے تجربہ کر سکتا ہے کہ کیا درست ہے اور کیا غلط۔

سوال 15: کوآپریٹو ریسرچ پروگرام (The Co-operative Research Programme) پر نوٹ لکھیں۔

یا تعاون پر مبنی تحقیقی پروگرام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: تعاون پر مبنی تحقیقی پروگرام:

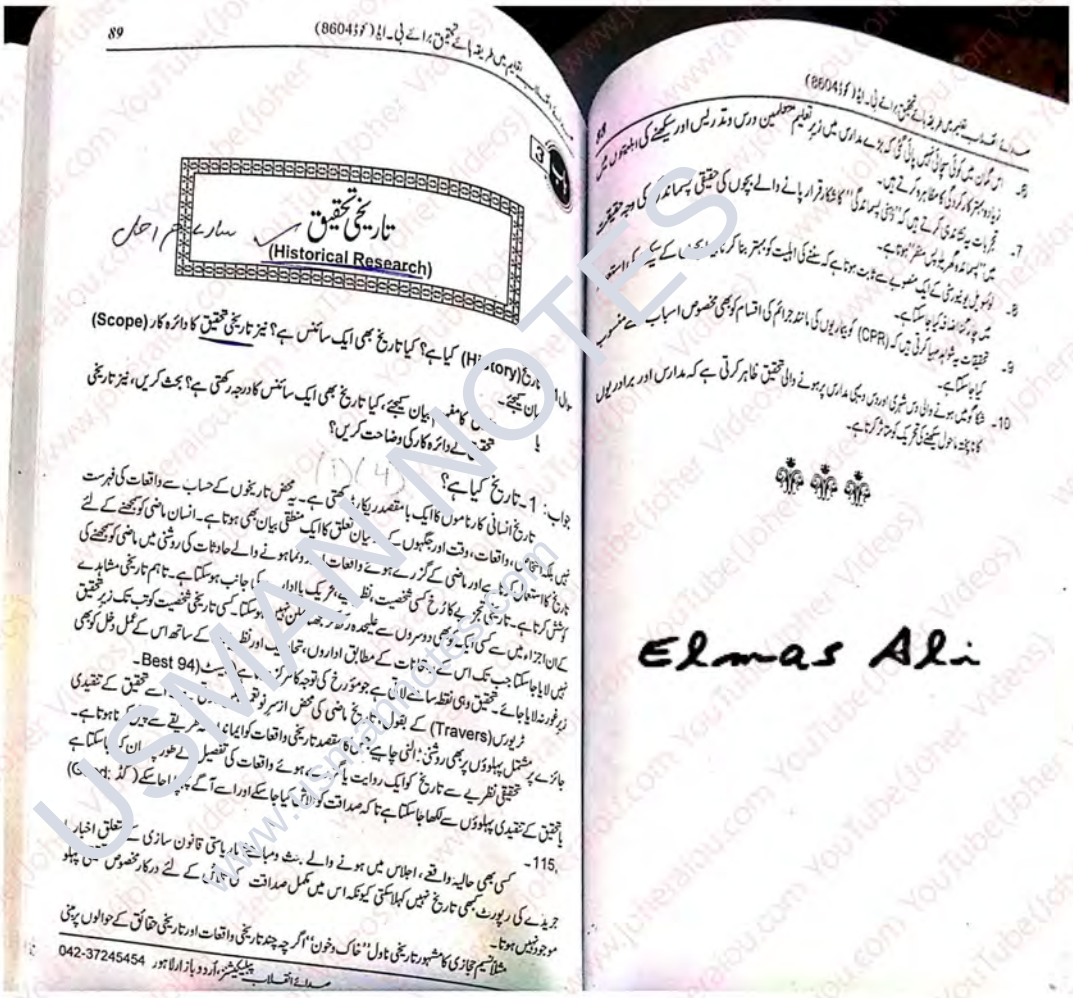
(The Cooperative Research Programme):

ترقی اور کامیابی کے لئے تعاون از حد ضروری ہوتا ہے۔ یہ کلیہ تعلیمی میدان پر بھی لاگو ہوتا ہے کیونکہ تعلیم ایک صنعت اور کاروبار کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ امریکہ کا کوآپریٹو ریسرچ پروگرام تعلیمی تحقیق کی افادیت کو از سر نو اُجاگر کرتا ہے۔

عوامی قانون 531 اور اس کا مقصد:

شعبہ تعلیم کی تحقیقی ضروریات اور ان تحقیقات میں معاونت کے لئے وفاقی فنڈز کی ضرورت کو تسلیم کر لئے جانے کے بعد 83 کانگریس، سیکنڈ سیکشن کی جانب سے 1954ء میں پبلک لاء 153 کا نفاذ کیا گیا۔ یہ قانون ایجوکیشنل کمیشنر کو یونیورسٹیوں، کالجوں اور ریاستی تعلیمی ایجنسیوں کے ساتھ تحقیقات اور سروے کے انعقاد اور تعلیم کے شعبے میں

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



89 (8604) ... (8604)

3

تاریخی تحقیق
(Historical Research)

سوال: تاریخ (History) کیا ہے؟ کیا تاریخ بھی ایک سائنس ہے؟ نیز تاریخی تحقیق کا دائرہ کار (Scope) بیان کیجیے۔

یا

تاریخی تحقیق کا مفہوم بیان کیجیے، کیا تاریخ بھی ایک سائنس کا درجہ رکھتی ہے؟ بحث کریں، نیز تاریخی تحقیق کے دائرہ کار کی وضاحت کریں؟

جواب: 1۔ تاریخ کیا ہے؟

تاریخ انسانی کارناموں کا ایک بامقصد ریکارڈ رکھتی ہے۔ یہ محض تاریخوں کے حساب سے واقعات کی فہرست نہیں بلکہ انسانوں، واقعات، وقت اور جگہوں کے بیان تعلق کا ایک منطقی بیان بھی ہوتا ہے۔ انسان ماضی کو سمجھنے کے لئے تاریخ کا استعمال کرتا ہے اور ماضی کے گزرے ہوئے واقعات اور رونما ہونے والے حادثات کی روشنی میں ماضی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاریخی تجربے کا رخ کسی شخصیت، نظریے، تحریک یا ادارے کی جانب ہو سکتا ہے۔ تاہم تاریخی مشاہدے کے ان اجزاء میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے علیحدہ کر کے سمجھا نہیں جا سکتا۔ کسی تاریخی شخصیت کو تب تک زیر تحقیق نہیں لایا جا سکتا جب تک اس کے حالات کے مطابق اداروں، تحاریک اور نظریات کے ساتھ اس کے عمل دخل کو بھی زیر غور نہ لایا جائے۔ تحقیق وہی نقطہ سامنے لاتا ہے جو مؤرخ کی توجہ کا مرکز بنتا ہے۔ (Best 94)

ٹریورس (Travers) کے بقول، تاریخ ماضی کی محض از سر نو تعمیر نہیں بلکہ اسے تحقیق کے تنقیدی جائزے پر مشتمل پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالنی چاہیے جس کا مقصد تاریخی واقعات کو ایمانداری سے طریقے سے ترتیب دینا ہوتا ہے۔ تحقیقی نظریے سے تاریخ کو ایک روایت یا گزرے ہوئے واقعات کی تفصیل کے طور پر ان کو پرکھا جا سکتا ہے یا تحقیق کے تنقیدی پہلوؤں سے لکھا جا سکتا ہے تاکہ صداقت کو جانچا جا سکے اور اسے آگے پہنچایا جا سکے (Gott ...

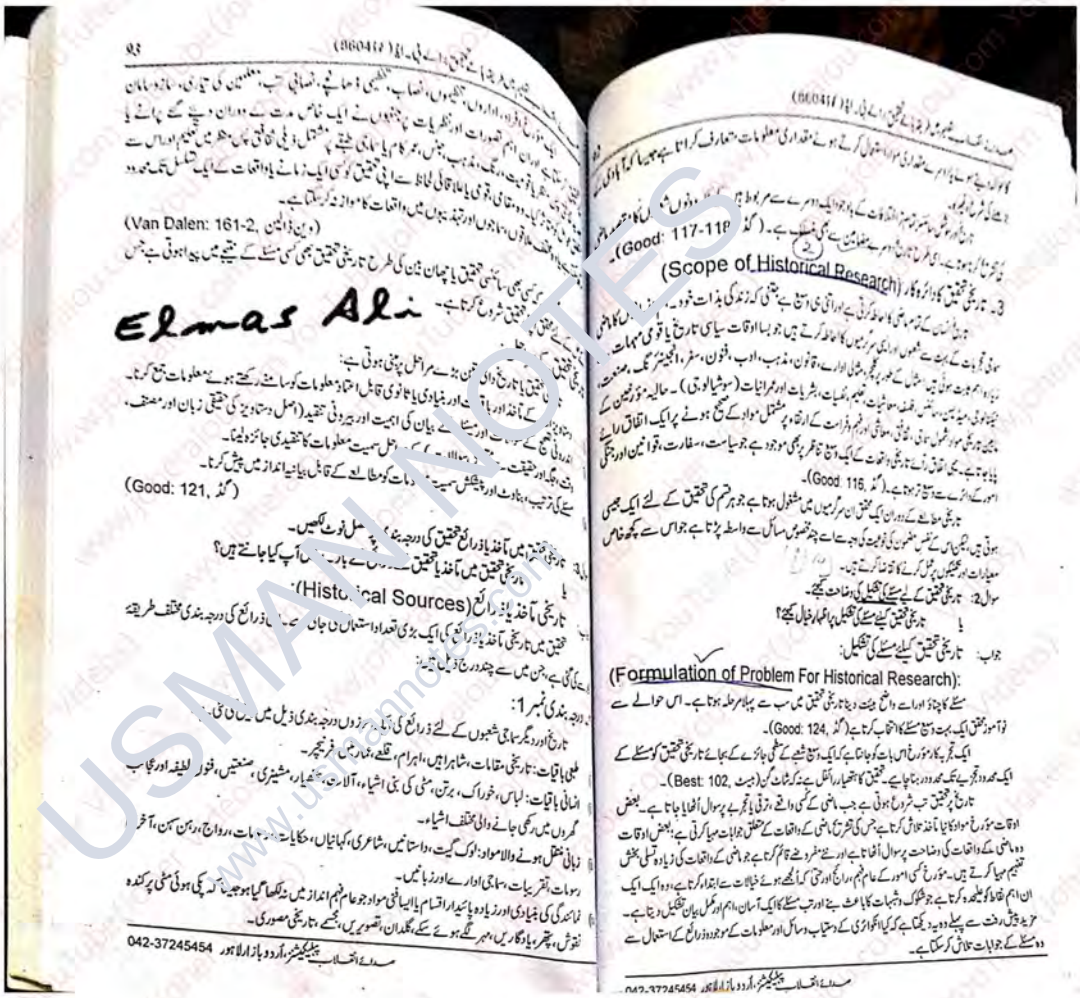
115۔ کسی بھی حالیہ واقعے، اجلاس میں ہونے والے بحث و مباحثے، پارلیمانی قانون سازی سے متعلق اخبار یا جریدے کی رپورٹ کبھی تاریخ نہیں کہلا سکتی کیونکہ اس میں مکمل صداقت کی جانچ کے لئے درکار مخصوص سن پہلو موجود نہیں ہوتا۔

مثلاً سلیم مجازی کا مشہور تاریخی ناول "خاک و خون" اگرچہ چند تاریخی واقعات اور تاریخی حقائق کے حوالوں پر مبنی ہے

042-37245454 ... پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

Elmas Ali





Elmas Ali

(Van Dalen: 161-2, وین ڈالین)

(Good: 121, گڈ)

(Historical Sources)

(Good: 117-118)

(Scope of Historical Research)

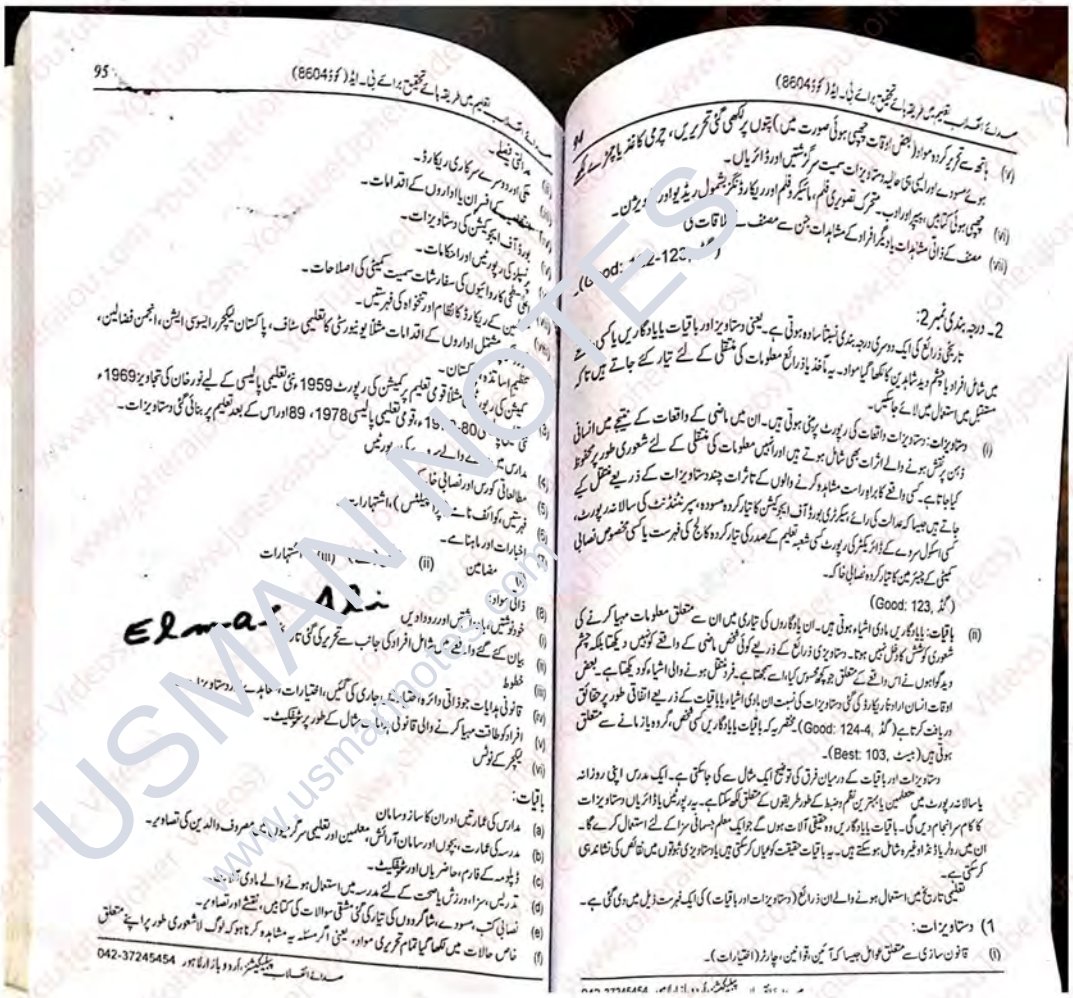
(Good: 116, گڈ)

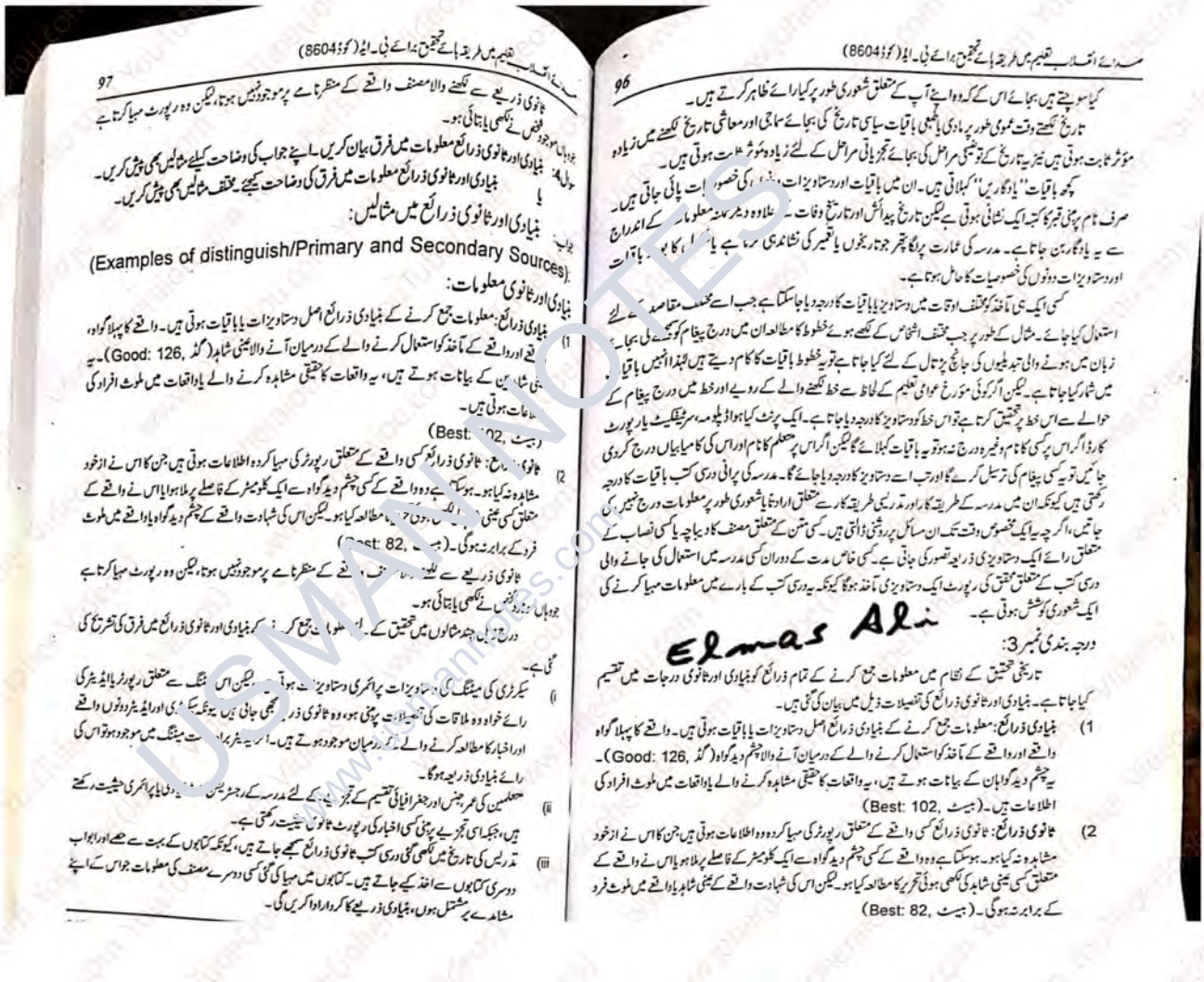
(Formulation of Problem For Historical Research):

(Good: 124, گڈ)

(Best: 102, بیسٹ)

USMAN NOTES
www.usmannotes.com





کیا سوچتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ اپنے آپ کے متعلق شعوری طور پر کیا رائے ظاہر کرتے ہیں۔

تاریخ لکھتے وقت عمومی طور پر مادی یا ٹھوس باقیات سیاسی تاریخ کی بجائے سماجی اور معاشی تاریخ لکھنے میں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہیں نیز یہ تاریخ کے توضیحی مراحل کی بجائے تجزیاتی مراحل کے لئے زیادہ موثر ثابت ہوتی ہیں۔

کچھ باقیات "یادگاریں" کہلاتی ہیں۔ ان میں باقیات اور دستاویزات [illegible] کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ صرف نام پہنی قبر کا کتبہ ایک نشانی ہوتی ہے لیکن تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات۔ علاوہ ویٹر سنہ معلومات کے اندراج سے یہ یادگار بن جاتا ہے۔ مدرسہ کی عمارت پر لگا پتھر جو تاریخوں یا تعمیر کی نشاندہی کرتا ہے یا [illegible] کا بورڈ باقیات اور دستاویزات دونوں کی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔

کسی ایک ہی ماخذ کو مختلف اوقات میں دستاویز یا باقیات کا درجہ دیا جا سکتا ہے جب اسے مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ مثال کے طور پر جب مختلف اشخاص کے لکھے ہوئے خطوط کا مطالعہ ان میں درج پیغام کو سمجھنے کی بجائے زبان میں ہونے والی تبدیلیوں کی جانچ پڑتال کے لئے کیا جاتا ہے تو یہ خطوط باقیات کا کام دیتے ہیں لہٰذا انہیں باقیات میں شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مؤرخ عوامی تعلیم کے لحاظ سے خط لکھنے والے کے رویے اور خط میں درج پیغام کے حوالے سے اس خط پر تحقیق کرتا ہے تو اس خط کو دستاویز کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ایک پرنٹ کیا ہوا ڈپلومہ، سرٹیفکیٹ یا رپورٹ کارڈ اگر اس پر کسی کا نام وغیرہ درج نہ ہو تو یہ باقیات کہلائے گا لیکن اگر اس پر متعلم کا نام اور اس کی کامیابیاں درج کر دی جائیں تو یہ کسی پیغام کی ترسیل کرے گا اور تب اسے دستاویز کا درجہ دیا جائے گا۔ مدرسہ کی پرانی درسی کتب باقیات کا درجہ رکھتی ہیں کیونکہ ان میں مدرسہ کے طریقہ کار اور تدریسی طریقہ کار سے متعلق ارادتاً یا شعوری طور پر معلومات درج نہیں کی جاتیں، اگرچہ یہ ایک مخصوص وقت تک ان مسائل پر روشنی ڈالتی ہیں۔ کسی متن کے متعلق مصنف کا دیباچہ یا کسی نصاب کے متعلق رائے ایک دستاویزی ذریعہ تصور کی جاتی ہے۔ کسی خاص مدت کے دوران کسی مدرسہ میں استعمال کی جانے والی درسی کتب کے متعلق محقق کی رپورٹ ایک دستاویزی ماخذ ہوگا کیونکہ یہ درسی کتب کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کی ایک شعوری کوشش ہوتی ہے۔

Elmas Ali

درجہ بندی نمبر 3:

تاریخی تحقیق کے نظام میں معلومات جمع کرنے کے تمام ذرائع کو بنیادی اور ثانوی درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بنیادی اور ثانوی ذرائع کی تفصیلات ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

1) بنیادی ذرائع: معلومات جمع کرنے کے بنیادی ذرائع اصل دستاویزات یا باقیات ہوتی ہیں۔ واقعے کا پہلا گواہ واقعے اور واقعے کے ماخذ کو استعمال کرنے والے کے درمیان آنے والا چشم دید گواہ (گڈ Good: 126,)۔ یہ چشم دید گواہان کے بیانات ہوتے ہیں، یہ واقعات کا حقیقی مشاہدہ کرنے والے یا واقعات میں ملوث افراد کی اطلاعات ہیں۔ (بیسٹ Best: 102,)

2) ثانوی ذرائع: ثانوی ذرائع کسی واقعے کے متعلق رپورٹر کی مہیا کردہ وہ اطلاعات ہوتی ہیں جن کا اس نے از خود مشاہدہ نہ کیا ہو۔ ہو سکتا ہے وہ واقعے کے کسی چشم دید گواہ سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ملا ہو یا اس نے واقعے کے متعلق کسی یعنی شاہد کی لکھی ہوئی تحریر کا مطالعہ کیا ہو۔ لیکن اس کی شہادت واقعے کے چشم دید گواہ یا واقعے میں ملوث فرد کے برابر نہ ہوگی۔ (بیسٹ Best: 82,)

ثانوی ذریعے سے لکھنے والا مصنف واقعے کے منظر نامے پر موجود نہیں ہوتا، لیکن وہ رپورٹ مہیا کرتا ہے جو وہاں موجود شخص نے لکھی یا بتائی ہو۔

سوال: بنیادی اور ثانوی ذرائع معلومات میں فرق بیان کریں۔ اپنے جواب کی وضاحت کیلئے مثالیں بھی پیش کریں۔
یا
بنیادی اور ثانوی ذرائع معلومات میں فرق کی وضاحت کیجئے۔ مختلف مثالیں بھی پیش کریں۔

جواب: **بنیادی اور ثانوی ذرائع میں مثالیں:**

(Examples of distinguish/Primary and Secondary Sources):

بنیادی اور ثانوی معلومات:

1) بنیادی ذرائع: معلومات جمع کرنے کے بنیادی ذرائع اصل دستاویزات یا باقیات ہوتی ہیں۔ واقعے کا پہلا گواہ، واقعے اور واقعے کے ماخذ کو استعمال کرنے والے کے درمیان آنے والا یعنی شاہد (گڈ Good: 126,)۔ یہ چشم دید گواہان کے بیانات ہوتے ہیں، یہ واقعات کا حقیقی مشاہدہ کرنے والے یا واقعات میں ملوث افراد کی اطلاعات ہوتی ہیں۔ (بیسٹ Best: 102,)

2) ثانوی ذرائع: معلومات: ثانوی ذرائع کسی واقعے کے متعلق رپورٹر کی مہیا کردہ اطلاعات ہوتی ہیں جن کا اس نے از خود مشاہدہ نہ کیا ہو۔ ہو سکتا ہے وہ واقعے کے کسی چشم دید گواہ سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ملا ہو یا اس نے واقعے کے متعلق کسی یعنی [illegible] کا مطالعہ کیا ہو۔ لیکن اس کی شہادت واقعے کے چشم دید گواہ یا واقعے میں ملوث فرد کے برابر نہ ہوگی۔ (بیسٹ Best: 82,)

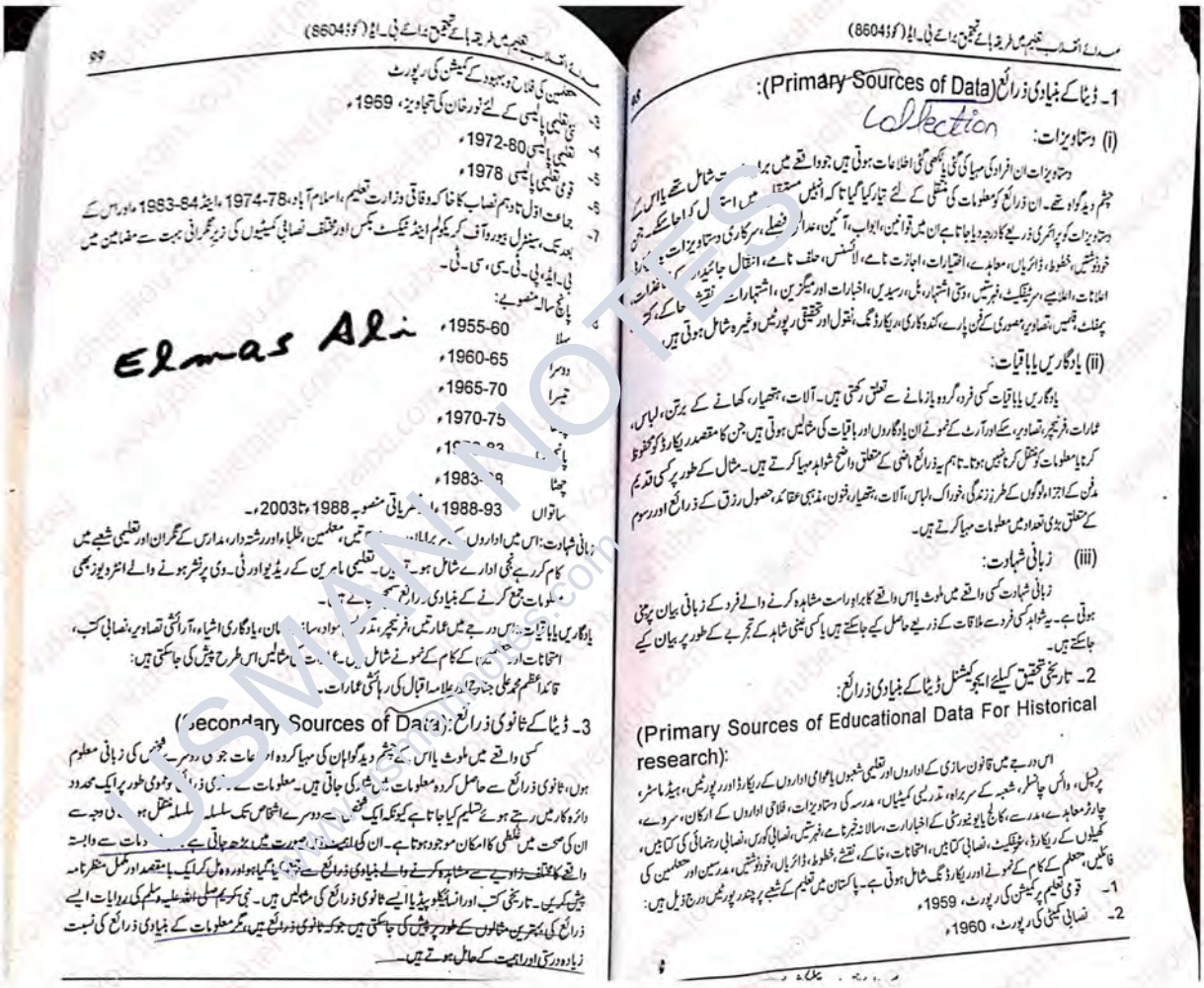
ثانوی ذریعے سے لکھنے والا مصنف واقعے کے منظر نامے پر موجود نہیں ہوتا، لیکن وہ رپورٹ مہیا کرتا ہے جو وہاں موجود شخص نے لکھی یا بتائی ہو۔

درج ذیل چند مثالوں میں تحقیق کے [illegible] کر بنیادی اور ثانوی ذرائع میں فرق کی تشریح کی گئی ہے۔

i) سیکرٹری کی میٹنگ کی دستاویزات پرائمری دستاویزات ہوتا [illegible] لیکن اس میٹنگ سے متعلق رپورٹر یا ایڈیٹر کی رائے خواہ وہ ملاقات کی تفصیلات پر مبنی ہو، وہ ثانوی ذریعہ سمجھی جاتی ہیں کیونکہ یہ [illegible] اور ایڈیٹر دونوں واقعے اور اخبار کا مطالعہ کرنے والے کے درمیان موجود ہوتے ہیں۔ اگر یہ رپورٹر میٹنگ میں موجود ہو تو اس کی رائے بنیادی ذریعہ ہوگا۔

ii) متعلمین کی عمر، جنس اور جغرافیائی تقسیم کے تجزیے کے لئے مدرسہ کے رجسٹریشن [illegible] دستاویز یا پرائمری حیثیت رکھتے ہیں، جبکہ اسی تجزیے پر مبنی کسی اخبار کی رپورٹ ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔

iii) تدریس کی تاریخ میں لکھی گئی درسی کتب ثانوی ذرائع سمجھے جاتے ہیں، کیونکہ کتابوں کے بہت سے صفحے اور ابواب دوسری کتابوں سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ کتابوں میں مہیا کی گئی کسی دوسرے مصنف کی معلومات جو اس کے اپنے مشاہدے پر مشتمل ہوں، بنیادی ذریعے کا کردار ادا کریں گی۔



مسلمہ اقدار سے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ:8604)

1۔ ڈیٹا کے بنیادی ذرائع (Primary Sources of Data):

(i) دستاویزات:

دستاویزات ان افراد کی مہیا کی گئی یا لکھی گئی اطلاعات ہوتی ہیں جو واقعے میں براہ راست شامل تھے یا اس کے چشم دید گواہ تھے۔ ان ذرائع کو معلومات کی منتقلی کے لئے تیار کیا گیا تا کہ انہیں مستقبل میں استعمال کیا جا سکے۔ دستاویزات کو پرائمری ذریعے کا درجہ دیا جاتا ہے ان میں قوانین، ابواب، آئین، عدالتی فیصلے، سرکاری دستاویزات، خودنوشتیں، خطوط، ڈائریاں، معاہدے، اختیارات، انتقال جائیداد، اجازت نامے، لائسنس، حلف نامے، اعلانات، اطلاعیے، سرٹیفکیٹ، فہرستیں، وصیتی اشتہار، بل، رسیدیں، اخبارات اور میگزین، اشتہارات، نقشہ جات، منظومات، پمفلٹ، قیاسیں، تصاویر، مصوری کے فن پارے، کندہ کاری اور ریکارڈنگ، نقول اور تحقیقی رپورٹیں وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔

(ii) یادگاریں یا باقیات:

یادگاریں یا باقیات کسی فرد، گروہ یا زمانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ آلات، ہتھیار، کھانے کے برتن، لباس، عمارات، فرنیچر، تصاویر، مکے اور آرٹ کے نمونے ان یادگاروں اور باقیات کی مثالیں ہوتی ہیں جن کا مقصد ریکارڈ کو محفوظ کرنا یا معلومات کو منتقل کرنا نہیں ہوتا۔ تاہم یہ ذرائع ماضی کے متعلق واضح شواہد مہیا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی قدیم مدفن کے اجزاء لوگوں کے طرز زندگی، خوراک، لباس، آلات، ہتھیار، خون، مذہبی عقائد، حصول رزق کے ذرائع اور رسوم کے متعلق بڑی تعداد میں معلومات مہیا کرتے ہیں۔

(iii) زبانی شہادت:

زبانی شہادت کسی واقعے میں ملوث یا اس واقعے کا براہ راست مشاہدہ کرنے والے فرد کے زبانی بیان پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ شواہد کسی فرد سے ملاقات کے ذریعے حاصل کیے جا سکتے ہیں یا کسی بینی شاہد کے تجربے کے طور پر بیان کیے جا سکتے ہیں۔

2۔ تاریخی تحقیق کیلئے ایجوکیشنل ڈیٹا کے بنیادی ذرائع:

(Primary Sources of Educational Data For Historical research):

اس درجے میں قانون سازی کے اداروں اور تعلیمی شعبوں یا عوامی اداروں کے ریکارڈ اور رپورٹیں، ہیڈ ماسٹر، پرنسپل، وائس چانسلر، شعبہ کے سربراہ، تدریسی کمیٹیاں، مدرسہ کی دستاویزات، ضلعی اداروں کے ارکان، سروے، چارٹر معاہدے، مدرسے، کالج یا یونیورسٹی کے اخبارات، سالانہ خبرنامے، فہرستیں، نصابی کورس، نصابی رہنمائی کی کتابیں، گیلوں کے ریکارڈ، سٹوڈنٹ، نصابی کتابیں، امتحانات، خاکے، نقشے، خطوط، ڈائریاں، خودنوشتیں، مدرسین اور معلمین کی فائلیں، جملہ کے کام کے نمونے اور ریکارڈنگ شامل ہوتی ہے۔ پاکستان میں تعلیم کے شعبے پر چند رپورٹیں درج ذیل ہیں:

1۔ قومی تعلیم پر کمیشن کی رپورٹ، 1959ء
2۔ نصابی کمیٹی کی رپورٹ، 1960ء

مسلمہ اقدار سے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ:8604)

99

حسین کی فلاح و بہبود کے کمیشن کی رپورٹ
3۔ نئی تعلیمی پالیسی کے لئے نور خان کی تجاویز، 1969ء
4۔ تعلیمی پالیسی 1972-80ء
5۔ قومی تعلیمی پالیسی 1978ء
6۔ جماعت اول تا دہم نصاب کا خاکہ وفاقی وزارت تعلیم، اسلام آباد، 78-1974ء اور 84-1983ء ماورا اس کے بعد سے سینٹرل بیورو آف کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بکس اور مختلف نصابی کمیٹیوں کی زیر نگرانی جہت سے مضامین میں بی۔اے، بی۔ایڈ، بی۔ٹی۔سی، سی۔ٹی۔

پانچ سالہ منصوبے:

پہلا 1955-60ء
دوسرا 1960-65ء
تیسرا 1965-70ء
چوتھا 1970-75ء
پانچواں 1983-88ء
چھٹا 1988-93ء
ساتواں 1993-2003ء

Elmas Ali

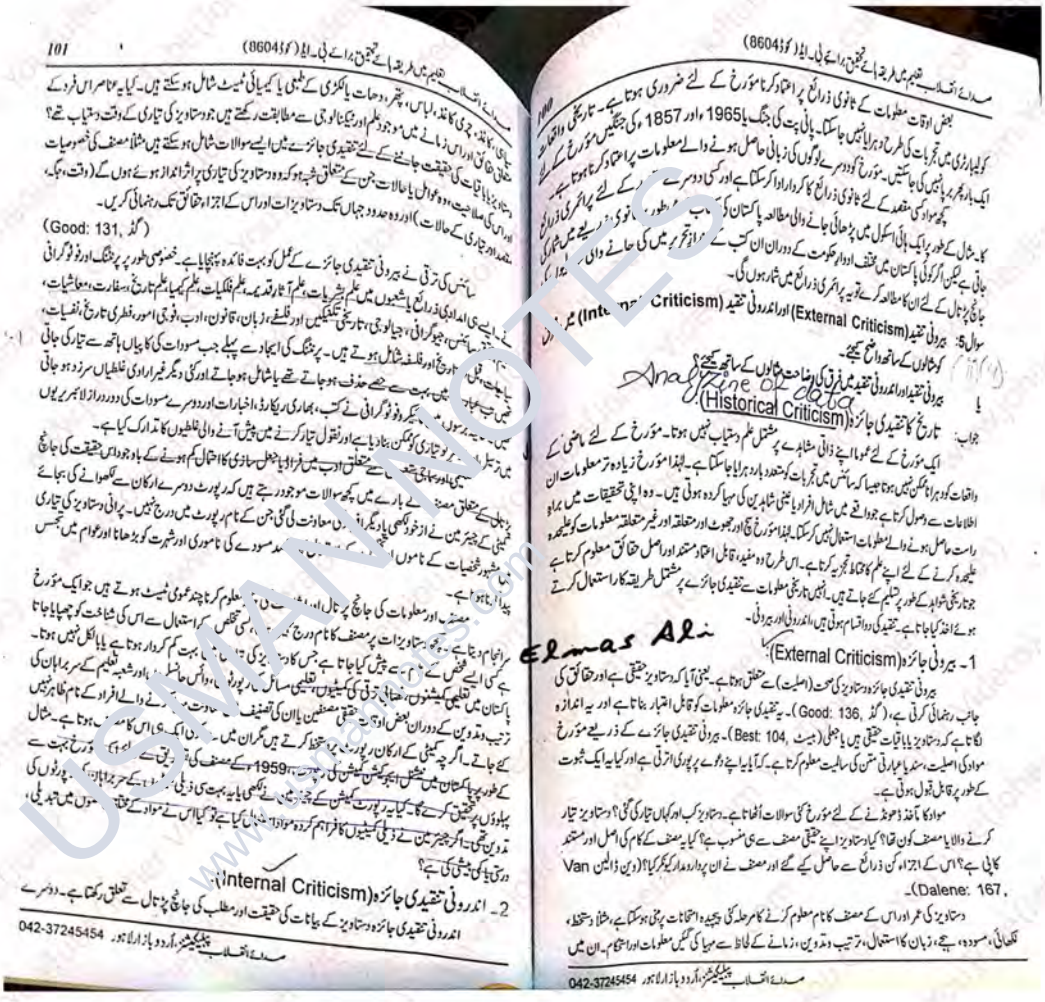
زبانی شہادت: اس میں اداروں کے سربراہان، معلمین، طلباء اور رشتہ دار، مدارس کے نگران اور تعلیمی شعبے میں کام کر رہے نجی ادارے شامل ہوتے ہیں۔ تعلیمی ماہرین کے ریڈیو اور ٹی۔وی پر نشر ہونے والے انٹرویوز بھی معلومات جمع کرنے کے بنیادی ذرائع سمجھے جاتے ہیں۔

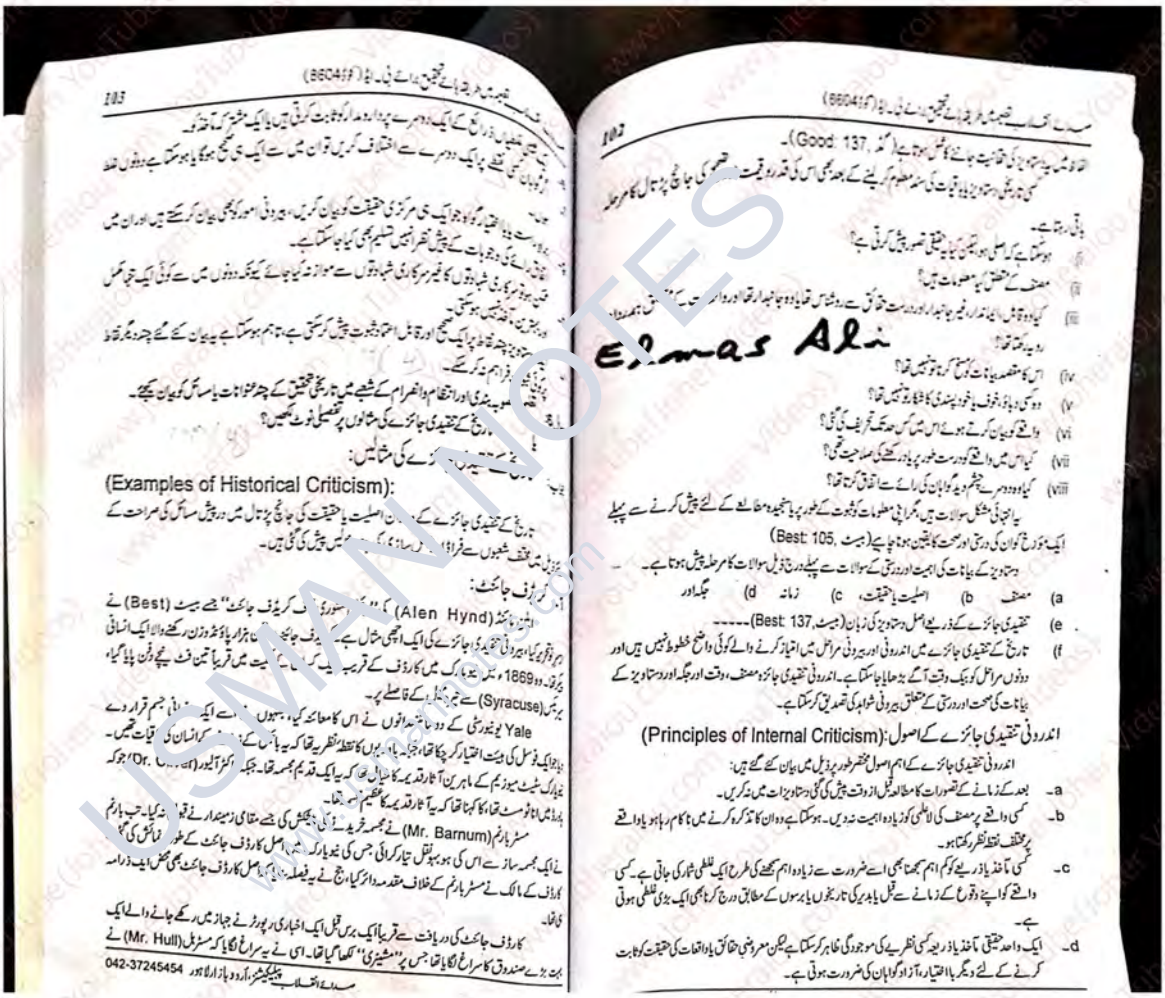
یادگاریں یا باقیات: اس درجے میں عمارتیں، فرنیچر، تدریسی مواد، سامان، یادگاری اشیاء، آرائشی تصاویر، نصابی کتب، امتحانات اور طلباء کے کام کے نمونے شامل ہیں۔ ان کی مثالیں اس طرح پیش کی جا سکتی ہیں:

قائداعظم محمد علی جناح اور علامہ اقبال کی رہائشی عمارات۔

3۔ ڈیٹا کے ثانوی ذرائع (Secondary Sources of Data):

کسی واقعے میں ملوث یا اس کے چشم دید گواہان کی مہیا کردہ اطلاعات جو کسی دوسرے شخص کی زبانی معلوم ہوں، ثانوی ذرائع سے حاصل کردہ معلومات میں شمار کی جاتی ہیں۔ معلومات کے ثانوی ذرائع عموماً عمومی طور پر ایک محدود دائرہ کار میں رہتے ہوئے تسلیم کیا جاتا ہے کیونکہ ایک شخص سے دوسرے اشخاص تک سلسلہ منتقل ہونے کی وجہ سے ان کی صحت میں غلطی کا امکان موجود ہوتا ہے۔ ان کی اہمیت [illegible] صورت میں بڑھ جاتی ہے۔ [illegible] دات سے وابستہ واقعے کا مختلف ذرائع سے مشاہدہ کرنے والے بنیادی ذرائع سے [illegible] یا گیا ہو اور وہ مل کر ایک بامقصد اور مکمل منظر نامہ پیش کریں۔ تاریخی کتب اور انسائیکلوپیڈیا ایسے ثانوی ذرائع کی مثالیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات ایسے ذرائع کی بہترین مثالوں کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں جو کہ ثانوی ذرائع ہیں، مگر معلومات کے بنیادی ذرائع کی نسبت زیادہ درستی اور اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔





103

(Examples of Historical Criticism):

تاریخ کے تنقیدی جائزے کے ... اصلیت یا حقیقت کی جانچ پڑتال میں درپیش مسائل کی صراحت کے ... مختلف شعبوں سے فراہم ... کیس پیش کی گئی ہیں۔

کارڈ ڈف جائنٹ:

... سٹوری آف کریڈف جائنٹ" جسے بیسٹ (Best) نے ... (Alen Hynd) ... ہزار پاؤنڈ وزن رکھنے والا ایک انسانی ... تنقیدی جائزے کی ایک اچھی مثال ہے۔ ... کریڈف جائنٹ ... ہزار پاؤنڈ وزن رکھنے والا ایک انسانی ... ہڈیوں کو بیرونی تنقیدی جائزے کی ... 1869ء میں ... بارک میں کارڈف کے قریب ... میں قریباً تین فٹ نیچے دفن پایا گیا، ... یونیورسٹی (Syracuse) سے تعلق رکھنے والے ماہرین کے فیصلے پر۔

Yale یونیورسٹی کے دو ماہرین آثار قدیمہ نے اس کا معائنہ کیا، بعد ازاں ... اسے ایک جسم قرار دے ... ایک فوسل کی بہت اختیار کر چکا تھا، جبکہ بایں ... کا نقطہ نظر یہ تھا کہ یہ بائبل کے ... کے مطابق انسان کی تخلیق تھی۔ ... نیویارک سٹیٹ میوزیم کے ماہرین آثار قدیمہ کا خیال تھا کہ یہ ایک قدیم مجسمہ تھا۔ جبکہ ڈاکٹر آلیور (Dr. ...) جو کہ ... میں انتھراپولوجسٹ تھا، کا کہنا تھا کہ یہ آثار قدیمہ کا نہیں بلکہ ... تھا۔

مسٹر بارنم (Mr. Barnum) نے مجسمہ خریدنے کی کوشش کی جسے مقامی زمیندار نے قبول نہ کیا۔ جب بارنم نے ایک مجسمہ ساز سے اس کی ہو بہو نقل تیار کرائی جس کی نیویارک ... اصل کارڈ ڈف جائنٹ کے طور ... نمائش کی گئی۔ کارڈ ڈف کے مالک نے مسٹر بارنم کے خلاف مقدمہ دائر کیا، جج نے یہ فیصلہ ... کہ اصل کارڈ ڈف جائنٹ بھی محض ایک ڈرامہ ... تھا۔

کارڈ ڈف جائنٹ کی دریافت سے قریباً ایک برس قبل ایک اخباری رپورٹر نے جہاز میں رکھے جانے والے ایک بہت بڑے صندوق کا سراغ لگایا تھا جس پر "مشیری" لکھا گیا تھا۔ اسی نے یہ سراغ لگایا کہ مسٹر ہل (Mr. Hull) نے

102

(Good 137 ...)۔

... کی تنقیدی جائزے کی ضرورت ... تصوری کی جانچ پڑتال کا مرحلہ ... باقی رہتا ہے۔

i) ... ہو سکتا ہے کہ اصل ہو تبھی کیا یہ حقیقی تصویر پیش کرتی ہے؟

ii) مصنف کے حقیق کیا مصلحتیں ہیں؟

iii) کیا وہ قابل ... اور ... تھا اور ... حقیق ہمدرد ...

iv) ... اس کا مقصد بیانات کو صحیح کرنا تو نہیں تھا؟

v) وہ کسی دباؤ، خوف یا خوشامدی کا شکار تو نہیں تھا؟

vi) واقعے کو بیان کرتے ہوئے اس میں کس حد تک تحریف کی گئی؟

vii) کیا اس میں واقعے کو درست طور پر یاد رکھنے کی صلاحیت تھی؟

viii) کیا وہ دوسرے چشم دید گواہان کی رائے سے اتفاق کرتا تھا؟

یہ اضافی مشکل سوالات ہیں، مگر اپنی معلومات کو ثبوت کے طور پر یا سنجیدہ مطالعے کے لئے پیش کرنے سے پہلے ایک مؤرخ کو ان کی درستی اور صحت کا یقین ہونا چاہیے (بیسٹ Best: 105)

دستاویز کے بیانات کی اہمیت اور درستی کے سوالات سے پہلے درج ذیل سوالات کا مرحلہ پیش ہوتا ہے۔

a) مصنف b) اصلیت یا حقیقت، c) زمانہ d) جگہ اور

e) تنقیدی جائزے کے ذریعے اصل دستاویز کی زبان (بیسٹ Best: 137)-----

f) تاریخ کے تنقیدی جائزے میں اندرونی اور بیرونی مراحل میں امتیاز کرنے والے کوئی واضح خطوط نہیں ہیں اور دونوں مراحل کو بیک وقت آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اندرونی تنقیدی جائزہ مصنف، وقت اور جگہ اور دستاویز کے بیانات کی صحت اور درستی کے تعلق بیرونی شواہد کی تصدیق کر سکتا ہے۔

اندرونی تنقیدی جائزے کے اصول: (Principles of Internal Criticism)

اندرونی تنقیدی جائزے کے اہم اصول مختصر طور پر ذیل میں بیان کئے گئے ہیں:

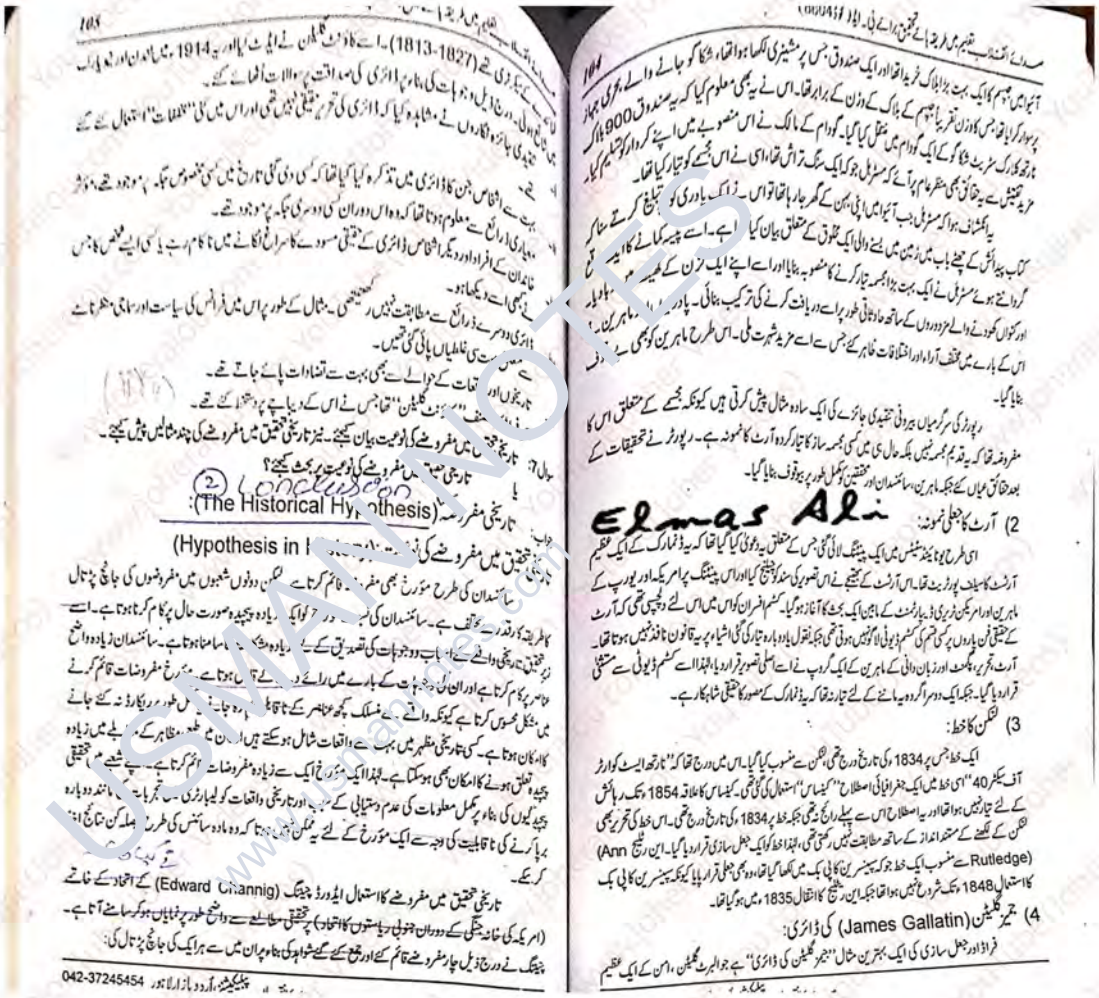
a۔ بعد کے زمانے کے تصورات کا مطالعہ قبل از وقت پیش کی گئی دستاویزات میں نہ کریں۔

b۔ کسی واقعے پر مصنف کی لاعلمی کو زیادہ اہمیت نہ دیں۔ ہو سکتا ہے وہ ان کا تذکرہ کرنے میں ناکام رہا ہو یا واقعے پر مختلف نقطہ نظر رکھتا ہو۔

c۔ کسی ماخذ یا ذریعے کو کم اہم سمجھنا بھی اسے ضرورت سے زیادہ اہم سمجھنے کی طرح ایک غلطی شمار کی جاتی ہے۔ کسی واقعے کو اپنے وقوع کے زمانے سے قبل یا بعد کی تاریخوں یا برسوں کے مطابق درج کرنا بھی ایک بڑی غلطی ہوتی ہے۔

d۔ ایک واحد حقیقی ماخذ یا ذریعہ کسی نظریے کی موجودگی ظاہر کر سکتا ہے لیکن معروضی حقائق یا واقعات کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے دیگر بااعتبار، آزاد گواہان کی ضرورت ہوتی ہے۔

USMAN NOTES

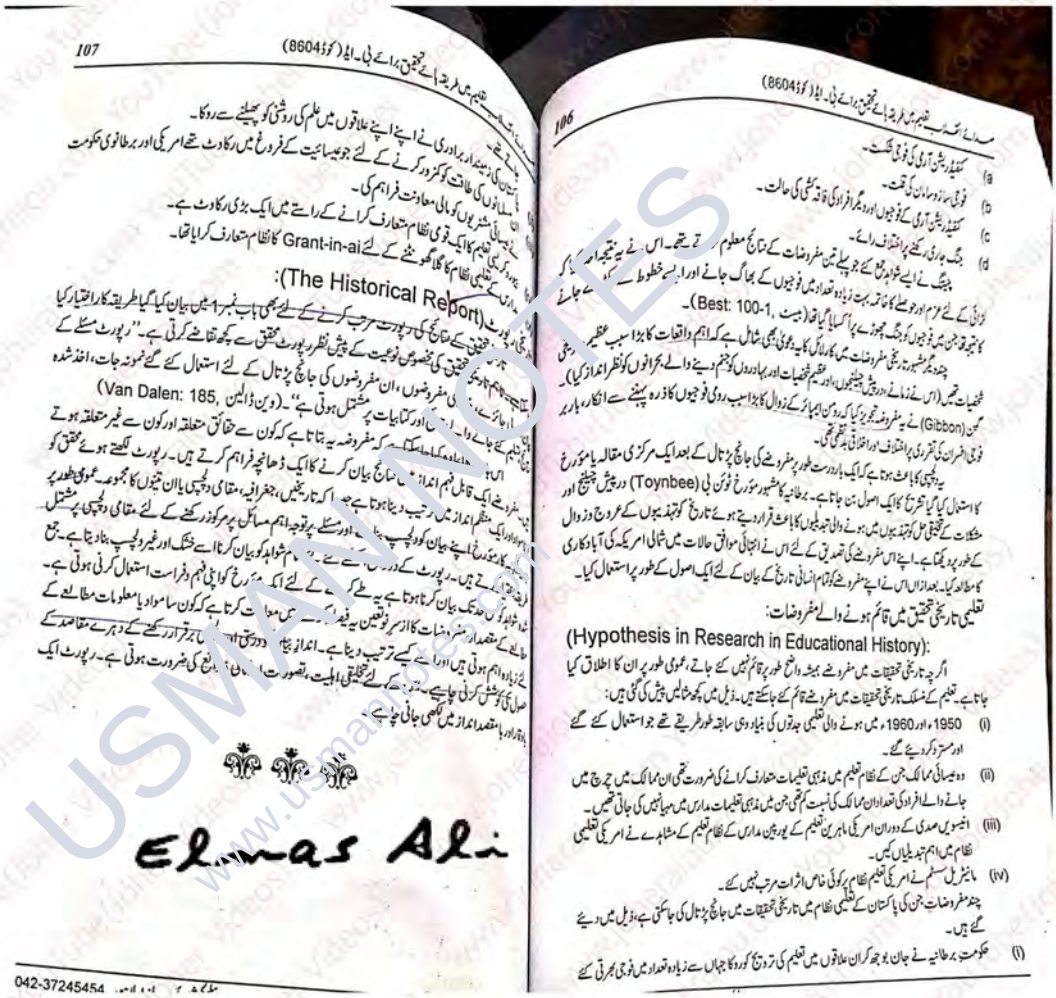


(The Historical Hypothesis)

(Hypothesis in H

(Edward Channig)

Elmas Ali



106

مسائل اور تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ ایڈ (کوڈ 8604)

(a) سٹینڈرڈ ریشن آرمی کی فوجی طاقت۔
(b) فوجی ساز و سامان کی قوت۔
(c) سٹینڈرڈ ریشن آرمی کے فوجیوں اور ہمہ افراد کی فاقہ کشی کی حالت۔
(d) جنگ جاری رکھنے پر اختلاف رائے۔

ہیگ نے ایسے شواہد جمع کیے جو پہلے تین مفروضات کے نتائج معلوم کرتے تھے۔ اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جنگ کے لئے لازم ہے جو حملے کا تناسب بہت زیادہ تعداد میں فوجیوں کے بھاگ جانے اور ایسے خطوط سے گزرنے کے لئے جانے

(Best: 100-1)۔

کا نتیجہ تھا جن میں فوجیوں کو جنگ چھوڑنے پر اکسایا گیا تھا۔ دیگر عوامل بھی شامل ہے کہ اہم واقعات کا بڑا سبب عظیم

چند دیگر مشہور تاریخی مفروضات میں کارلائل کا یہ دعویٰ بھی شامل ہے کہ انسانوں کو نظر انداز کیا)۔

شخصیات تھیں (اس نے زمانے اور وقت جیسے عوامل اور عظیم شخصیات اور بہادروں کو ختم دینے والے، جنہوں نے

گبن (Gibbon) نے یہ مفروضہ تجویز کیا کہ رومن ایمپائر کے زوال کا بڑا سبب رومی فوجیوں کا ذرہ پہننے سے انکار و بار بر

فوجی افسران کی تقرری پر اضافہ اور اخراج پر تنقید کی تھی۔

یہ دلچسپی کا باعث ہوتا ہے کہ ایک بار درست طور پر مفروضے کی جانچ پڑتال کے بعد ایک مرکزی مقالہ یا موضوع

کا استعمال کیا گیا تشریح کا ایک اصول بن جاتا ہے۔ برطانیہ کا مشہور مؤرخ ٹوئن بی (Toynbee) درپیش چیلنج اور

مشکلات کے تحقیقی حل کو تہذیبوں میں ہونے والی تبدیلیوں کا باعث قرار دیتے ہوئے تاریخ کو تہذیبوں کے عروج و زوال

کے طور پر دیکھا ہے۔ اپنے اس مفروضے کی تصدیق کے لئے اس نے انتہائی مواقف حالات میں شمالی امریکہ کی آبادکاری

کا مطالعہ کیا۔ بعد ازاں اس نے اپنے مفروضے کو تمام انسانی تاریخ کے بیان کے لئے ایک اصول کے طور پر استعمال کیا۔

تعلیمی تاریخی تحقیق میں قائم ہونے والے مفروضات:

(Hypothesis in Research in Educational History):

اگرچہ تاریخی تحقیقات میں مفروضے ہمیشہ واضح طور پر قائم نہیں کیے جاتے، عمومی طور پر ان کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ تعلیم کے منسلک تاریخی تحقیقات میں مفروضے قائم کیے جاسکتے ہیں۔ ذیل میں کچھ مثالیں پیش کی گئی ہیں:

(i) 1950ء اور 1960ء میں ہونے والی تعلیمی جدتوں کی بنیاد دی سابقہ طور طریقے تھے جو استعمال کیے گئے اور مسترد کر دیے گئے۔

(ii) وہ جیسائی ممالک جن کے نظام تعلیم میں مذہبی تعلیمات متعارف کرانے کی ضرورت تھی ان ممالک میں رائج ہے جانے والے افراد کی تعداد ان ممالک کی نسبت کم تھی جن میں مذہبی تعلیمات مدارس میں مہیا نہیں کی جاتی تھیں۔

(iii) انیسویں صدی کے دوران امریکی ماہرین تعلیم کے یورپین مدارس کے نظام تعلیم کے مشاہدے نے امریکی تعلیمی نظام میں اہم تبدیلیاں کیں۔

(iv) مانیٹریل سسٹم نے امریکی تعلیم نظام پر کوئی خاص اثرات مرتب نہیں کیے۔

چند مفروضات جن کی پاکستان کے تعلیمی نظام میں تاریخی تحقیقات میں جانچ پڑتال کی جاسکتی ہے، ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

(i) حکومت برطانیہ نے جان بوجھ کر ان علاقوں میں تعلیم کی ترویج کو روکا جہاں سے زیادہ تعداد میں فوجی بھرتی کیے

107

(کوڈ 8604) مسائل اور تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ ایڈ

تعلیم کی زمینداروں نے اپنے علاقوں میں علم کی روشنی کو پھیلنے سے روکا۔

تعلیم کی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے جو سیاسیت کے فروغ میں رکاوٹ تھے امریکی اور برطانوی حکومت

مسلمانوں کی مالی معاونت فراہم کی۔

تعلیمی مشنریوں کو مالی معاونت کرانے کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

تعلیم کا ایک فوجی نظام متعارف کرایا تھا۔

تعلیم کے لئے Grant-in-ai کا نظام متعارف کرانے کے لئے ایک فوجی نظام بننے کے لئے گلا گھونٹنے کی

(The Historical Report):

تاریخی رپورٹ تحقیق کے نتائج کی رپورٹ مرتب کرنے کے لئے بھی باب نمبر 1 میں بیان کیا گیا طریقہ کار اختیار کیا

تحقیق کی خصوصی نوعیت کے پیش نظر رپورٹ محقق سے کچھ تقاضے کرتی ہے۔ ''رپورٹ مسئلے کے

مفروضوں، ان مفروضوں کی جانچ پڑتال کے لئے استعمال کیے گئے نمونہ جات، اخذ شدہ

(Van Dalen: 185, وین ڈالین)۔

اور کتابیات پر مشتمل ہوتی ہے''۔

کہ کون سے حقائق متعلقہ اور کون سے غیر متعلقہ ہوتے

مفروضہ یہ بتاتا ہے کہ

ایک ڈھانچہ فراہم کرتے ہیں۔ رپورٹ لکھتے ہوئے محقق کو

بیان کرنے کا

مناسب انداز میں ترتیب دینا ہوتا ہے جو

اور ایک منظم انداز میں رپورٹ دینا ہوتا ہے کہ

مسئلے پر توجہ اہم مسائل پر مرکوز رکھنے کے لئے مقامی دلچسپی پر مشتمل

اپنے بیان کو دلچسپ

شواہد کو بیان کرنا اسے خشک اور غیر دلچسپ بنا دیتا ہے۔ جمع

رپورٹ کے دوران

ہوتا ہے یہ طے کرنے کے لئے ایک مؤرخ کو اپنی فہم و فراست استعمال کرنی ہوتی ہے۔

کرتا ہے کہ کون سا مواد یا معلومات مطالعے کے

مفروضات کا اثر نتائج پر کیسے ترتیب دینا ہے۔ انداز بیان

ہوتی ہیں اور اسے

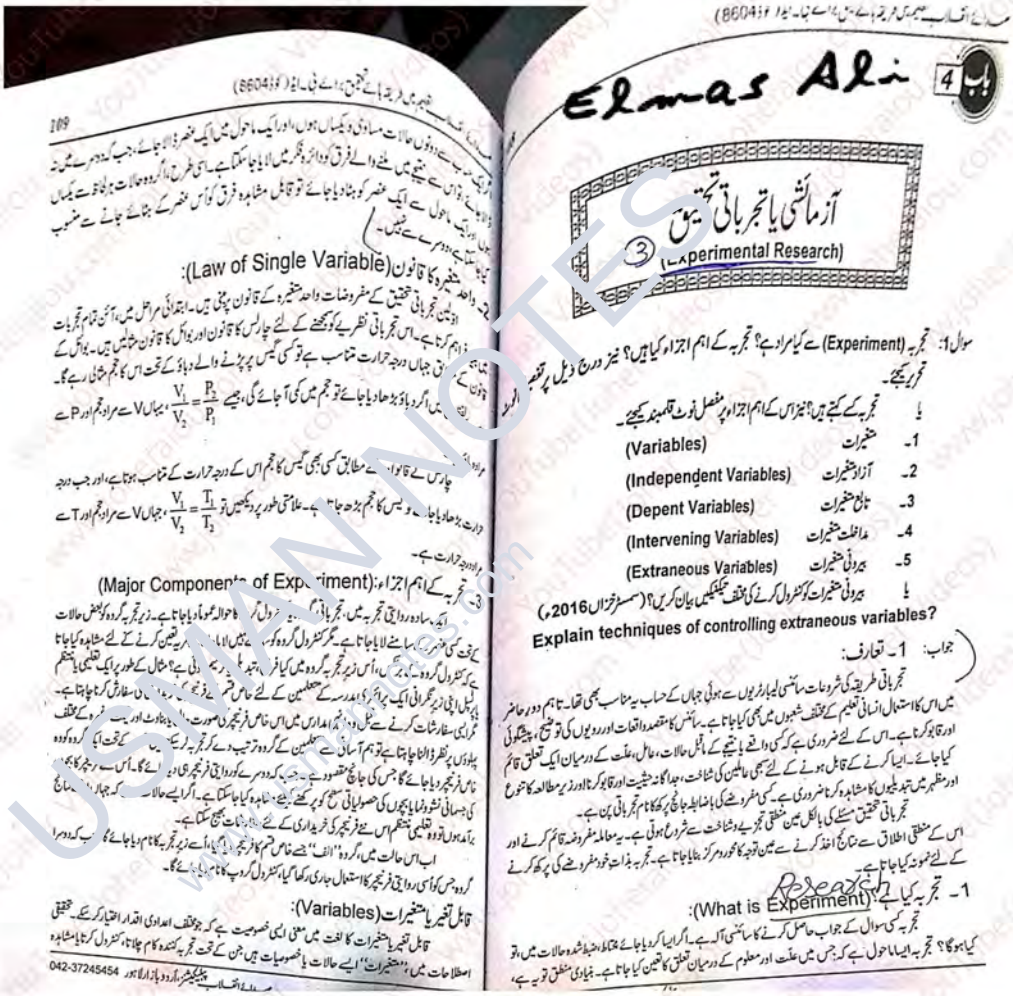
اصول کی پوشش کرنی چاہیے۔

کے لئے تخلیقی اہلیت، تصورات

اور با مقصد انداز میں لکھی جانی چاہیے۔

Elmas Ali

042-37245454



باب 4

Elmas Ali

آزمائشی یا تجرباتی تحقیق
(3) (Experimental Research)

سوال 1: تجربہ (Experiment) سے کیا مراد ہے؟ تجربہ کے اہم اجزاء کیا ہیں؟ نیز درج ذیل پر تفصیلی تحریر کیجیے۔

یا تجربہ کسے کہتے ہیں؟ نیز اس کے اہم اجزاء پر مفصل نوٹ قلمبند کیجیے۔

1۔ متغیرات (Variables)
2۔ آزاد متغیرات (Independent Variables)
3۔ تابع متغیرات (Depent Variables)
4۔ مداخلت متغیرات (Intervening Variables)
5۔ بیرونی متغیرات (Extraneous Variables)

یا بیرونی متغیرات کو کنٹرول کرنے کی مختلف تکنیکیں بیان کریں؟ (سمسٹر خزاں 2016ء)

Explain techniques of controlling extraneous variables?

جواب: 1۔ تعارف:

تجرباتی طریقہ کی شروعات سائنسی لیبارٹریوں سے ہوئی جہاں کے حساب یہ مناسب بھی تھا۔ تاہم دورِ حاضر میں اس کا استعمال انسانی تعلیم کے مختلف شعبوں میں بھی کیا جاتا ہے۔ سائنس کا مقصد واقعات اور رویوں کی توضیح، پیشگوئی اور قابو کرنا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی واقعے یا نتیجے کے ماقبل حالات، عامل، علت کے درمیان ایک تعلق قائم کیا جائے۔ ایسا کرنے کے قابل ہونے کے لئے بھی عاملین کی شناخت، جداگانہ حیثیت اور قابو کرنا اور زیرِ مطالعہ کا متنوع اور مظہر میں تبدیلیوں کا مشاہدہ کرنا ضروری ہے۔ کسی مفروضے کی باضابطہ جانچ پرکھ کا نام تجرباتی پن ہے۔

تجرباتی تحقیق مسئلے کی بالکل عین منطقی تجربے و شناخت سے شروع ہوتی ہے۔ یہ معاملہ مفروضہ قائم کرنے اور اس کے منطقی اطلاق سے نتائج اخذ کرنے سے عین توجہ کا محور و مرکز بنایا جاتا ہے۔ تجربہ بذاتِ خود مفروضے کی پرکھ کرنے کے لئے نمونہ کیا جاتا ہے۔

1۔ تجربہ کیا ہے؟ (What is Experiment):

تجربہ کسی سوال کے جواب حاصل کرنے کا سائنسی آلہ ہے۔ اگر ایسا کر دیا جائے مختلط، ضبط شدہ حالات میں، تو کیا ہوگا؟ تجربہ ایسا ماحول ہے کہ جس میں علت اور معلوم کے درمیان تعلق کا تعین کیا جاتا ہے۔ بنیادی منطق تو یہ ہے،


Elmas Ali

(Extraneous Variables):

(Techniques of Controlling Extraneous Variables):

(Removing the Variable)

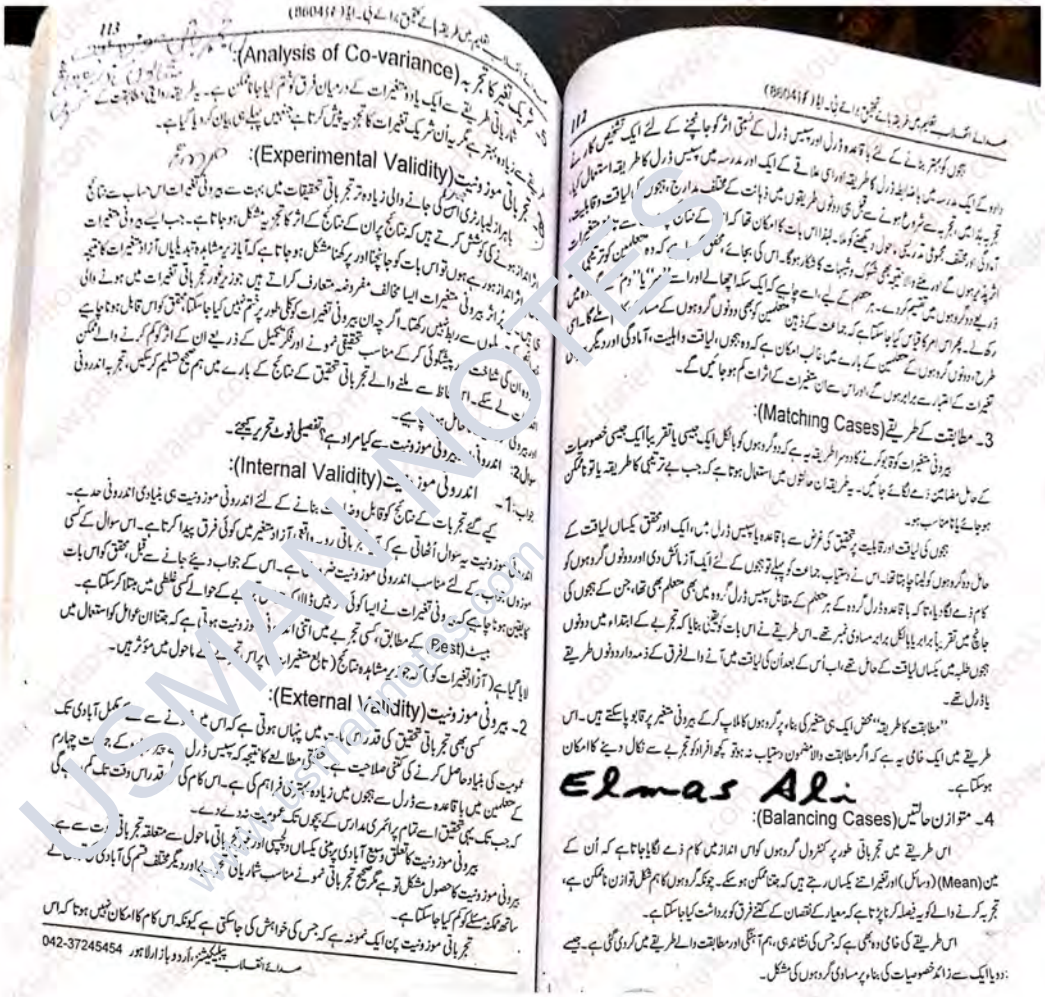
(Randomization):

(Independent Variables):

(Dependent Variables):

(Intervening Variables):

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



(Analysis of Co-variance):

(Experimental Validity):

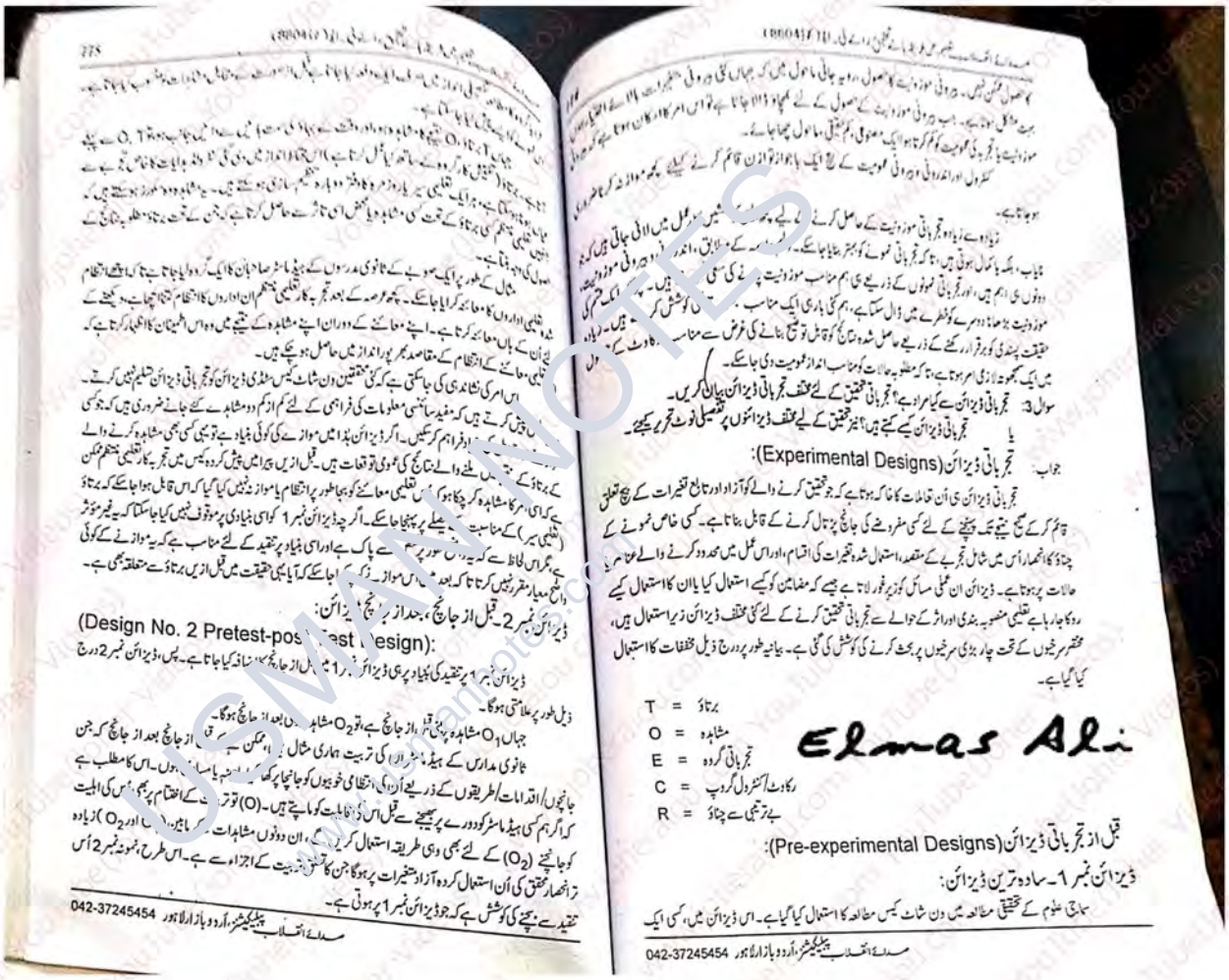
(Internal Validity):

(External Validity):

(Matching Cases):

(Balancing Cases):

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



USMAN NOTES

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

صدائے انقلاب قلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

ڈیزائن کے مقابلے میں طبیعیات یا کیمیا جیسے خالص سائنسی علوم کے مطالعے کی صورت میں نمونہ نمبر 2 زیادہ مؤثر ہے کیونکہ یہ بیرونی متغیرات یا تاثرات کے دیگر شعبوں کو پرے رکھنے میں کامیاب رہتا ہے۔ مثلاً طبیعیات کے ایک تجربے میں، ایک طالب علم گرم کرنے سے قبل اور بعد میں کسی دھاتی چھڑی کی لمبائی کو آسانی سے پیمائش کر سکتا ہے اور بڑے اعتماد کے ساتھ اس برتاؤ کے تحت اس ہونے والی لمبائی کو درجہ حرارت میں اضافے والے تجربے سے منسوب کر سکتا ہے۔ مگر کسی بھی تجربے میں، جو کہ تعلیمی منصوبہ سازی اور انتظامی طور پر کیا جائے، ہم علت و معلول کے رشتے کے باوجود تعمیم اخذ کرنے میں اتنے پُراعتماد نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ نمونہ اور جگہ ہذا اور قبل از جانچ اور بعد از جانچ کے برتاؤ کے مابین کی کسی بھی فرق کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دونوں مشاہدات کے بیچ یہی ربط ہی کسی حاصل یا فرض کے لئے درد دار ٹھہرتا ہے۔

لہٰذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل از جانچ اور بعد از جانچ کے بیچ مداخلت مدت کے دوران، برتاؤ ہٹ کر دیگر واقعات بھی عمل پذیر ہوں گے اور جو O_1 اور O_2 کی طرف لے جائیں گے۔ خاص طور پر مشاہدہ اول اور دوم کے درمیان فاصلہ لمبا ہے تو ممکن ہے کہ یہ ربط یا تربیت کے بغیر ہی ہیڈ ماسٹر صاحبان کی پختگی اور تجربے کی غماز ہو۔

اس مابین مداخل تجربے یا پختگی کے علاوہ، ربط سے ہٹ کر ایک اور مداخل کار فرما ہو سکتا ہے، وہ خود جانچ کرنے کے انداز کا ہے O_1 سے O_2 کے اس ڈیزائن میں ہم O_2 پر پڑنے والے O_1 کے اثرات جھٹلا نہیں سکتے۔ ذہنی مہارتوں کی جانچ میں، ایسے افراد جو ایک ہی ٹیسٹ کو دوسری دفعہ یا اس کے متوازی کوئی ٹیسٹ کر رہے ہیں۔ اکثر دفعہ ہی پہلی بار والی کی نسبت بہتر انداز میں کرتے ہیں۔ اگر یہ مشقی اثر موجود ہے تو اسے بھی غلطی سے ربط (T) یا مشقی اثر کے بڑے اثر (T) سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

اس O1 سے O2 والے ڈیزائن میں ایک اور نقص بھی پایا جاتا ہے۔ یہ نقص ایسی ڈیزائن سازی کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ جس کے تحت حاصل کردہ نتائج ہی جھلی ہوں۔ فرض کریں کہ ہماری مثال میں شامل ہیڈ ماسٹر صاحبان کا گروہ ایسے افراد پر مشتمل ہے کہ O_1 اور O_2 کے نتائج میں کبھی زیادہ فرق ظاہر نہیں کرتے۔ اس کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحبان کا ایک نیا گروہ لیا جاتا ہے، ان کا وہی مشاہدہ کیا جاتا ہے (O_1) اور پھر وہی برتاؤ (T) کیا جاتا ہے، اس کے بعد اُن سے پھر وہی مشاہدہ (O_2) کیا جاتا ہے، تو یہ فرق (d) ممکن ہے کہ وہ نہ ہو کہ جو O_1 اور O_2 کے درمیان قبل ازیں تھا۔

ڈیزائن نمبر 3۔ جامد گروہ موازناتی ڈیزائن:

یہ ڈیزائن نمبر 2 پر تنقید کا نتیجہ ہے کہ ہمیں کسی بہتر تجرباتی نمونے کا سراغ لگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ درج ذیل دیا گیا ڈیزائن نمبر 3 اس تنقید کا جواب دے سکتا ہے کیونکہ اس سے موازنے کے دو گروہ ملتے ہیں۔ ایک گروہ تجرباتی گروہ (E) ہے جس کے ساتھ ربط قائم کیا جاتا ہے اور بعد ازاں اس کا موازنہ بعد از جانچ دوسرے گروہ سے کیا جاتا ہے اور رکھوٹ / کنٹرول گروہ (C)، جو اس ربط سے عیاں نہیں کیا گیا۔ اس نمونے کو حسب ذیل علامتیں دی جا سکتی ہیں۔

یہ نمونہ بیرونی معیار کا ایسا حوالہ پیش کرتا ہے جس کے تحت تجرباتی ربط O_1 کا اثر ربط (تربیت) کے بعد تجرباتی گروہ کا مشاہدہ پیش کرتا ہے۔ دیگر عوامل مساوی اور یکساں رہتے ہیں تو باحفاظت اس نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے کہ سیشن سے سیشن کے O_1 اور O_2 کے بیچ کسی بھی قابل مشاہدہ فرق اُس ربط سے جوڑا جا سکتا ہے۔

نمونہ ہذا میں قبل از جانچ کی عدم موجودگی ایک بڑا نقص ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے تجرباتی اور کنٹرول گروہ میں

تقابل میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

معلومات کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فرض کریں کہ ہماری مثال میں جو ہیڈ ماسٹر صاحبان کی تربیت سے تجرباتی گروہ کنٹرول گروہ کی نسبت بلند تر نسبتی بعداز جانچ سکور لیتا ہے۔ ملنے والے فرق کو برتاؤ (اس مثال میں تربیت) سے اس امکان سے منسوب کیا جا سکتا ہے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بنیادی طور پر بہتر تھا۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ایسے اقدامات لئے جائیں جو دونوں گروہوں کے لئے مساوی ہوں۔ بے ترتیبی کی مہارت اس مقصد کے حصول میں مددگار ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ امر تجویز کیا جاتا ہے کہ اس صورت میں تعداد کم ہے تو محض سکہ اُچھالنے یا جوڑنے کی تکنیک عمل میں لائی جا سکتی ہیں اور ایسی صورت میں کہ جب تعداد بہت زیادہ ہو تو بے ترتیب جدول کا طریقہ اپنایا جا سکتا ہے۔

بالفاظ دیگر ڈیزائن نمبر 3 سے حاصل شدہ ملنے والے فائدے کا دعویٰ یہ ہے کہ ایک گروہ کے لئے ربط اور دوسرے میں گریز کرنا اس کام کو ممکن بنا دیتا ہے کہ ان گروہوں کو دیئے گئے برتاؤ کا صحیح تخمینہ بنیادی طور پر [illegible] مذکورہ مثال میں، اگر ہم ہیڈ ماسٹر صاحبان کو بے ترتیب انداز میں ذمے لگائے گئے کام کے عمل میں، امکان [illegible] کے دونوں گروہ [illegible] یاتی اعتبار سے مساوی ہوں اور غلطی کا امکان روکا جا سکتا ہے۔

ڈیزائن (The Experimental Designs):

[illegible] تجربہ نمونوں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ اُن میں یا تو بالارکاوٹ گروہ ملتے [illegible] ان گروہوں کو مساوی کرنے کے ایسے طریقے نہیں ملتے کہ جو اس نتیجے کے حامل ہیں، یہ نمونے کم مؤثر ہیں۔ ڈیزائن نمبر 1 [illegible] برتاؤ کوئی مشاہدہ پیش نہیں کرتا اور نہ ہی موازنے کے مقصد کے لئے کسی واضح معیار کا حوالہ دیتا ہے۔ ڈیزائن نمبر 2 قبل از برتاؤ مشاہدے کا بطور بعد از [illegible] مشاہدے کا معیار کو پیش کرتا ہے۔ کنٹرول گروہ کو بطور بیرونی معیار برائے موازناتی حوالہ پیش نہیں کرتا۔ ڈیزائن نمبر 3 [illegible] مقصد سے کنٹرول گروہ کو بطور بیرونی معیار برائے حوالہ کو ضرور پیش کرتا ہے مگر دونوں گروہوں کے لئے قبل از ربط مشاہدہ پیش نہیں کرتا۔

علاوہ ازیں یہ حالات ایک ایسے ڈیزائن کے متقاضی ہیں [illegible] کنٹرول گروہ کا تو حامل ہو ہی، مگر اس کے ساتھ ساتھ تجرباتی اور کنٹرول گروہ دونوں کے لئے ایک قبل از ربط شناخت کرے کہ یہ ڈیزائن حقیقی مثالی بن سکے۔ بیسٹ (Best) کے مطابق، درست تجربہ میں، تجرباتی اور کنٹرول گروہوں کو موضوعات کے حوالے سے بے ترتیب کام دیے لگائے جاتے ہیں، جو تجرباتی اور کنٹرول گروہ کے لئے مساوی ہوں۔ اگرچہ [illegible] منصوبہ [illegible] اور انتظام جیسے روپہ جاتی علوم بھی ایک سچا تجرباتی ڈیزائن ترتیب دینا ایک مشکل کام ہے، پھر بھی یہ ایک مضبوط ترین نمونہ ہے، جہاں بھی ممکن ہو عمل میں لایا جانا چاہیے۔ اگرچہ ایسے درست تجرباتی ڈیزائن جیسے دیگر بھی کئی ہیں مگر ذیل میں چند پر ہی بحث کی جا رہی ہے۔

ڈیزائن نمبر 4۔ (بعد از جانچ صرف، مساوی گروہ پر مبنی ڈیزائن):

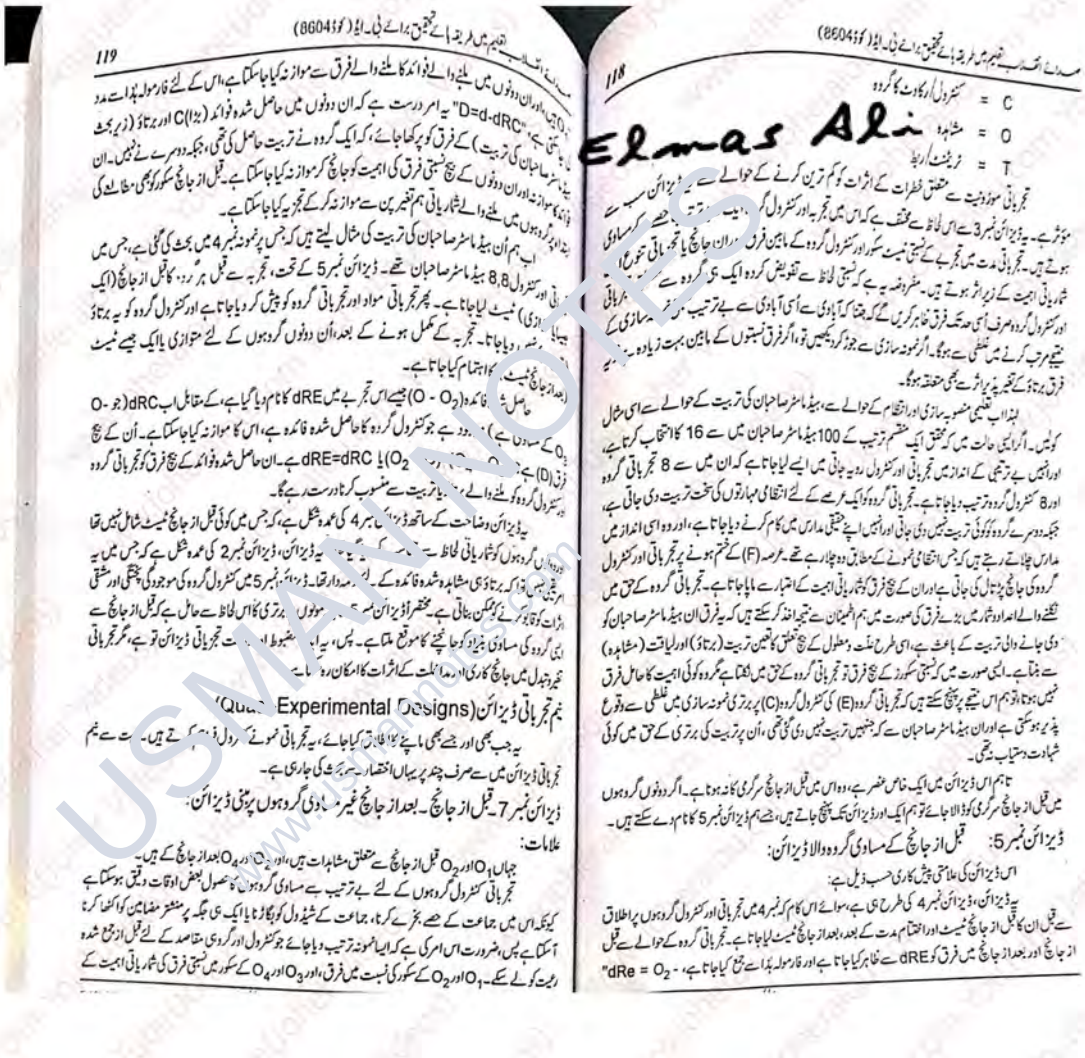
اس ڈیزائن کی علامتی پیش کاری حسب ذیل ہے:

Elmas Ali

جہاں R = بلا ترتیب منتخب کیا گیا
E = تجرباتی گروہ

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



C = کنٹرول/رکھاؤ کا گروہ
O = مشاہدہ
T = ٹریٹمنٹ/ربط

Elmas Ali

تجرباتی موضوعیت سے متعلق خطرات کے اثرات کو کم ترین کرنے کے حوالے سے یہ ڈیزائن سب سے موثر ہے۔ یہ ڈیزائن نمبر3 سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں تجربہ اور کنٹرول گ[illegible] حصے کرکے مساوی ہوتے ہیں۔ تجرباتی مدت میں تجربے کے نسبتی نیٹ سکور اور کنٹرول گروہ کے مابین فرق [illegible] جانچ یا تجرباتی تنوع [illegible] شماریاتی اہمیت کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ مفروضہ یہ ہے کہ نسبتی لحاظ سے تفویض کردہ ایک ہی گروہ سے [illegible] اور کنٹرول گروہ صرف اسی حد تک فرق ظاہر کریں گے کہ جتنا کہ آبادی سے اُسی آبادی سے بے ترتیب [illegible] سازی کے نتیجے مرتب کرنے میں غلطی سے ہوگا۔ اگر نمونہ سازی سے جو فرق دیکھیں تو، اگر فرق نسبتوں کے مابین بہت زیادہ [illegible] فرق برتاؤ کے تجربہ پر اثر سے بھی متعلقہ ہوگا۔

لہٰذا اب تعلیمی منصوبہ سازی اور انتظام کے حوالے سے، میڈیا مسٹر صاحبان کی تربیت کے حوالے سے اسی مثال کو لیں۔ اگر ایسی حالت میں کہ محقق ایک منظم ترتیب کے 100 میڈیا مسٹر صاحبان میں سے 16 کا انتخاب کرتا ہے، اور انہیں بے ترتیبی کے انداز میں تجرباتی اور کنٹرول رویہ جاتی میں ایسے لیا جاتا ہے کہ ان میں سے 8 تجرباتی گروہ اور 8 کنٹرول گروہ ترتیب دیا جاتا ہے۔ تجرباتی گروہ کو ایک عرصے کے لئے انتظامی مہارتوں کی سخت تربیت دی جاتی ہے، جبکہ دوسرے گروہ کو کوئی تربیت نہیں دی جاتی اور انہیں اپنے حقیقی مدارس میں کام کرنے دیا جاتا ہے، اور وہ اسی انداز میں مدارس چلاتے رہتے ہیں کہ جس انتظامی نمونے کے مطابق وہ چلا رہے تھے۔ عرصہ (F) کے ختم ہونے پر تجرباتی اور کنٹرول گروہ کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور ان کے بیچ فرق کو شماریاتی اہمیت کے اعتبار سے ماپا جاتا ہے۔ تجرباتی گروہ کے حق میں نکلنے والے اعداد و شمار میں بڑے فرق کی صورت میں ہم اطمینان سے نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ فرق ان میڈیا مسٹر صاحبان کو دی جانے والی تربیت کے باعث ہے، اسی طرح منصفانہ و معلول کے بیچ تعلق کا تعین تربیت (برتاؤ) اور لیاقت (مشاہدہ) سے بنتا ہے۔ ایسی صورت میں کہ نسبتی سکورز کے بیچ فرق تو تجرباتی گروہ کے حق میں نکلتا ہے مگر وہ کوئی اہمیت کا حامل فرق نہیں ہوتا، تو ہم اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ تجرباتی گروہ (E) کی کنٹرول گروہ (C) پر برتری نمونہ سازی میں غلطی سے وقوع پذیر ہو سکتی ہے اور ان میڈیا مسٹر صاحبان سے کہ جنہیں تربیت نہیں دی گئی تھی، اُن پر تربیت کی برتری کے حق میں کوئی شہادت دستیاب نہ تھی۔

تاہم اس ڈیزائن میں ایک خاص عنصر ہے، وہ اس میں قبل از جانچ سرگرمی کا نہ ہونا ہے۔ اگر دونوں گروہوں میں قبل از جانچ سرگرمی کو ڈالا جائے تو ہم ایک اور ڈیزائن تک پہنچ جاتے ہیں، جسے ہم ڈیزائن نمبر5 کا نام دے سکتے ہیں۔

ڈیزائن نمبر5: قبل از جانچ کے مساوی گروہ والا ڈیزائن:

اس ڈیزائن کی علامتی پیش کاری حسب ذیل ہے:

یہ ڈیزائن، ڈیزائن نمبر 4 کی طرح ہی ہے، سوائے اس کام کہ نمبر4 میں تجرباتی اور کنٹرول گروہوں پر اطلاق سے قبل ان کا قبل از جانچ ٹیسٹ اور اختتام مدت کے بعد، بعد از جانچ ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔ تجرباتی گروہ کے حوالے سے قبل از جانچ اور بعد از جانچ میں فرق کو dRe سے ظاہر کیا جاتا ہے اور فارمولہ بذا سے جمع کیا جاتا ہے، "$dRe = O_2 -$

[illegible] اور ان دونوں میں ملنے والے فوائد کا ملنے والے فرق سے موازنہ کیا جا سکتا ہے، اس کے لئے فارمولہ بذات مدد [illegible] یہ امر درست ہے کہ ان دونوں میں حاصل شدہ فوائد (برتاؤ) C اور برتاؤ (زیر بحث [illegible] کے فرق کو پرکھا جائے، کہ ایک گروہ نے تربیت حاصل کی تھی، جبکہ دوسرے نے نہیں۔ ان [illegible] میڈیا مسٹر صاحبان کی تربیت) کے فرق کو پرکھا جائے، کہ ایک گروہ نے تربیت حاصل کی تھی، جبکہ دوسرے نے نہیں۔ ان [illegible] میڈیا مسٹر صاحبان کی تربیت) کے فرق کو پرکھا جائے، کہ ایک گروہ نے تربیت حاصل کی تھی، جبکہ دوسرے نے نہیں۔ ان [illegible] فوائد کا موازنہ اور ان دونوں کے بیچ نسبتی فرق کی اہمیت کو جانچ کر موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ قبل از جانچ سکور کو بھی مثالیہ کی [illegible] اور گروہوں میں ملنے والے شماریاتی ہم تغیر پن سے موازنہ کر کے تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔

اب ہم اُن میڈیا مسٹر صاحبان کی تربیت کی مثال لیتے ہیں کہ جس پر نمونہ نمبر4 میں بحث کی گئی ہے، جس میں [illegible] اور کنٹرول 8,8 میڈیا مسٹر صاحبان تھے۔ ڈیزائن نمبر5 کے تحت، تجربہ سے قبل ہر گروہ کا قبل از جانچ (ایک [illegible] ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔ پھر تجرباتی مواد اور تجرباتی گروہ کو پیش کر دیا جاتا ہے اور کنٹرول گروہ کو یہ برتاؤ [illegible] دیا جاتا۔ تجربہ کے مکمل ہونے کے بعد، اُن دونوں گروہوں کے لئے متوازی یا ایک جیسے ٹیسٹ [illegible] کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

(بعد از جانچ ٹیسٹ) حاصل شدہ فائدہ (O_2 - O) جیسے اس تجربے میں dRE کا نام دیا گیا ہے، کے مقابل اب dRC (جو O- [illegible] O_2 کے مساوی ہے) [illegible] جو کنٹرول گروہ کا حاصل شدہ فائدہ ہے، اس کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ اُن کے بیچ فرق (D) ہے: [illegible] $(O_2$ [illegible] یا dRE=dRC ہے۔ ان حاصل شدہ فوائد کے بیچ فرق کو تجرباتی گروہ [illegible] کنٹرول گروہ کو ملنے والے [illegible] یا تربیت سے منسوب کرنا درست رہے گا۔

یہ ڈیزائن وضاحت کے ساتھ ڈیزائن نمبر 4 کی عمدہ شکل ہے، کہ جس میں کوئی قبل از جانچ ٹیسٹ شامل نہیں تھا [illegible] گروہوں کو شماریاتی لحاظ سے [illegible] یہ ڈیزائن، ڈیزائن نمبر2 کی عمدہ شکل ہے کہ جس میں یہ [illegible] نہیں تھا کہ برتاؤ کی مشاہدہ شدہ فائدہ کے [illegible] ڈیزائن نمبر5 میں کنٹرول گروہ کی موجودگی چنتی اور مشقی [illegible] کو ہونے کو ممکن بناتی ہے۔ مختصر ڈیزائن [illegible] موں برتری کا اس لحاظ سے حامل ہے کہ قبل از جانچ سے [illegible] گروہ کی مساوی بنیاد کو جانچنے کا موقع ملتا ہے۔ پس، یہ [illegible] مضبوط [illegible] تجرباتی ڈیزائن تو ہے، مگر تجرباتی [illegible] خیر جدول میں جانچ کاری اور مداخلت کے اثرات کا امکان رد [illegible]

نیم تجرباتی ڈیزائن (Quasi Experimental Designs)

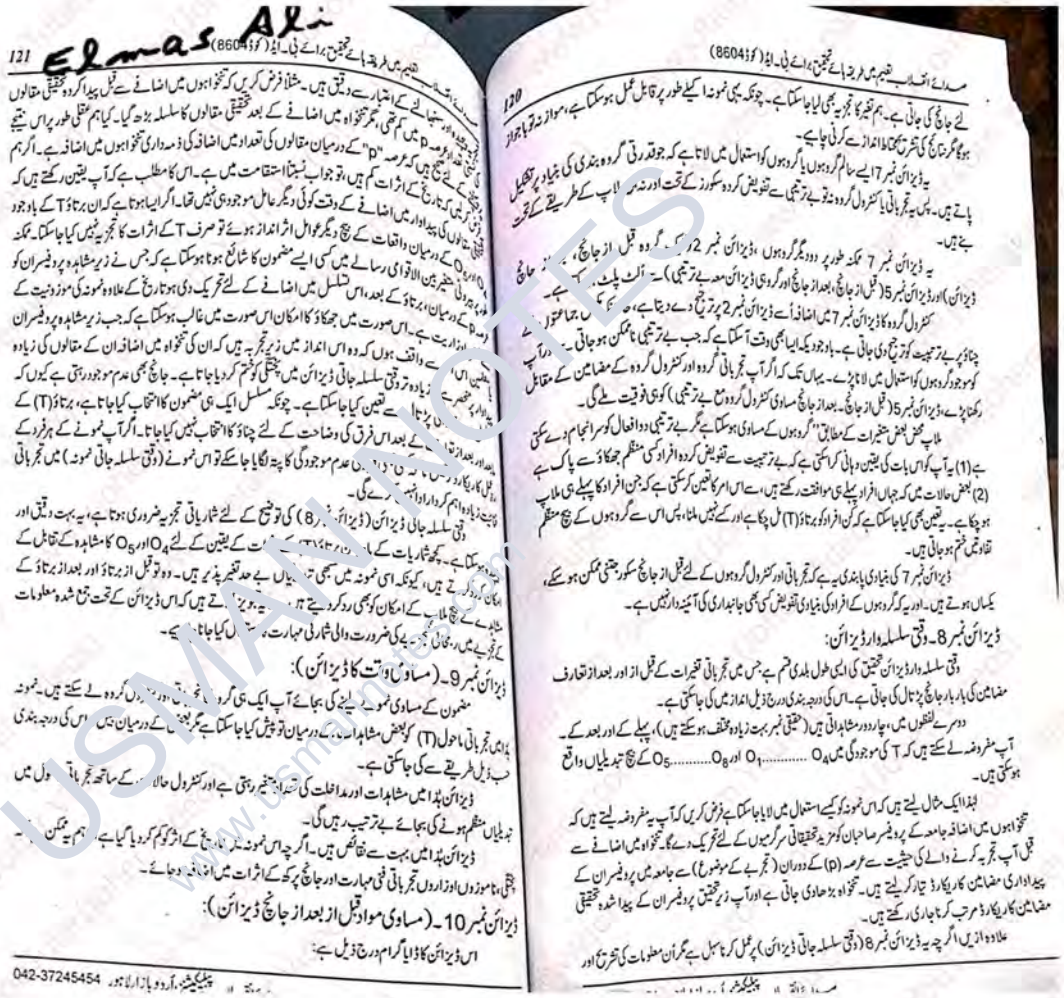
یہ جب بھی اور جیسے بھی ماپنے کا طریقہ کیا جائے، یہ تجرباتی نمونے کے کنٹرول فقدان کو ظاہر کرتے ہیں۔ [illegible] تجرباتی ڈیزائن میں سے صرف چند پر یہاں اختصار سے بحث کی جا رہی ہے۔

ڈیزائن نمبر 7۔ قبل از جانچ۔ بعد از جانچ غیر مساوی گروہوں پر مبنی ڈیزائن:

علامات:

جہاں O_1 اور O_3 قبل از جانچ سے متعلق مشاہدات ہیں، اور O_2 اور O_4 بعد از جانچ کے ہیں۔
تجرباتی کنٹرول گروہوں کے لئے بے ترتیب سے مساوی گروہوں کا حصول بعض اوقات وقتی ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں جماعت کے حصے بخرے کرنا، جماعت کے شیڈول کو بگاڑنا یا ایک ہی جگہ پر منتشر مضامین کو اکٹھا کرنا آ سکتا ہے۔ پس، ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسا نمونہ ترتیب دیا جائے جو کنٹرول اور گروہی مقاصد کے لئے قبل از جمع شدہ رعیت کو لے سکے۔ O_1 اور O_3 کے سکور کی نسبت میں فرق، اور O_2 اور O_4 کے سکور میں نسبتی فرق کی شماریاتی اہمیت کے

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



Elmas Ali

121 تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

لئے جانچ کی جاتی ہے۔ ہم تھیوری کا تجزیہ بھی لیا جاسکتا ہے۔ چونکہ یہی نمونہ اکیلے طور پر قابل عمل ہوسکتا ہے، موازنہ تو جا جواز ہوگا مگر نتائج کی تشریح محدود انداز سے کرنی چاہیے۔

یہ ڈیزائن نمبر 7 ایسے سالم گروہوں یا گروہوں کو استعمال میں لاتا ہے کہ جو قدرتی گروہ بندی کی بنیاد پر تشکیل پاتے ہیں۔ بس یہ تجرباتی یا کنٹرول گروہ نہ تو بے ترتیبی سے تفویض کردہ سکور کے تحت اور نہ ہی اس طریقے کے طریقے کے تحت بنے ہیں۔

یہ ڈیزائن نمبر 7 ممکنہ طور پر دو دیگر گروہوں، ڈیزائن نمبر 2 کے گروہ قبل از جانچ، ... جانچ ڈیزائن) اور ڈیزائن نمبر 5 (قبل از جانچ، بعد از جانچ اور گروہی ڈیزائن معہ بے ترتیبی) سے ... ائف پلیٹ ... ہے۔

کنٹرول گروہ کا ڈیزائن نمبر 7 میں اضافہ اُسے ڈیزائن نمبر 2 پر ترجیح دے دیتا ہے، جو کہ ... ں جا استعمال ... چنانچہ پر بے ترتیبت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ باوجودیکہ ایسا بھی وقت آسکتا ہے کہ جب بے ترتیبی ناممکن ہو جاتی ہے۔ ... کو موجود گروہوں کو استعمال میں لانا پڑے۔ یہاں تک کہ اگر آپ تجرباتی گروہ اور کنٹرول گروہ کے مضامین کے مقابل رکھنا پڑے، ڈیزائن نمبر 5 (قبل از جانچ۔ بعد از جانچ مساوی کنٹرول گروہ مع بے ترتیبی) کو ہی فوقیت ملے گی۔

طالب محض بعض حقیرات کے مطابق "گروہوں کے مساوی ہوسکتا ہے مگر بے ترتیبی دو افعال کو سرانجام دے سکتی ہے (1) یہ آپ کو اس بات کی یقین دہانی کرا سکتی ہے کہ بے ترتیبت سے تفویض کردہ افراد کسی منظم جھکاؤ سے پاک ہے (2) بعض حالات میں کہ جہاں افراد پہلے ہی موافقت رکھتے ہیں، سے اس امر کا تعین کر سکتی ہے کہ جن افراد کا پہلے ہی ملاپ ہو چکا ہے۔ یہ تعین بھی کیا جاسکتا ہے کہ کن افراد کو برتاؤ (T) قبل ہو چکا ہے اور کے نہیں ملنا، بس اس سے گروہوں کے بیچ منظم تفاوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

ڈیزائن نمبر 7 کی بنیادی پابندی یہ ہے کہ تجرباتی اور کنٹرول گروہوں کے لئے قبل از جانچ سکور جتنی ممکن ہو سکے، یکساں ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ گروہوں کے افراد کی بنیادی تفویض کسی بھی جانبداری کی آئینہ دار نہیں ہے۔

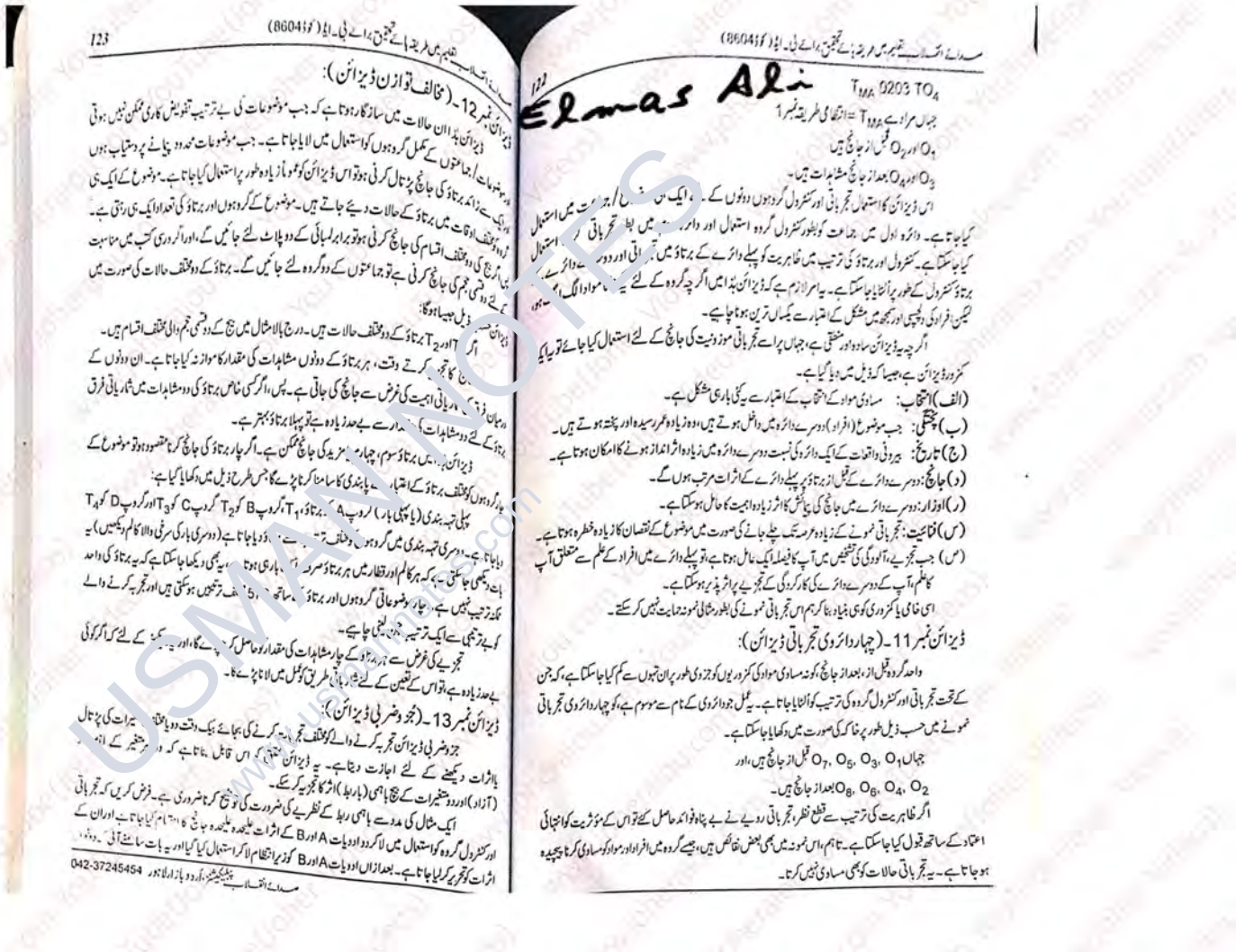
ڈیزائن نمبر 8۔ وقتی سلسلہ وار ڈیزائن:

وقتی سلسلہ وار ڈیزائن تحقیق کی ایسی طول بلدی قسم ہے جس میں تجرباتی تغیرات کے قبل از اور بعد از تعارف مضامین کی بار بار جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ اس کی درجہ بندی درج ذیل انداز میں کی جاسکتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں، چار دور مشاہداتی ہیں (حقیقی نمبر بہت زیادہ مختلف ہو سکتے ہیں)، پہلے کے اور بعد کے۔ آپ مفروضہ لے سکتے ہیں کہ T کی موجودگی میں O_4 ..... O_1 اور O_8 ..... O_5 کے بیچ تبدیلیاں واقع ہو سکتی ہیں۔

لہٰذا ایک مثال لیتے ہیں کہ اس نمونہ کو کیسے استعمال میں لایا جاسکتا ہے فرض کریں کہ آپ یہ مفروضہ لیتے ہیں کہ تخواہوں میں اضافہ جامعہ کے پروفیسر صاحبان کو مزید تحقیقاتی سرگرمیوں کے لئے تحریک دے گا۔ تنخواہ میں اضافے سے قبل آپ تجزیہ کرنے والے کی حیثیت سے عرصہ (P) کے دوران (تجربے کے موضوع) سے جامعہ میں پروفیسران کے پیداواری مضامین کا ریکارڈ تیار کر لیتے ہیں۔ تنخواہ بڑھا دی جاتی ہے اور آپ زیر تحقیق پروفیسران کے پیدا شدہ تحقیقی مضامین کا ریکارڈ مرتب کرتا جاری رکھتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگرچہ یہ ڈیزائن نمبر 8 (وقتی سلسلہ جاتی ڈیزائن) پر عمل کرنا سہل ہے مگر ان معلومات کی تشریح اور



صدائے انقلاب سے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، اے۔ ایڈ (کوڈ 8604)

Elmas Ali

جہاں مراد ہے T_{1} سے T_{4} = اختیاری طریقہ نمبر 1

O_1 اور O_2 قبل از جانچ ہیں

O_3 اور O_4 بعد از جانچ مشاہدات ہیں۔

اس ڈیزائن کا استعمال تجرباتی اور کنٹرول گروہوں دونوں کے ۔ ، ایک ہی [illegible] میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دائرہ اول میں جماعت کو بطور کنٹرول گروہ استعمال اور دائرہ [illegible] میں بطور تجرباتی [illegible] استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کنٹرول اور برتاؤ کی ترتیب میں ظاہر ہے کہ پہلے دائرے کے برتاؤ میں تجرباتی اور دوسرے دائرے برتاؤ کنٹرول کے طور پر اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ امر لازم ہے کہ ڈیزائن بند امیں اگرچہ گروہ کے لئے یہ [illegible] مواد الگ الگ [illegible] لیکن افراد کی دلچسپی اور سمجھ میں مشکل کے اعتبار سے یکساں ترین ہونا چاہیے۔

اگرچہ یہ ڈیزائن سادہ اور منطقی ہے، جہاں پر اسے تجرباتی موزونیت کی جانچ کے لئے استعمال کیا جائے تو یہ ایک کمزور ڈیزائن ہے، جیسا کہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

(الف) انتخاب: مساوی مواد کے انتخاب کے اعتبار سے یہ کئی بار ہی مشکل ہے۔

(ب) پختگی: جب موضوع (افراد) دوسرے دائرہ میں داخل ہوتے ہیں، وہ زیادہ عمر رسیدہ اور پختہ ہوتے ہیں۔

(ج) تاریخ: بیرونی واقعات کے ایک دائرہ کی نسبت دوسرے دائرہ میں زیادہ اثر انداز ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

(د) جانچ: دوسرے دائرے کے قبل از برتاؤ پر پہلے دائرے کے اثرات مرتب ہوں گے۔

(ر) اوزار: دوسرے دائرے میں جانچ کی پیمائش کا اثر زیادہ اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے۔

(س) فنائیت: تجرباتی نمونے کے زیادہ عرصہ تک چلے جانے کی صورت میں موضوع کے نقصان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

(ص) جب تجربے، آلودگی کی تشخیص میں آپ کا فیصلہ ایک عامل ہوتا ہے، تو پہلے دائرے میں افراد کے علم سے متعلق آپ کا علم، آپ کے دوسرے دائرے کی کارکردگی کے تجربے پر اثر پذیر ہو سکتا ہے۔

اسی خامی یا کمزوری کو ہی بنیاد بنا کر ہم اس تجرباتی نمونے کی بطور مثالی نمونہ حمایت نہیں کر سکتے۔

ڈیزائن نمبر 11۔ (چہار دائروی تجرباتی ڈیزائن):

واحد گروہ قبل از، بعد از جانچ، کو نہ مساوی مواد کی کمزوریوں کو جزوی طور پر ان تبوں سے کم کیا جا سکتا ہے، کہ جن کے تحت تجرباتی اور کنٹرول گروہ کی ترتیب کو انٹایا جاتا ہے۔ یہ عمل جو دائروی کے نام سے موسوم ہے، کو چہار دائروی تجرباتی نمونے میں حسب ذیل طور پر خاکہ کی صورت میں دکھایا جا سکتا ہے۔

جہاں O_7, O_5, O_3, O_1 قبل از جانچ ہیں، اور

O_8, O_6, O_4, O_2 بعد از جانچ ہیں۔

اگر ظاہریت کی ترتیب سے قطع نظر، تجرباتی رویے نے بے پناہ فوائد حاصل کئے تو اس کے مؤثریت کو انتہائی اعتماد کے ساتھ قبول کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس نمونہ میں بھی بعض نقائص ہیں، جیسے گروہ میں افراد اور مواد کو مساوی کرنا پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ یہ تجرباتی حالات کو بھی مساوی نہیں کرتا۔

123 صدائے انقلاب سے تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، اے۔ ایڈ (کوڈ 8604)

ڈیزائن نمبر 12۔ (مخالف توازن ڈیزائن):

ڈیزائن [illegible] ان حالات میں سازگار ہوتا ہے کہ جب موضوعات کی بے ترتیب تفویض کاری ممکن نہیں ہوتی

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

Elmas Ali

تفصیلی یا بیانیہ تحقیق کا ڈیزائن یا نمونہ
(Descriptive Research Design)

تفصیلی یا بیانیہ تحقیق کیا ہے؟ بیانیہ تحقیق کے مراحل اور اقسام بیان کریں۔
تفصیلی یا بیانیہ تحقیق کے کتنے مراحل ہیں؟ نیز اس کی اقسام پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

سوال 1: بیانیہ تحقیق

جواب: تفصیلی یا بیانیہ تحقیق

تفصیلی یا بیانیہ تحقیق سے مراد وہ تحقیق ہے جو موجودہ چیزوں کو زیر بحث لاتی ہے۔ اس کا تعلق ان حالات، واقعات، تعلقات، رسومات، عقائد، پالیسیوں سے ہوتا ہے جو رائج الوقت ہیں۔ بیانیہ تحقیق میں صرف مواد کو اکٹھا ہی نہیں کیا جاتا بلکہ مواد کا تجزیہ بھی [illegible] کی اس طرح وضاحت کی جاتی ہے کہ مستقبل کے لئے کوئی قابل عمل تجاویز پیش کی جا سکیں۔

آئندہ کی پیش بینی:

تفصیلی یا بیانیہ تحقیق میں جہاں موجودہ حالت کا جائزہ لیا جاتا ہے، وہیں یہ معلومات بھی حاصل کی جاتی ہیں کہ ہم چاہتے کیا ہیں؟ تاکہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ آئندہ ہمارا کیا رخ ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ معلومات بھی حاصل کی جاتی ہیں کہ ہم اس منزل مقصود تک کیسے پہنچیں۔ یعنی ان منازل تک پہنچنے کے لئے کون سی حکمت عملی کیا ہو گی؟

بیانیہ تحقیق کے آلات تحقیق:

تفصیلی یا بیانیہ تحقیق میں مختلف آلات تحقیق کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً سروے، [illegible] حوال، دستاویزی تجزیہ، آخر میں جو نتائج سامنے آئیں ان کی توضیح اور تجزیہ کرنا، نتائج کی روشنی میں مفروضات کو قبول یا رد کرنا اور رپورٹنگ کرنا۔

بیسٹ (Best) کے مطابق، ''بیانیہ تحقیق کیا ہے'' کی توضیح کرتی ہے۔ اس کا تعلق موجودہ تعلقات و روابط، جاری اعمال، عقائد، نظریات یا موجود رویوں سے یا عوامل سے جو جاری ہیں، یا اُن اثرات سے ہوتا ہے جو محسوس کئے جا رہے ہوتے ہیں، یا ایسے رجحانات سے جو ترقی پذیر ہیں۔

بعض اوقات بیانیہ طریقہ تحقیق اس بابت بھی سراغ لگاتا ہے کہ ایک مظہر کا اُس سے پہلے کے واقعات سے کیا تعلق ہے یا یہ کہ پہلے کے واقعات کا موجودہ حالات پر کیا اثر ہے؟ حقائق کو جمع کر کے جدول میں ڈالنا، تجزیہ اور تشریح کا عنصر، پیمائش اور درجہ بندی کے ساتھ ساتھ تغیرات کا موازنہ یا فرق بھی اس عمل میں آتے ہیں۔ مثلاً معاشرتی

ادویات کو علیحدہ علیحدہ استعمال کرانے کی نسبت اس کی شفایابی کے اثرات بہت زیادہ پڑے۔ یہ اضافی شفایابی کا اثر باہمی تعامل کے طور پر نمایاں کیا جا سکتا ہے۔

ایک اور مثال لیں تو، فرض کریں کہ نتیجے نے یہ ظاہر کر دیا کہ تقریری طریقہ تدریس کی نسبت بحثی طریقہ معلمین میں زیادہ بہتر نتائج لایا۔ اب فرض کریں کہ اعلیٰ، درمیانی اور کم تر ذہنیت متعلمین کے ساتھ تقریری طریقہ کی نسبت بحثی طریقہ تدریس میں زیادہ بہتر نتائج لانے کی بات نتائج میں ہم دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگر ہم جزو ضربی طریقہ استعمال کریں تو ہم ایک تجربہ کی مدد سے اس سوال کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ ڈیزائن دونوں طریقہ ہائے تدریس سے مستفید ہونے والے متعلمین کے ذہانت کے ساتھ طریقہ کے باہمی تعامل کے اثر کو سمجھنے کے قابل بھی بناتا ہے۔

لاطینی مربع یا جوابی متوازن ڈیزائن کے برعکس، ہمیں ذہانت کی سطح اور دونوں طریقوں کے متغیرات کو مساوی کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ سادہ ترین جزو ضربی نمونہ 2x2 ہے، مثلاً دونوں طریقوں کا طلبہ اور طالبات پر اس طریقہ کا استعمال دو سے زائد آزاد متغیرات کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر 2x3x3 کا جزو ضربیہ طریقہ کو جماعت میں مختلف ذہانت کے درجے کے حامل متعلمین پر معلمین دونوں طریقہ ہائے تدریس کے اثرات کے مطالعہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس جزو ضربی نمونہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ تجربہ کرنے والے کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ کئی مفروضوں کو ایک ہی وقت میں اور ایک ہی تجربے میں پرکھ سکے۔ ہمیں واحد متغیر کے قانون کے تحت واحد متغیر تجربے کے سلسلے کو نہیں چلانا ہو گا۔

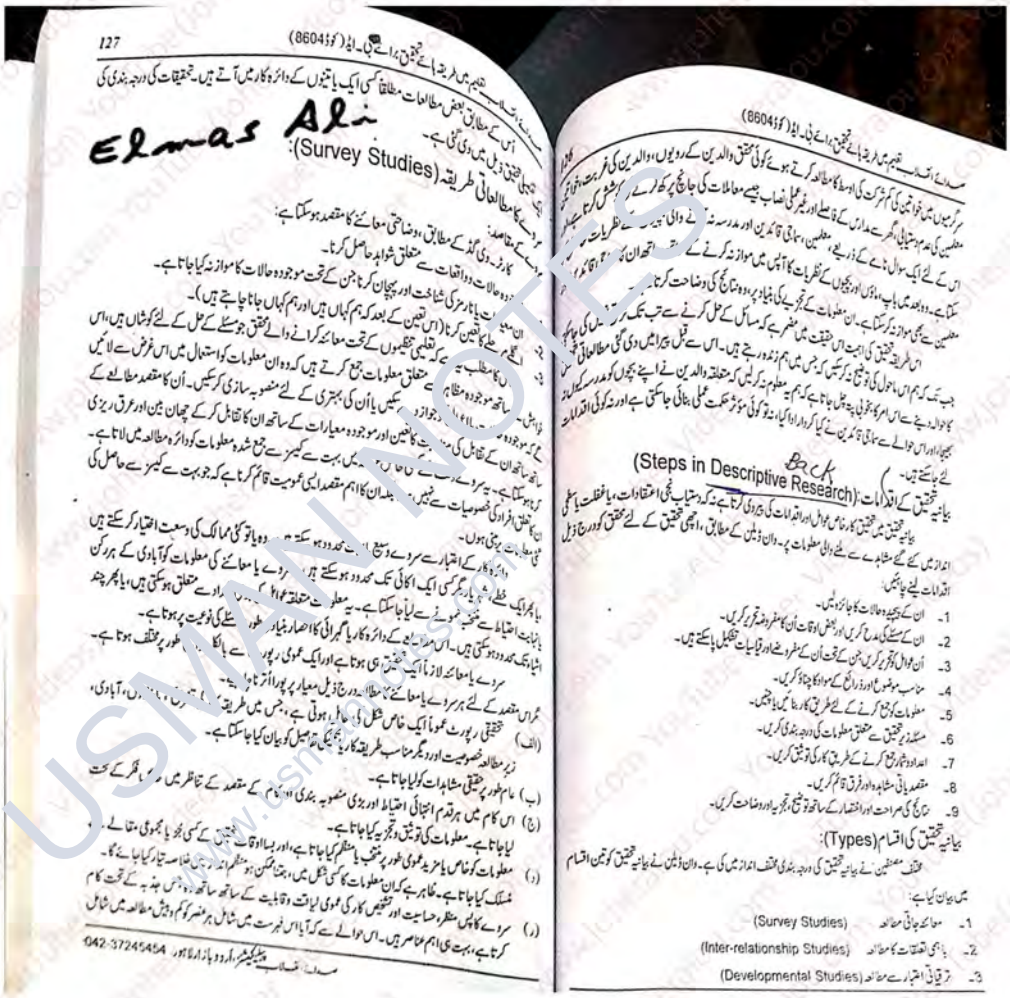
توضیح کے لئے، فرض کرتے ہیں کہ ہم متعلمین کی کامیابی کی جانچ کی غرض سے دونوں طریقہ ہائے تدریس کو متعلمین کی جنس پر استعمال کر کے دیکھتے ہیں۔ سادہ سے 2x2 کے کامیابی کی جانچ نمونے میں موضوعات کو چار چار کے گروہ میں بے ترتیبی سے تفویض کیا گیا ہے، جیسا کہ درج ذیل خاکہ سے ظاہر ہے:

ربط کے اطلاق کے بعد، تدریس کے تحت پڑھائے گئے متعلمین کے حصول کے سکور کی نسبت کو خانہ 1 میں ڈالا جائے گا، بحثی طریقہ تدریس کے تحت پڑھائے گئے طلبہ کے حصول کے سکور کی نسبت کو خانہ دو میں ڈالا جائے گا، وغیرہ۔ بعد ازاں تمام طلباء کے دونوں سکورز کی اوسط کو مناسب نسبتی صف میں اور لڑکیوں کو الگ قطار میں ڈالا جائے گا۔ اسی طرح، (لڑکوں لڑکیوں) تقریری طریقہ کے تحت پڑھائے گئے تمام متعلمین کے حاصل کردہ سکورز کی اوسط کو پہلے کالم کی نسبت میں درج کیا جائے گا۔ یہ تجربہ کرنے والے کو شماریاتی طریقہ کو استعمال میں لانے کے قابل کرے گا تا کہ وہ تعین کرے:

(i) تعلیمی ترقی میں طریقہ تدریس کا اثر کیا ہے؟
(ii) تعلیمی ترقی پر جنس کا اثر کیا ہے؟ اور
(iii) تعلیمی ترقی پر جنس اور طریقہ ہائے تدریس کے باہمی تعامل کا اثر کیا ہے؟

اس شماریاتی طریق کار کو متغیرات کے تجزیے کے طور پر جانا اور پہچانا جاتا ہے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



127 (8604 کوڈ) ایم ایڈ/بی ایڈ کے تحقیقی مراحل

تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق پر اے پی۔ ایچ

اس کے مطابق بعض مطالعات مطلقاً کسی ایک یا تینوں کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ تحقیقات کی درجہ بندی کی

Elmas Ali

ذیل تحقیقی طریقہ (Survey Studies):

مروجہ کا مطالعاتی طریقہ

مروجہ کا مقصد ہو سکتا ہے:

کا رفرد کی گڈ کے مطابق، وضاحتی معائنے

متعلق شواہد حاصل کرنا۔

وہ حالات و واقعات سے

اور پہچان کرنا جن کے تحت موجودہ حالات کا موازنہ کیا جاتا ہے۔

یا مرکزی شناخت

(اس تعین کے بعد کہ ہم کہاں ہیں اور ہم کہاں جانا چاہتے ہیں)۔

طے کرنا

کرنا (اس تعین کے بعد کہ ہم کہاں ہیں اور ہم کہاں جانا چاہتے ہیں)۔

تعلیمی تنظیموں کے تحت معائنہ کرانے والے تحقیق جو مسئلے کے حل کے لئے کوشاں ہیں، اس

یہ تعلیمی تنظیموں کے تحت معائنہ کرانے والے تحقیق جو مسئلے کے حل کے لئے کوشاں ہیں، اس

کا مطلب یہ کہ متعلق معلومات جمع کرتے ہیں کہ وہ ان معلومات کو استعمال میں اس غرض سے لائیں

موجودہ مظاہر

جو موجودہ مظاہر کی بہتری کے لئے منصوبہ سازی کر سکیں۔ اُن کا مقصد مطالعے کے

کے تقابل کی

موجودہ معیارات کے ساتھ ان کا تقابل کر کے چھان بین اور عرق ریزی

ساتھ ساتھ ان کے تقابل کی

میں بہت سے گمبھیر جمع شدہ معلومات کو دائرہ مطالعہ میں لاتا ہے۔

کرنا ہو سکتا ہے۔ یہ سروے

ان کا اہم مقصد ایسی عمومیت قائم کرنا ہے کہ جو بہت سے گمبھیر سے حاصل کی

کا تحقیق انفرادی خصوصیات سے نہیں

مطالعات پر مبنی ہوں۔

دائرہ کار کے اعتبار سے سروے وسیع

دو یا تو کئی ممالک کی وسعت اختیار کر سکتے ہیں

یا پھر ایک خطہ، شہر یا مگر کسی ایک اکائی تک محدود ہو سکتے ہیں۔ یہ معلومات متعلقہ عوام

سروے یا معائنے کی معلومات کو آبادی کے ہر رکن

بنیاد اختیار سے لیا جا سکتا ہے۔

کی نوعیت پر ہوتا ہے۔

اس مطالعہ کے دائرہ کار یا گہرائی کا انحصار بنیادی طور

اشیاء یک محدود ہو سکتی ہیں۔

سروے یا معائنے لازماً ایک تحقیق ہی ہوتا ہے اور ایک عمومی رپورٹ

مگر اس مقصد کے لئے ہر سروے یا معائنے کا مطالعہ درج ذیل معیار پر پورا اترتا ہوا

(الف) تحقیقی رپورٹ عموماً ایک خاص شکل کی حامل ہوتی ہے، جس میں طریقہ

(ب) عام طور پر حقیقی مشاہدات کو لیا جاتا ہے۔

(ج) اس کام میں ہر قدم انتہائی احتیاط اور بڑی منصوبہ بندی

کے مقصد کے تناظر میں

لیا جاتا ہے۔ معلومات کی توثیق و تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(د) معلومات کو خاص یا مزید عمومی طور پر منتخب یا منظم کیا جاتا ہے، اور بسا اوقات تحقیق کے کسی بجز یا مجموعی مقالے

مسلک کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان معلومات کا کسی شکل میں، جتنا ممکن ہو منظم انداز میں خلاصہ تیار کیا جائے گا۔

(ر) سروے کا پس منظر، حساسیت اور تشخیص کار کی عمومی لیاقت و قابلیت کے ساتھ ساتھ وہ

کے تحت کام

کرتا ہے، بہت ہی اہم عناصر ہیں۔ اس حوالے سے کہا جاتا ہے کہ آپ اس فہرست میں شامل ہر منصوبہ کو کم و بیش مطالعہ میں شامل

042-37245454 پبلیکیشنز، اردو بازار، لاہور

ایم ایڈ/بی ایڈ کے تحقیقی مراحل

کر رہیں میں خواتین کی کم شرکت کی اوسط کا مطالعہ کرتے ہوئے کوئی محقق والدین کے رویوں، والدین کی غربت

مظہر کی عدم موجودگی، اگر سے مدارس کے فاصلے اور غیر عملی نصاب جیسے معاملات کی جانچ پرکھ کرے

اس کے لئے ایک سوال نامے کے ذریعے، معلمین، سماجی قائدین اور مدرسہ نہ

سکتا ہے۔ وہ بعد میں باپ، ماؤں اور بچیوں کے نظریات کا آپس میں موازنہ کرنے کے

معلمین سے بھی موازنہ کر سکتا ہے۔ ان معلومات کے تجزیے کی بنیاد پر وہ نتائج کی وضاحت کر سکتا

اس طریقہ تحقیق کی اہمیت اس حقیقت میں مضمر ہے کہ مسائل کے حل کرنے سے تب تک

جب تک کہ ہم اس ماحول کی توضیح نہ کر سکیں کہ جس میں ہم زندہ رہتے ہیں۔ اس سے قبل پیرا میں دی گئی مطالعاتی

ہم یہ معلوم نہ کر لیں کہ متعلقہ والدین نے اپنے بچوں کو مدرسہ بھیجنا

جانا ہے کہ ہم اس امر کا بخوبی پتہ چل جانا ہے کہ ہم

ہو تو کوئی مؤثر حکمت عملی بنائی جا سکتی ہے اور نہ کوئی اقدامات

کروا دیا گیا، تو

بھیجنا اور اس حوالے سے سماجی قائدین نے کیا کردار ادا کیا،

بھیجنا اور اس حوالے سے سماجی قائدین نے کیا کردار ادا کیا،

لیے جاتے ہیں۔

(Steps in Descriptive Research) بیانیہ تحقیق کے اقدامات:

بیانیہ تحقیق میں تحقیق کار خاص عوامل اور اقدامات کی پیروی کرتا ہے نہ کہ دستیاب نجی اعتقادات، یا غلطت یا سطحی

اندازوں کے گئے مشاہدے سے ملنے والی معلومات پر۔ وان ڈیلن کے مطابق، اچھی تحقیق کے لئے محقق کو درج ذیل

اقدامات لینے چاہئیں:

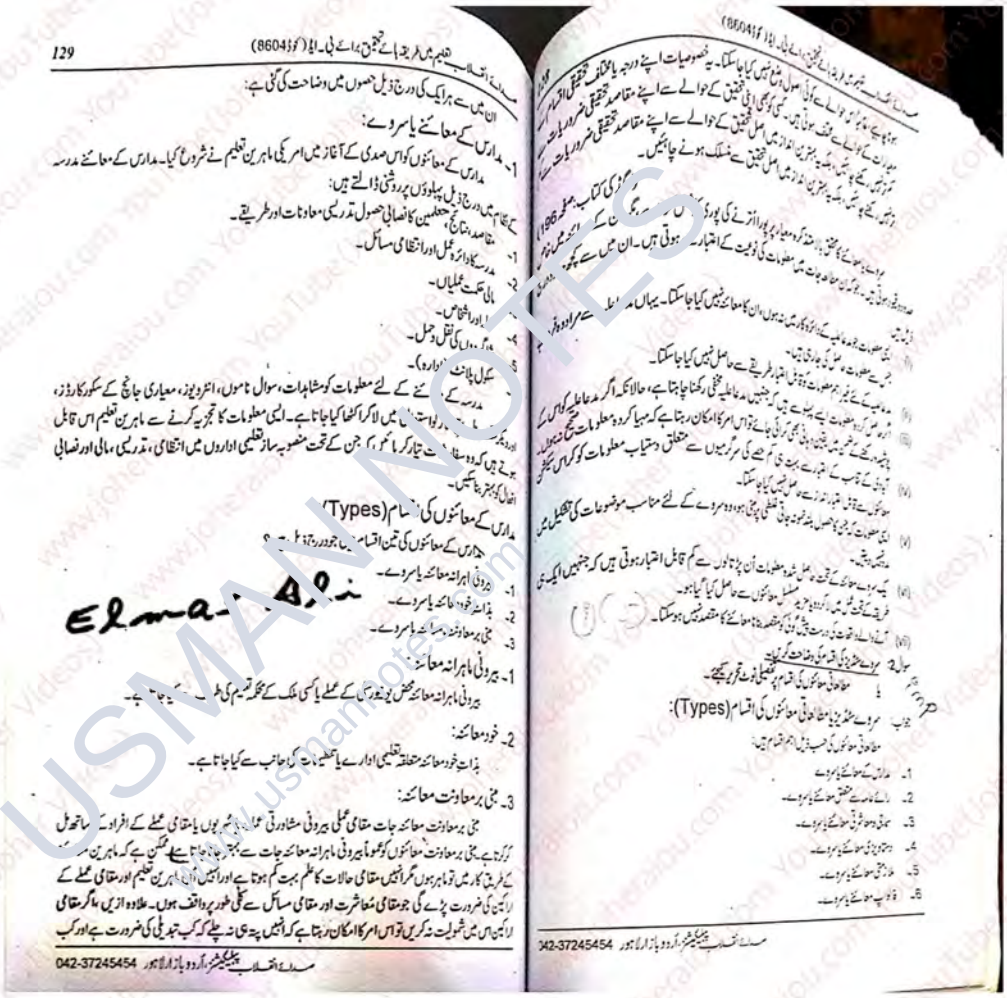
1. ان کے پیچیدہ حالات کا جائزہ لینا۔
2. ان کے مسئلے کی مدد کریں اور بعض اوقات اُن کا مظر وضہ تجویز کریں۔
3. اُن عوامل کو تجویز کریں جن کے تحت اُن کے مظروضے اور قیاسات تشکیل پا سکتے ہیں۔
4. مناسب موضوعات اور زاویوں کے مواد کو چنا و کریں۔
5. معلومات کو جمع کرنے کے لئے طریق کار بنائیں یا جانچیں۔
6. مسئلہ زیر تحقیق سے متعلق معلومات کی درجہ بندی کریں۔
7. اعداد و شمار جمع کرنے کے طریق کار کی توثیق کریں۔
8. متصدیانی مشاہدہ اور فرق قائم کریں۔
9. نتائج کی صراحت اور اختصار کے ساتھ توضیح، تجزیہ اور وضاحت کریں۔

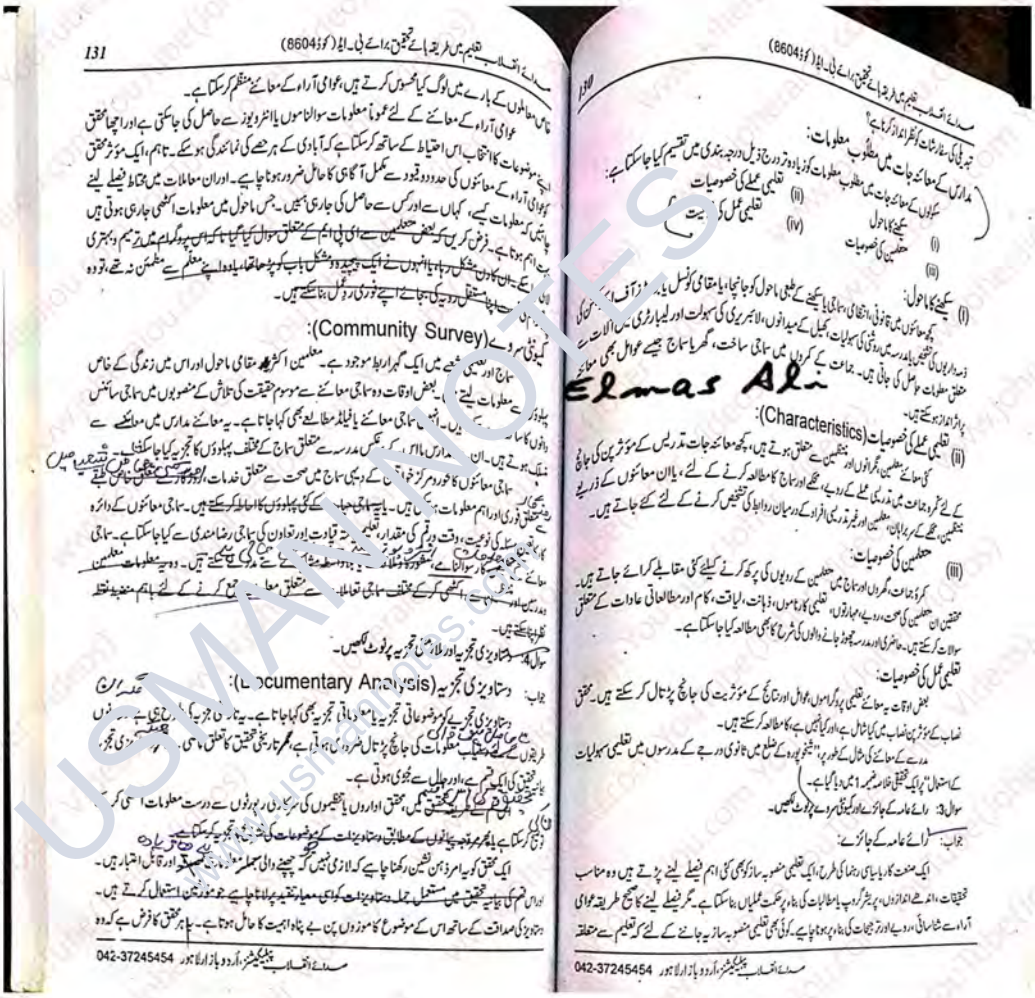
بیانیہ تحقیق کی اقسام (Types):

مختلف مصنفین نے بیانیہ تحقیق کی درجہ بندی مختلف انداز میں کی ہے۔ وان ڈیلن نے بیانیہ تحقیق کو تین اقسام

میں بیان کیا ہے:

1. معائنہ جاتی مطالعہ (Survey Studies)
2. باہمی تعلقات کا مطالعہ (Inter-relationship Studies)
3. ترقیاتی اعتبار سے مطالعہ (Developmental Studies)





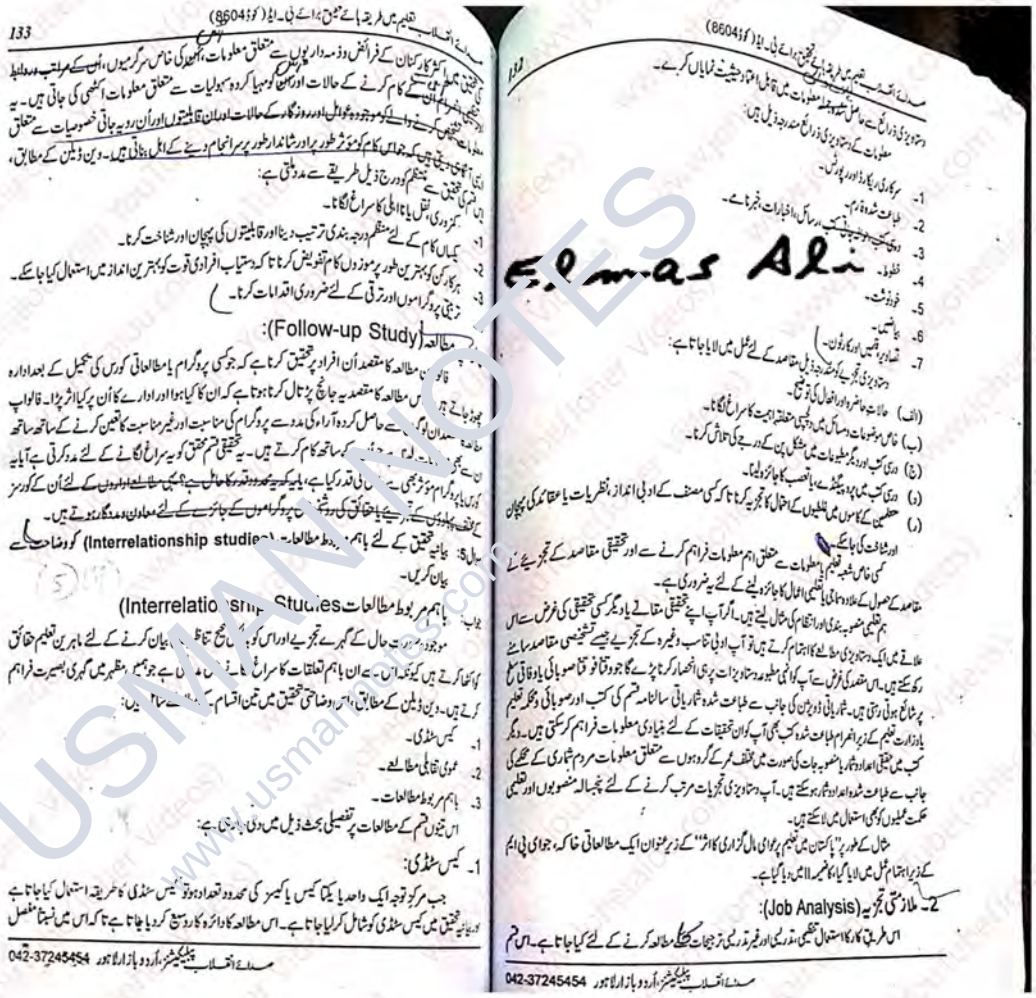
131 سوال: تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، ایم ایڈ (کوڈ 8604)

عام معاملوں کے بارے میں لوگ کیا محسوس کرتے ہیں، عوامی آراء کے معائنے منظم کر سکتا ہے۔

عوامی آراء کے معائنے کے لئے عموماً معلومات سوالناموں یا انٹرویوز سے حاصل کی جا سکتی ہے اور اچھا محقق اپنے موضوعات کا انتخاب اس احتیاط کے ساتھ کر سکتا ہے کہ آبادی کے ہر حصے کی نمائندگی ہو سکے۔ تاہم، ایک مؤثر محقق کو عوامی آراء کے معائنوں کی حدود و قیود سے مکمل آگاہی کا حامل ضرور ہونا چاہیے۔ اور ان معاملات میں محتاط فیصلے لینے چاہئیں کہ معلومات کیسے، کہاں سے اور کس سے حاصل کی جاری ہیں۔ جس ماحول میں معلومات اکٹھی جاری ہوتی ہیں یا جانی ہیں کہ معلومات ہیں۔ فرض کریں کہ بعض محققین سے ایم ایڈ کے متعلق سوال کیا گیا تاکہ اس پروگرام میں ترمیم و بہتری لائی جا سکے۔ ان کا ان میں مشکل رہا یا انہوں نے ایک پیچیدہ و مشکل باب کو پڑھا تھا یا وہ اپنے معلم سے مطمئن نہ تھے، تو وہ اس پروگرام کو مستقل رد کر دیں گے جبکہ اپنے فوری رد عمل بنا سکتے ہیں۔

کمیونٹی سروے (Community Survey):

سماج اور تعلیمی شعبے میں ایک گہرا ربط موجود ہے۔ معلمین اکثر مقامی ماحول اور اس میں زندگی کے خاص پہلوؤں سے معلومات لیتے ہیں۔ بعض اوقات وہ سماجی معائنے سے موسوم حقیقت کی تلاش کے مضوبوں میں سماجی سائنس والوں کا سا [illegible] سماجی معائنے یا فیلڈ مطالعے بھی کہا جاتا ہے۔ یہ معائنے مدارس میں مواقعے سے منسلک ہوتے ہیں۔ ان مدارس کا [illegible] کسی مدرسہ سے متعلق سماج کے مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ سماجی معائنوں کا خورد مرکز خواندگی کے دیہی سماج میں صحت سے متعلق خدمات [illegible] سماجی معائنوں کے ذریعے متعلق فوری اور اہم معلومات [illegible] سماجی [illegible] کے کئی پہلوؤں کا احاطہ کر سکتے ہیں۔ سماجی معائنوں کے دائرہ کار [illegible] سکتا ہے۔ سماجی معائنے کے [illegible] سوالنامے، [illegible] وغیرہ کی مقدار، تعلیم [illegible] قیادت اور تعاون کی سماجی رضامندی سے کیا جا



تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، بی۔اے۔ بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

2- ملازمتی تجزیہ (Job Analysis):

اس طریق کار کا استعمال تنظیمی، تدریسی اور غیر تدریسی ترجیحات کے مطالعہ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس قسم

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اُردو بازار لاہور 042-37245454

133

صدائے انقلاب

کے تحقیق عمل میں کام کرنے کے حالات اور ان کو مہیا کردہ سہولیات سے متعلق معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں۔ یہ معلومات جن کے لئے کی جاتی ہیں وہ موجودہ بے روزگار کے حالات اور ان قابلیتوں اور اُن رویہ جاتی خصوصیات سے متعلق ہوتی ہیں جن کے خواہاں کام کو موثر طور پر اور شاندار طور پر سرانجام دینے کے اہل بنا لیتی ہیں۔ وین ڈیلن کے مطابق، اس قسم کی تحقیق سے تعلیم کو درج ذیل طریقے سے مدد ملتی ہے:

1. کیریئر کی منصوبہ بندی، تقل یا اہلی کا سراغ لگانا۔
2. یہاں کام کے لئے منظم درجہ بندی ترتیب دینا اور قابلیتوں کی پہچان اور شناخت کرنا۔
3. ہر کارکن کو بہترین طور پر موزوں کام تفویض کرنا تاکہ دستیاب افرادی قوت کو بہترین انداز میں استعمال کیا جا سکے۔
4. تربیتی پروگراموں اور ترقی کے لئے ضروری اقدامات کرنا۔

مطالعہ (Follow-up Study):

فالو اپ مطالعہ کا مقصد اُن افراد پر تحقیق کرنا ہے کہ جو کسی پروگرام یا مطالعاتی کورس کی تکمیل کے بعد ادارہ چھوڑ جاتے ہیں۔ اس مطالعہ کا مقصد یہ جانچ پڑتال کرنا ہوتا ہے کہ ان کا کیا ہوا اور ادارے کا اُن پر کیا اثر پڑا۔ فالو اپ مطالعہ سے حاصل کردہ آراء کی مدد سے پروگرام کی مناسبت اور غیر مناسبت کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے بچنے کے لئے اقدامات کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ یہ تحقیق قسم تحقیق کو یہ سراغ لگانے کے لئے مدد کرتی ہے آیا یہ کورس یا پروگرام موثر بھی ہے یا نہیں کی قدر کیا ہے، یا یہ کہ یہ ضرورتوں کا حامل ہے؟ یہ سالانہ ادارہ جات کے لئے اُن کے کورسز کے مختلف پہلوؤں کے تجزیے یا حقائق کی دستیابی پروگراموں کے جائزے کے لئے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔

سوال 5: پانچ تحقیق کے لئے باہم مربوط مطالعات (Interrelationship studies) کو وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: باہم مربوط مطالعات (Interrelationship Studies)

موجودہ صورت حال کے گہرے تجزیے اور اس کو صحیح تناظر میں بیان کرنے کے لئے ماہرین تعلیم حقائق کو اکٹھا کرتے ہیں کیونکہ ان سے ان باہم تعلقات کا سراغ لگانے میں مدد ملتی ہے جو ہمیں مظہم میں گہری بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ وین ڈیلن کے مطابق، اور وضاحتی تحقیق میں تین اقسام کے مطالعات شامل ہیں:

1. کیس سٹڈی۔
2. عمومی تقابلی مطالعے۔
3. باہم مربوط مطالعات۔

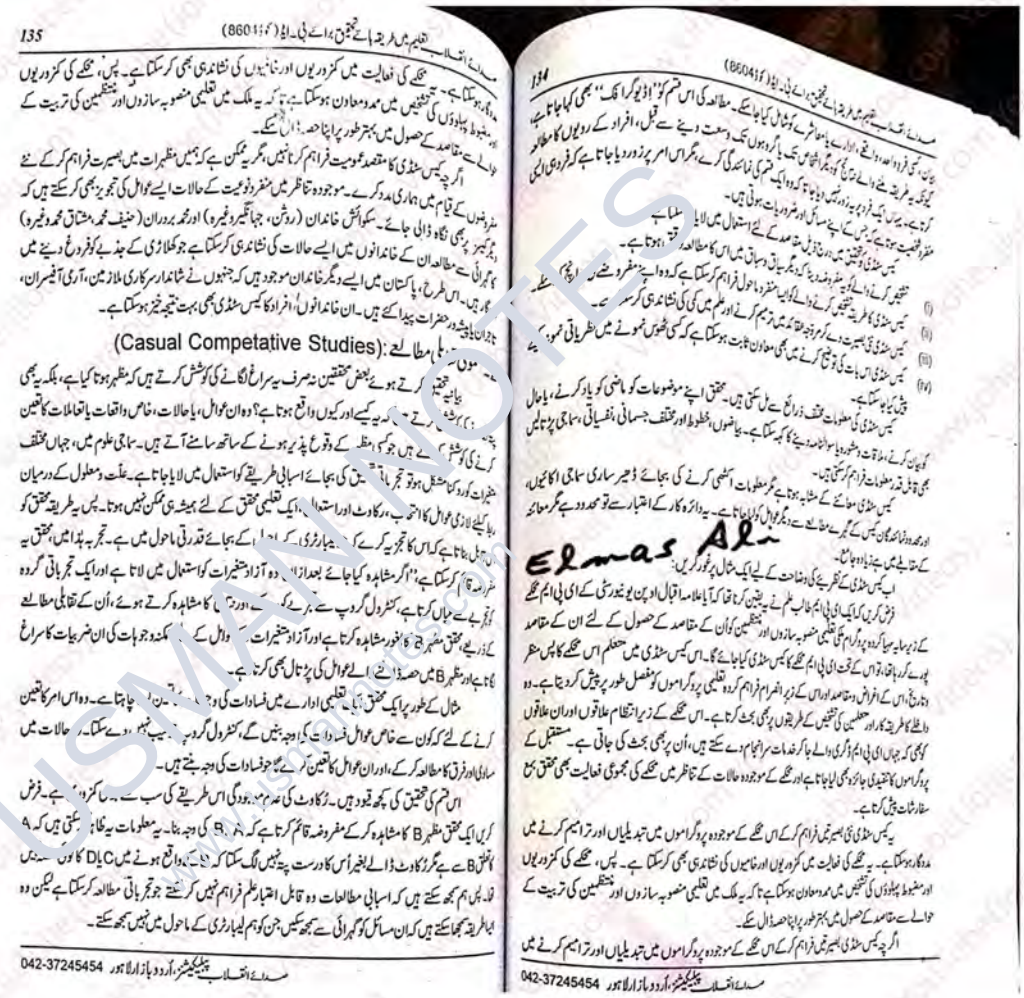
اس تینوں قسم کے مطالعات پر تفصیلی بحث ذیل میں دی جا رہی ہے:

1- کیس سٹڈی:

جب مرکز توجہ ایک واحد یا یکتا کیس یا کیسز کی محدود تعداد ہو تو کیس سٹڈی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ تحقیق میں کیس سٹڈی کو شامل کر لیا جاتا ہے۔ اس مطالعہ کا دائرہ کار وسیع کر دیا جاتا ہے تاکہ اس میں نسبتاً مفصل

صدائے انقلاب پبلیکیشنز، اُردو بازار لاہور 042-37245454

USMAN NOTES www.usmannotes.com



USMAN NOTES

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626



3۔ باہم مربوط مطالعات (Correlated Studies):

بسا اوقات نظریات کی تصدیقات کو باہم مربوط مطالعات سے حاصل کیا جا سکتا ہے جن سے اُن حدود کی پہچان ہوتی ہے جن میں مدد ملتی ہے کہ جن سے دو متغیرات یا حول میں واقع ہوتے آزاد اور تابع دونوں متغیرات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ کو استعمال میں نہیں لاتا بلکہ دو اس قدرتی ماحول میں تعلق کا مطالعہ کرنے ۔۔۔ محقق کے لیے ترجیحی سے کچھ مثال کے طور پر، متفاوت ذہانت اور کارناموں کے درمیان تعلق کا مطالعہ کرنے ۔ اس کی تحقیق میں دونوں گروہوں کو منتخب کرتا ہے اور کچھ جانچ پڑتال کر کے کارناموں اور مہارتوں کی پیمائش کرتا ہے۔ ان ۔ طور پر باہم ربط کا انحصار دوسرے متغیرات آپس میں گہرے ۔۔۔ دیانے، باہم مربوط پایا یا بالکل غیر مربوط ہو سکتے ہیں۔ ۔ یا یہ کہ یہ ۔ یلیاں ا ۔ ی منسلک ہوتا ہے کہ ایک متغیر میں کمی بیشی کا انحصار کس حد تک دوسرے متغیر میں کمی بیشی پ ۔ ہوتا ہے کہ ایک متغیر میں کمی بیشی کا انحصار کس حد تک دوسرے متغیر میں کمی بیشی پر ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ایک ہی سیٹ میں بلند مثبت درجہ ملتا ہے اور اس ۔ ساتھ ہی ست میں ہیں یا مخالف ست میں۔ مثال کے طور پر، اگر ایک ہی سیٹ میں بلند مثبت درجہ ملتا ہے اور اس ۔ ساتھ ہی دوسرے سیٹ میں بھی بلند مثبت درجہ ملتا ہے (بلند متفاوت ذہانت بمطابق تعلیمی حاصلات کا سکور) اور ا ۔ جتے میں کم ۔ دوسرے سیٹ میں بھی کم ہے تو یہی ہوگا۔ اگر ایک سیٹ میں حاصلات کے اعتبار سے بہت اعلیٰ سکور، جبکہ دوسرے سیٹ م ۔ بہت اور دوسرے میں بھی کم ہے تو یہی ہوگا۔ اگر ایک سیٹ میں حاصلات کے اعتبار سے بہت اعلیٰ سکور، جبکہ دوسرے سیٹ میں ۔ بہت کم سکور ان کے درمیان بہت متنی پایا یا ہی ربط پایا جاتا ہے (یہ بلند متفاوت ذہانت اور کم معیار ترقی کا سکور ہے) اگر ایک سیٹ میں بہترین سکور اسی سیٹ میں کم سے کم لکھا تا ہے جبکہ دوسرے سیٹ میں بلند سکور ہوں تو ان کے درمیان بالکل نہیں یا بہت ہی کم ارتباط ہے۔ لہٰذا ارتباطی پیمانے پر واقع ہوتے ہیں جو مکمل منفی ارتباط سے لے کر مکمل مثبت ارتباط تک پھیلے ہوتے ہیں۔

باہم ارتباطی طریق کار ایک قابل قدر آلہ تو ہے مگر باہمی ربط کی باہمی لیاقت اُس حد تک قابل قدر ہے جہاں تک دو متغیرات منسلک ہیں اور اس کا مطلب نہیں کہ ملت و معلول کے درمیان تعلق لازماً موجود ہے۔ تعلق کے معنی کی تشریح شماریاتی تکنیکی بجائے منطقی تجربے سے کی جاتی ہے۔

کچھ نئے پہلو کے ساتھی، انتظامیہ اور منصوبہ بندی کے شعبوں میں مسائل کے مطالعہ کے لئے بھی باہم ارتباطی کا طریقہ استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، معلم کے عزم اور بچوں کے مدرسہ چھوڑ جانے کا تناسب، گھر سے مدرسہ کا فاصلہ اور خواتین کا مدرسہ میں تناسب اس طریقہ کی مدد سے ان کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

4۔ ترقیاتی مطالعہ (Development Studies):

ترقی کا نظریہ خالصتاً حیاتیاتی ہے اور عموماً زندگی کے عوامل اور حیاتیاتی تعاملات سے منسلک ہے۔ تاہم، یہی نظریہ اب فزیکل نظام اور سماجی اداروں اور نظریات کی ثقافتی نظاموں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ترقیاتی مطالعات کا مقصد ترقی پر اثر انداز وجوہات اور پیچیدگیوں کے بین حالیہ نظریات کے تحت ترقی کی ابتدائی سمیت، رجحان، نمونہ، تناسب اور نمونہ بذعوزی کا کھوج لگانا ہے۔ (159:267:8 گڈ)

نفل جیسی طول بلدی کراس سیکشن طریق کار کا اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ طول بلدی مطالعات میں ایک سال یا ایک ماہ کے دوران ایک خاص گروہ کی بڑھوتری کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور زیر غور مطالعہ گروہ کے کم از کم ایک فرد کی پیمائش حاصل کر لی جاتی ہے۔

تعلیمی منصوبہ بندی اور انتظامیہ کے شعبوں میں ترقیاتی مطالعے کی دو اقسام نمو مطالعہ اور رُجحانی خاکہ کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسا کہ حسب ذیل ہے:

Elmas Ali

(Growth Studies) نمو کا مطالعہ:

کسی محقق کو کامیاب اور حقیقی منصوبہ بندی کے لئے اس کے شعبے پر اثر انداز تبدیلیوں کا مکمل علم ہونا چاہیے۔ اس امر سے آگاہی ہونی چاہیے کہ کون سے عوامل مختلف معاشی اندراج میں تعلیمی نمو پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور نمو کے مختلف پہلوؤں کا پہلے تو مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعد ازاں یہ نمو کو آخری حد تک لے جاتے ہیں۔

ترقی کا مطالعہ طول بلدی کراس سیکشن کا طریقہ استعمال میں لا کر کیا جا سکتا ہے۔ طول بلدی طریقہ کا استعمال گزرتے وقت ایک خاص عرصہ میں ایک شخص یا ایک گروہ کا مشاہدہ کیا جاتا ہے جبکہ کراس سیکشن طریقے میں اُن کی نمو کے مختلف مدارج میں مختلف افراد یا گروہوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ کراس سیکشن طریقہ کو طول بلدی طریقے پر فوقیت حاصل ہے۔ اول الذکر بہت کم خرچ ہے اور فوری طور پر معلومات انکشفی کرنے میں کارآمد ہے۔ ایک منصوبہ ساز بھلے انداز تعلیمی پالیسیوں کا مطالعہ بھی کرنا چاہے گا جو مختلف طبقات کی معاشی نمو کے لئے استعمال ہوتی ہیں، یا پھر سماجی و معاشی نمو کے خاندانی مدارج میں کسی ملک میں تعلیمی نمو کے لئے خاص حکمت عملیوں کے اثر کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

(Trend-projection Studies) رجحانی پروجیکٹ کے مطالعات:

رجحانی منصوبے کا مطالعہ جسے امکانی مطالعات بھی کہا جاتا ہے، یہ بھی بیانیہ طریقے کا دلچسپ اطلاق ہے۔ اس [illegible] طول بلدی فکر پر مبنی ہے جو اس کام کا پتہ دیتا ہے کہ ماضی میں کیا ہوتا رہا ہے، موجود حالات کیا ہیں اور آئندہ کیا معلوم [illegible] بنا پر مستقبل میں کیا ہونے والا ہے؟

اس [illegible] سے منصوبہ بندی کے پروگراموں کے لئے بیش قیمت معلومات ملتی ہیں۔ تاہم یہ پیش گوئیاں محض اندازوں پر مبنی نتائج [illegible] بے شمار غیر متوقع عوامل ہوتے ہیں جو مواد اور ترقی کے مکمل کو تیزی دے یا پیچیدہ رکھ سکتے ہیں۔

مستقبل سے متعلق جملہ منصوبہ بندی [illegible] میں تقریباً درست تخمینوں کی بنیاد پر تیار کئے جا سکتے ہیں۔ ایسا صرف تبھی ممکن ہوتا ہے کہ جب ہماری پاس ماضی سے لیا گیا [illegible] نمونہ اور حالیہ شماریات موجود ہوں۔ اس رجحان کو باضابطہ طور پر جمع کیا جا سکتا ہے اور رُجحانی خاکے [illegible] کی روشنی میں تیار کئے جا سکتے ہیں۔ ان اقسام کے مطالعات کو رجحانی خاکوں کے تیار کیا جا سکتا ہے۔

منصوبے پر مبنی مطالعات کی ایک اور قسم تخمینہ پر مبنی ہدف ہے۔ اس قسم کے منصوبوں میں اہداف کو پہلے وضع کر لیا جاتا ہے اور پھر دستیاب معلومات کی مدد سے ہدف سے متعلق منصوبہ تیار کر لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم یہ ہدف مقرر کرتے ہیں کہ پاکستان میں عالم گیر پرائمری تعلیم کو 1992ء تک حاصل کر لیا جائے تو یہ معلوم ہے کہ حالیہ اندراج میں 5-9 سال کے بچوں میں سے 56 فیصد بچے پرائمری مدارس میں زیر تعلیم ہیں۔ یہ منصوبہ 1988ء میں قابل شمار حالیہ 54 فیصد بچوں کو ذہن میں لا کر تیار کیا گیا ہے اور 1992ء تک صد فی صد کا ہدف حاصل کر لیا جائے گا۔

ایسی صورت میں کہ جب منصوبے رجحانی نوعیت کے ہوں تو پاکستان میں حالات کے پیش نظر یہ بہت سہل ثابت ہو سکتا ہے اور ایسی حالت میں کہ جب ہم مبنی بر ہدف منصوبے تیار کریں تو بے جا لاگت بے حد زیادہ آ سکتی ہے۔ لہٰذا منصوبوں کی ایک تیسری قسم زیادہ حقیقت پسندانہ ہے اور یہ منصوبے ذرائع کے مطالعہ پر مبنی ہیں۔ ان اقسام کے منصوبوں

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

میں ہم ان ذیلی حلقوں کو کہ جن کے لئے یہ منصوبے تیار کر رہے ہیں، مالیاتی استقراء کو بطور منصوبہ ساز ذہن میں رکھتے ہیں۔ امکان غالب یہ ہے کہ شاید رجحانی منصوبوں اور برہنی ہدف منصوبوں کا درمیانی راستہ یہی ہے، لہٰذا مالیاتی اہداف پر مبنی منصوبے حکومت منصوبہ بندی کے عرصے کو خاطر میں لا کر مالیتی استقراء کے تناظر میں مرتب کرتی ہے۔ ڈاکٹر مقصود حسین بخاری نے تعلیمی رجحان کا مطالعہ ترتیب دیا تا کہ سال 82-1981ء تا 91-1990ء کے عرصہ میں پرائمری مدارس میں درکار خواتین معلمین کا منصوبہ تیار کیا جا سکے۔ اس مطالعے کا خاکہ ضمیمہ IV میں دیا گیا ہے۔

سوال 6: بیانیہ تحقیق کی مختلف اقسام کو بیان کریں جو پلاننگ چکر میں استعمال کی جا سکتی ہیں۔
تعلیمی منصوبہ بندی اور انتظام و انصرام میں بیانیہ تحقیق کی کون سی اقسام کا استعمال ہو سکتا ہے:

جواب: منصوبہ بندی کا دور (سائیکل/گردش) اور بیانیہ تحقیق:
(Planning Cycle and Descriptive Research):

منصوبہ بندی کے دائرے یا پلاننگ (سائیکل/گردش) کے مطالعہ کے بعد اُن اقسام تحقیق کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے جنہیں منصوبہ بندی کے دور کے مختلف مدارج میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

1- منصوبہ بندی کا پہلا دور یا (سائیکل/گردش) تعلیمی ترقی کی موجودہ حالت کی تشخیص یا تخمینہ ہے تا کہ اصلاحی اقدامات کو ذہن میں رکھ کر موجودہ حالات کے ذمہ دار عوامل کی پہچان اور شناخت کر سکیں۔ ہر اس مقصد کے لئے درجاتی مطالعہ ترتیب دے سکتے ہیں اور سرسری تقابلی مطالعات کو بھی عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ کسی جاری منصوبہ میں اقدامات کے اثرات کے تجزیے کے لئے کیس سٹڈی کرانا اور ناکامی کی وجوہات یا کوتاہیوں کی تشخیص بھی سودمند رہے گا۔

2- منصوبہ سازی کی تشکیل کے مرحلے میں ہم سابقہ حکمت عملیوں، منصوبہ جات اور دیگر متعلقہ دستاویزات کی چھان بین برائے تجزیہ کر سکتے ہیں۔ ہم تقابلی سماجی و معاشی درجے پر اُن دیگر ترقی پذیر ممالک کے منصوبہ جات اور حکمت عملیوں کا دستاویزی تجزیہ بھی عمل میں لا سکتے ہیں، جنہوں نے سابقہ عشروں میں سُرعت سے پیش رفت کی، یا ایسے ہی دیگر کام کرنا بھی بے حد سُود مند رہے گا۔

3- مستقبل میں ضروریات، ضروریات پر اخراجات اور ہدف ماحول کی تشخیص کے مرحلے پر ہم رجحانی حاکہ جات یا برہنی ہدف خاکوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔

4- معائنہ جاتی مطالعات کے ذریعے قابلِ عمل ہونے کی جانچ پڑتال بھی کی جا سکتی ہے۔ ایسے مطالعات کے ذریعے جدید نظریات سے متعلق آبادی کی تیاری، اہدافی تجربات میں ان کی رضامندانہ شرکت اور موجود وسائل کی دستیابی کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

5- منصوبہ کی تشخیص کو فنڈز کے مختص کرنے اور استعمال میں لانے اور عملی اہداف کے حصول تک محدود کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لوگوں کی زندگیوں پر منصوبے کے اثرات پر زور دیا جانا چاہیے۔ متعلقہ لوگوں، والدین، معلمین، منتظمین، مقامی سماجی قائدین کے ساتھ ساتھ تعلیمی و انتظامی ماہرین کے لئے سوالناموں، مشاہدات اور ملاقاتوں کے ذریعے مطالعات کئے جا سکتے ہیں تا کہ ان کے نظریات میں کمیوں، کوتاہیوں، ترقی اور مسائل کی چھان بین کی جا سکے۔ نئی حکمت عملی ترتیب دینے کی غرض سے ایسے مطالعات انتہائی نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں۔

Elmas Ali

سوال 7: کیس سٹڈی (Case Study) اور سکول سروے (School Survey) میں فرق بیان کریں۔

جواب: کیس سٹڈی:

1- کیس سٹڈی ایک واحد کیس یا کیسز کی محدود تعداد ہو تو کیس سٹڈی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے اور بیانیہ تحقیق جب مرکزِ توجہ ایک واحد کیس ہو تو کیس سٹڈی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے اور بیانیہ تحقیق میں کیس سٹڈی کو شامل کر لیا جاتا ہے۔ اس مطالعہ کا دائرہ کار بڑھا دیا جاتا ہے تا کہ اس میں نسبتاً مفصل بیان، کسی فرد واحد، واقعی ادارے یا معاشرے کو شامل کیا جا سکے۔ مطالعہ کی اس قسم کو "اِڈیوگرافک" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ طریقہ ملنے والے نتائج کو فرد یا گروہوں تک وسعت دینے سے قبل، افراد کے رویوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہاں ایک فرد پر یہ زور نہیں دیا جاتا کہ وہ ایک قسم کی نمائندگی کرے، مگر اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ فرد ہی ایسی منفرد شخصیت ہوتا ہے کہ جس کے اپنے مسائل اور ضروریات ہوتی ہیں۔

کیس سٹڈی کو تحقیق میں درج ذیل مقاصد کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا ہے:

(i) کیس سٹڈی کو تشخیص کرنے والے کو یہ مفروضہ دینا کہ دیگر سیاق و سباق میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے ــــ تشخیص کرنے والے کو ایسا منفرد ماحول فراہم کر سکتا ہے کہ وہ اپنے مفروضے کی جانچ کر سکے۔

(ii) کیس سٹڈی کا طریقہ تشخیص کرنے والے کو ایسا منفرد ماحول فراہم کر سکتا ہے کہ وہ اپنے مفروضے کی جانچ کر سکے۔

(iii) کیس سٹڈی نئی بصیرت دے کر رائج الوقت عقائد میں ترمیم کرنے اور علم میں کمی کی نشاندہی کر سکتا ہے۔

(iv) کیس سٹڈی اس کی وضاحت کرنے میں بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے کہ کسی ٹھوس نمونے میں نظریاتی نمونہ کیسے پیش کیا جا سکتا ہے۔

کیس سٹڈی کی معلومات مختلف ذرائع سے مل سکتی ہیں۔ محقق اپنے موضوعات کو ماضی کو یاد کرنے، یا حال کو بیان کرنے، ملاقات و مشورہ سوالنامے بھرنے کا کہہ سکتا ہے۔ بیاضوں، خطوط اور مختلف جسمانی، نفسیاتی، سماجی پڑتالیں بھی پہلی قدر معلومات فراہم کر سکتی ہیں۔

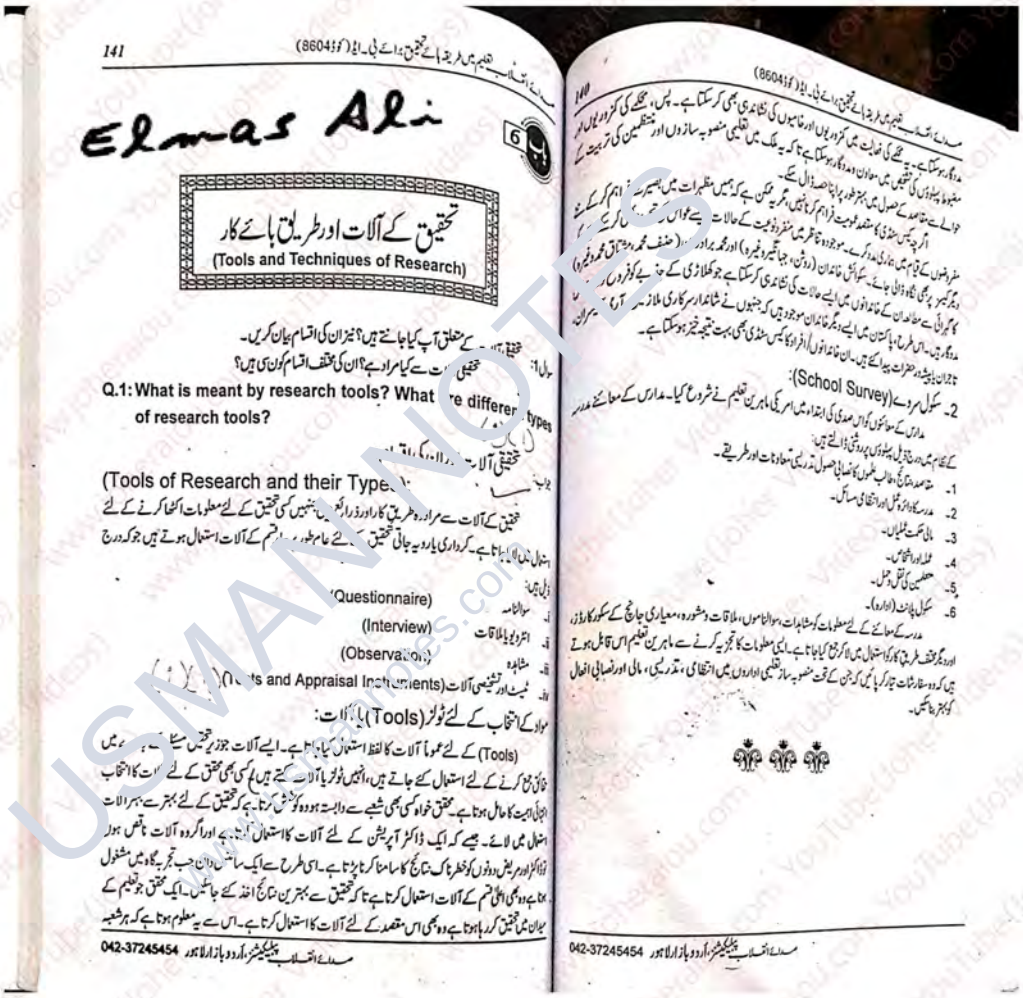
کیس سٹڈی معائنے کے مشابہ ہوتے ہیں معلومات اکٹھی کرنے کی بجائے بہت ساری سماجی اکائیوں، اور محدود نمائندگان کیس کے غور، مطالعے سے دیگر عوامل کو لیا جاتا ہے۔ یہ دائرہ کار کے اعتبار سے تو مختصر اور محدود ہے مُرمعائنہ کے مقابلے میں زیادہ جامع۔

اب کیس سٹڈی کے نظریے کی وضاحت کے لئے ایک مثال پر غور کریں:

(فرض کریں کہ ایک ای پی ایم طالب علم نے یقین کرنا تھا کہ آیا امہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ای پی ایم محکمے کے زیرِ سایہ مہیا کردہ پروگرام ملکی تعلیمی منصوبہ سازوں اور منتظمین کو اُن کے مقاصد کے حصول کے لئے ان کے مقاصد پورے کر رہا تھا، تو اس کے تحت ای پی ایم محکمے کا کیس سٹڈی لیا جائے گا۔ اس کیس سٹڈی میں محکمے کا پس منظر تاریخ، اس کے اغراض و مقاصد اور اس کے زیرِ انصرام فراہم کردہ تعلیمی پروگراموں کو تفصیلی طور پر پیش کر دینا ہے۔ وہ طالب علم کا طریقہ کار اور معلمین کی تشخیص کے طریقوں پر بھی بحث کرتا ہے۔ اس محکمے کے زیرِ انتظام علاقوں اور ان علاقوں کو بھی کہ جہاں ای پی ایم گریجویٹ جا کر خدمات سرانجام دے سکتے ہیں، اُن پر بھی بحث کی جاتی ہے۔ مستقبل کے پروگراموں کا تنقیدی جائزہ بھی لیا جاتا ہے اور محکمے کے موجودہ حالات کے تناظر میں محکمے کی مجموعی فعالیت بھی محقق بمعہ مشاہدات پیش کرتا ہے۔

یہ کیس سٹڈی نئی بصیرتیں فراہم کر کے اس محکمے کے موجودہ پروگراموں میں تبدیلیاں اور ترامیم کرنے میں

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



141 سدائے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

Elmas Ali

6

تحقیق کے آلات اور طریق ہائے کار
(Tools and Techniques of Research)

سوال 1: تحقیق ... سے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ نیز ان کی اقسام بیان کریں۔
تحقیقی ... سے کیا مراد ہے؟ ان کی مختلف اقسام کون سی ہیں؟

Q.1: What is meant by research tools? What ... differen... types of research tools?

جواب: تحقیقی آلات ...

(Tools of Research and their Types ...

تحقیق کے آلات سے مراد وہ طریق کار اور ذرائع ہیں جنہیں کسی تحقیق کے لئے معلومات اکٹھا کرنے کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ کردار کی یاد رہے جاتی تحقیق ... لئے عام طور ... قسم کے آلات استعمال ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

i. سوالنامہ (Questionnaire)
ii. انٹرویو یا ملاقات (Interview)
iii. مشاہدہ (Observation)
iv. ٹیسٹ اور تشخیصی آلات (...ts and Appraisal Instruments)

مواد کے انتخاب کے لئے ٹولز (Tools) یا آلات:

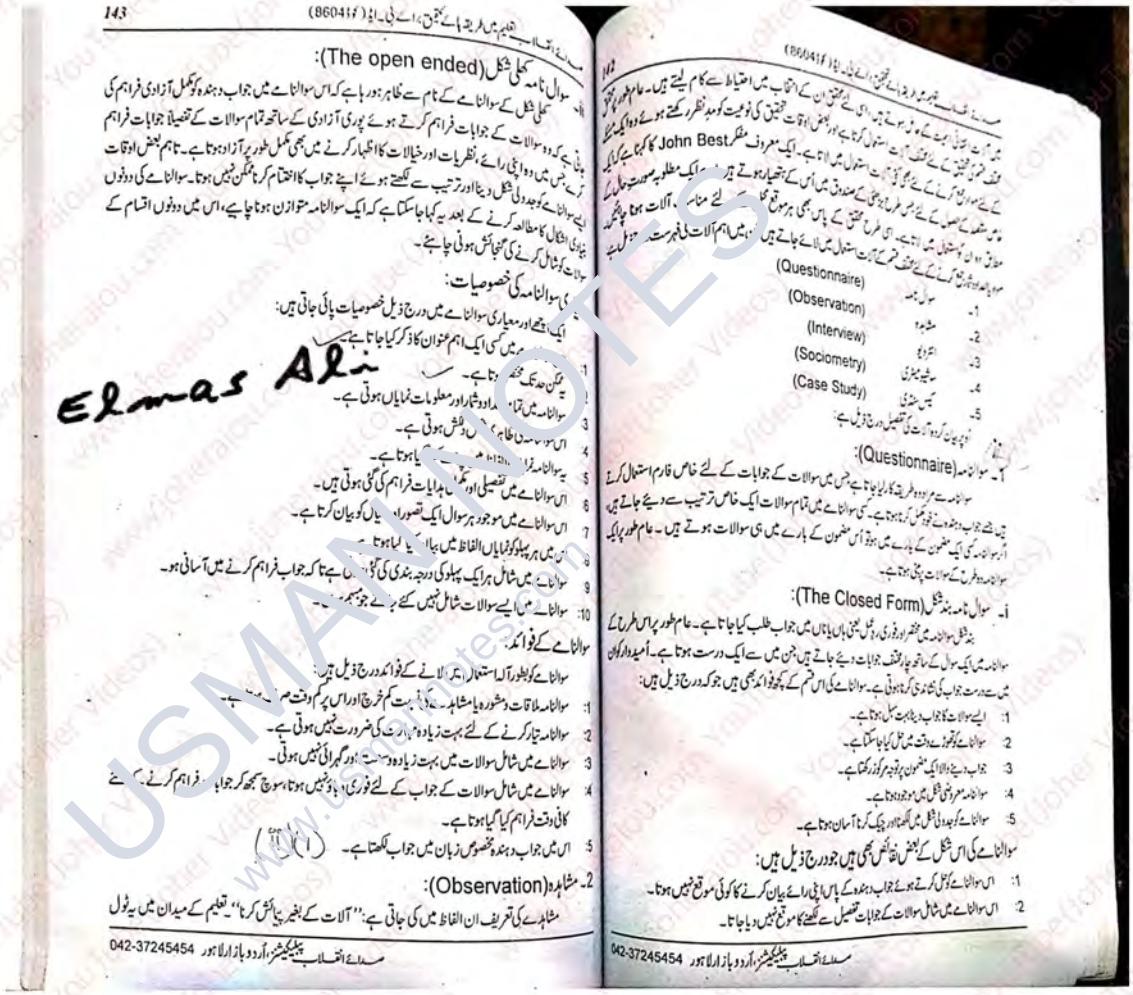
(Tools) کے لئے عموماً آلات کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے آلات جو زیر تحقیق مسئلے ... میں خام مال جمع کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، انہیں ٹولز یا آلات کہتے ہیں۔ ہم کسی بھی محقق کے لئے ... ات کا انتخاب انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ محقق خواہ کسی بھی شعبے سے وابستہ ہو وہ کوشش کرتا ہے کہ تحقیق کے لئے بہتر سے بہتر آلات استعمال میں لائے۔ جیسے کہ ایک ڈاکٹر آپریشن کے لئے آلات کا استعمال کرتا ہے اور اگر وہ آلات ناقص ہوں تو ڈاکٹر اور مریض دونوں کو خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے ایک سائنس دان جب تجربہ گاہ میں مشغول ہوتا ہے تو وہ بھی اعلیٰ قسم کے آلات استعمال کرتا ہے تاکہ تحقیق سے بہترین نتائج اخذ کئے جا سکیں۔ ایک محقق جو تعلیم کے میدان میں تحقیق کر رہا ہوتا ہے وہ بھی اس مقصد کے لئے آلات کا استعمال کرتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر شعبہ

... مددگار ہو سکتا ہے۔ یہ تحقیق میں معاون و مددگار ہو سکتا ہے تاکہ یہ ملک میں تعلیمی منصوبہ سازوں اور منتظمین کی تربیت کے ... مفید پالیسیوں کی تحقیق میں بہتر طور پر اپنا حصہ ڈال سکے۔

... خواہ سے متعدد کے حصول میں بہتر طور پر اپنا حصہ ڈال سکے۔

اگرچہ پاکستان سٹڈی کا مقصد طویل مدت فراہم کرنا نہیں، مگر یہ ممکن ہے کہ ہمیں مظہرات میں بصیرت ... اہم کر سکے ... حالات پیدا کرنے ...

مہاجر پرندوں کی تحقیق میں ہزاروں رضاکار (طلبہ، اساتذہ اور ... (مصنف محمد، دوست احمد محمود وغیرہ) ... مہاجر پرندوں کے قیام میں ... مدد کرتے ہیں۔ سکول کی عمارت، سکول کا احاطہ (درخت، جھاڑیاں وغیرہ) اور محمد برادر ... مہاجر پرندوں کے ... مدد کرتے ہیں۔ موجودہ تناظر میں



143 تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، اے ٹی ایڈ (8604)

(The open ended) کھلی شکل:

سوال نامہ کھلی شکل کے سوالنامے کے نام سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اس سوالنامے میں جواب دہندہ کو مکمل آزادی فراہم کی جاتی ہے کہ وہ سوالنامے کے سوالات کے جوابات فراہم کرتے ہوئے پوری آزادی کے ساتھ تمام سوالات کے تفصیلاً جوابات فراہم کرے۔ جس میں وہ اپنی رائے، نظریات اور خیالات کا اظہار کرنے میں بھی مکمل طور پر آزاد ہوتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ایسے سوالنامے کو جدولی شکل دینا اور ترتیب سے لکھتے ہوئے اپنے جواب کا اختتام کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ سوالنامے کی دونوں اقسام کے جدولی اشکال کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک سوالنامہ متوازن ہونا چاہیے، اس میں دونوں اقسام کے سوالات کو شامل کرنے کی گنجائش ہونی چاہیے۔

سوالنامہ کی خصوصیات:

ایک اچھے اور معیاری سوالنامے میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

1. سوالنامے میں کسی ایک اہم عنوان کا ذکر کیا جاتا ہے۔
2. یہ ممکن حد تک مختصر ہوتا ہے۔
3. سوالنامہ میں تما... اور شمار اور معلومات نمایاں ہوتی ہے۔
4. اس سوالنامے کی ظاہر... دلکش ہوتی ہے۔
5. یہ سوالنامہ غیر... یا ہوتا ہے۔
6. اس سوالنامے میں تفصیلی اور تکنیکی ہدایات فراہم کی گئی ہوتی ہیں۔
7. اس سوالنامے میں موجود ہر سوال ایک تصور... یاں کو بیان کرتا ہے۔
8. ... میں ہر پہلو کو نمایاں الفاظ میں بیان کیا ہوتا ہے۔
9. سوالنامے میں شامل ہر ایک پہلو کی درجہ بندی کی گئی ہوتی ہے تاکہ جواب فراہم کرنے میں آسانی ہو۔
10. سوالنامے میں ایسے سوالات شامل نہیں کیے جاتے جو مبہم ہوں۔

سوالنامے کے فوائد:

سوالنامے کو بطور آلہ استعمال میں لانے کے فوائد درج ذیل ہیں:

1. سوالنامہ ملاقات و مشورہ یا مشاہدہ کی بہت کم خرچ اور اس پر کم وقت صرف ہوتا ہے۔
2. سوالنامہ تیار کرنے کے لئے بہت زیادہ مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔
3. سوالنامے میں شامل سوالات میں بہت زیادہ وسعت اور گہرائی نہیں ہوتی۔
4. سوالنامے میں شامل سوالات کے جواب کے لئے فوری ردعمل نہیں ہوتا، سوچ سمجھ کر جواب فراہم کرنے کے لئے کافی وقت فراہم کیا گیا ہوتا ہے۔
5. اس میں جواب دہندہ مخصوص زبان میں جواب لکھتا ہے۔

2- مشاہدہ (Observation):

مشاہدے کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے: "آلات کے بغیر پیمائش کرنا"۔ تعلیم کے میدان میں یہ ٹول

میں ... تحقیق کے دوران ... استعمال کرتا ہے اور بعض اوقات تحقیق کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ایک سے ... تحقیق کے لئے ... استعمال میں لاتا ہے۔ ایک معروف مفکر John Best کا کہنا ہے کہ ایک ... کے لئے سوالات تیار کرنے کے لئے کئی ... استعمال کرتا ہے اور ... ایک مطلوبہ صورت حال ... کے لئے مناسب ... آلات ہونا چاہئے۔ ... مقصد کے حصول کے لئے ... طرح تحقیق کے ... میں اہم آلات کی فہرست ... ہے۔ ... کے ... استعمال میں لائے جاتے ہیں:

(Questionnaire)	1- سوال نامہ
(Observation)	2- مشاہدہ
(Interview)	3- انٹرویو
(Sociometry)	4- سماجی پیمائش
(Case Study)	5- کیس سٹڈی

ان آلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- سوالنامہ (Questionnaire):

سوالنامہ سے مراد وہ طریقہ کار لیا جاتا ہے جس میں سوالات کے جوابات کے لئے خاص فارم استعمال کرتے ہیں جسے جواب دہندہ سے پُر کروایا جاتا ہے۔ کسی سوالنامے میں تمام سوالات ایک خاص ترتیب سے دیئے جاتے ہیں۔ سوالنامہ کسی ایک مضمون کے بارے میں ہوتا ہے اس مضمون کے بارے میں ہی سوالات ہوتے ہیں۔ عام طور پر ایک سوالنامہ دو طرح کے سوالات پر مبنی ہوتا ہے۔

i- سوال نامہ بند شکل (The Closed Form):

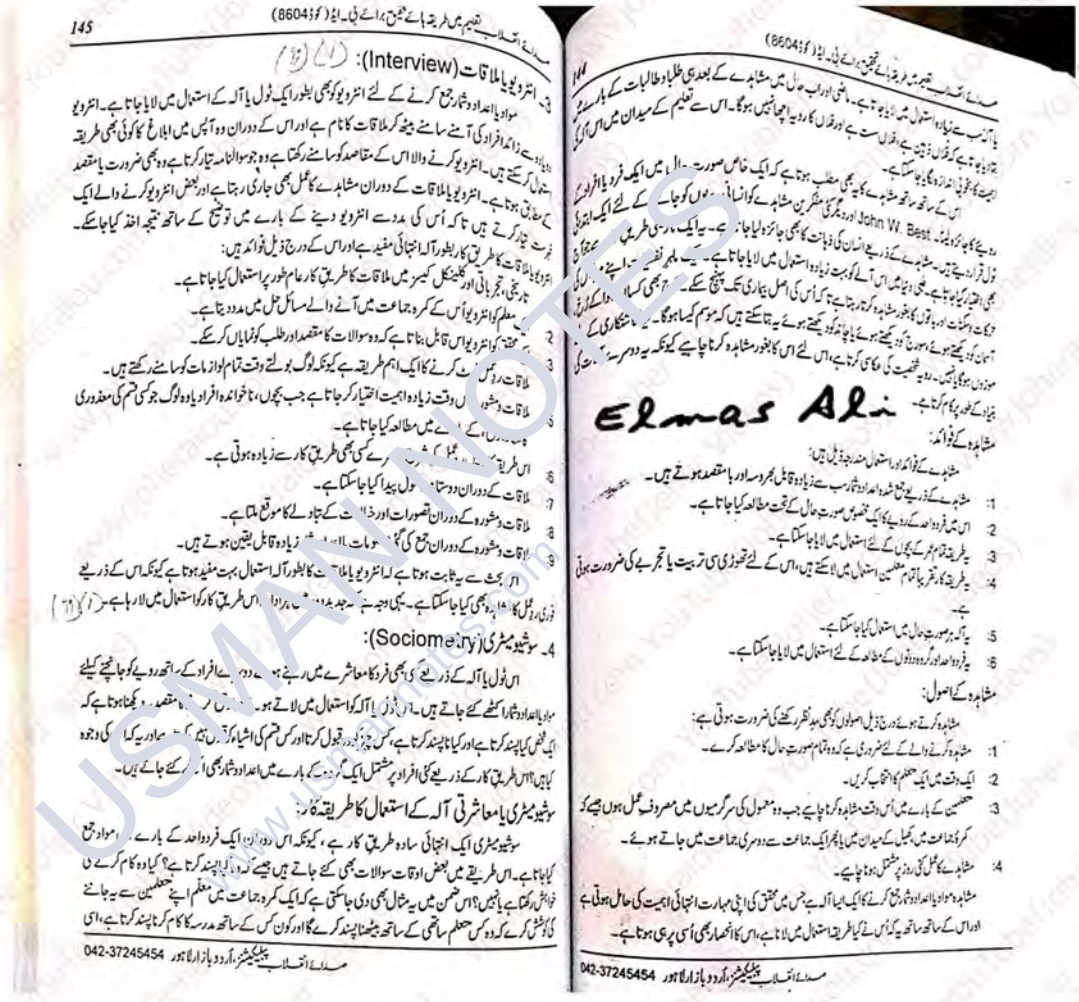
بند شکل سوالنامہ میں مختصر اور فوری ردعمل یعنی ہاں یا نہیں میں جواب طلب کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس طرح کے سوالنامہ میں ایک سوال کے ساتھ چار مختلف جوابات دیئے جاتے ہیں جن میں سے ایک درست ہوتا ہے۔ اُمیدوار کو ان میں سے درست جواب کی نشاندہی کرنا ہوتی ہے۔ سوالنامے کی اس قسم کے کچھ فوائد بھی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1. ایسے سوالات کا جواب دینا بہت سہل ہوتا ہے۔
2. سوالنامے کو تھوڑے وقت میں حل کیا جا سکتا ہے۔
3. جواب دینے والا ایک مضمون پر توجہ مرکوز رکھتا ہے۔
4. سوالنامہ معروضی شکل میں موجود ہوتا ہے۔
5. سوالنامے کو جدولی شکل میں لکھنا اور چیک کرنا آسان ہوتا ہے۔

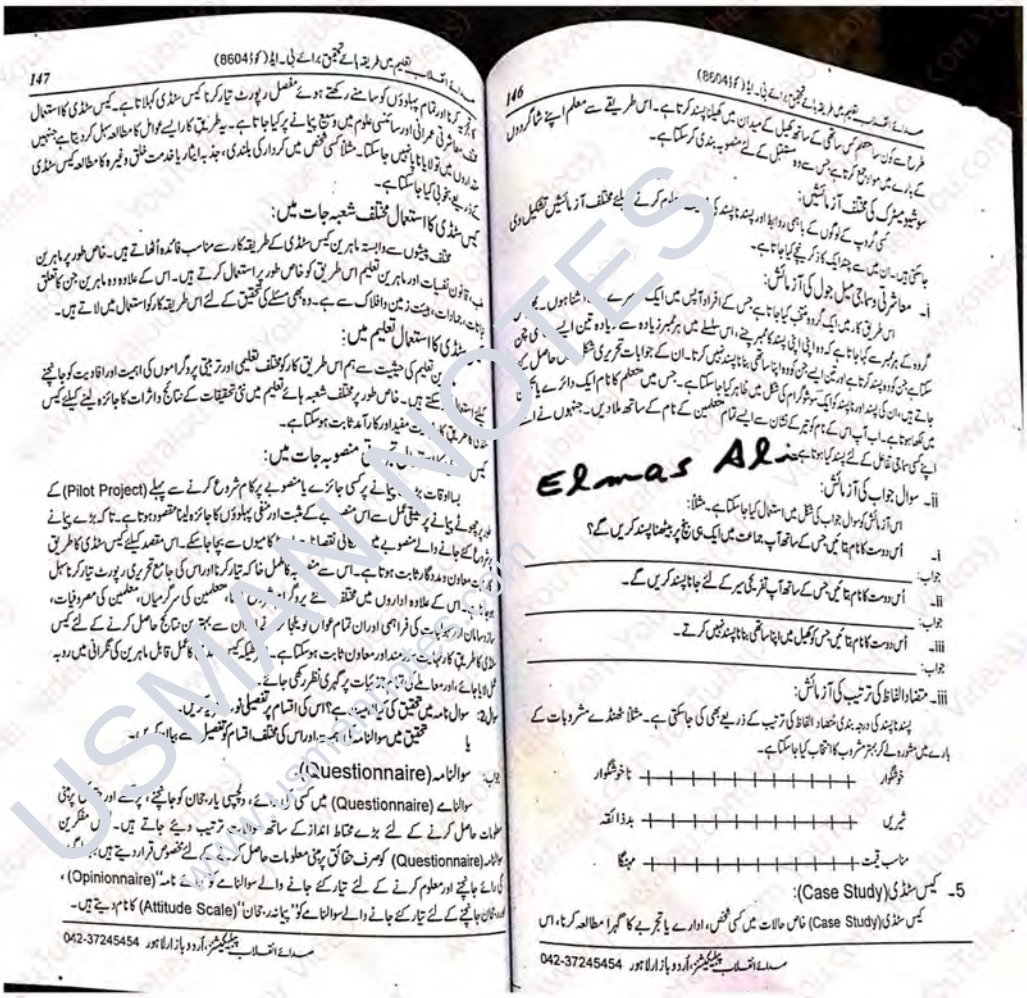
سوالنامے کی اس شکل کے کچھ نقائص بھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

1. اس سوالنامے کو حل کرتے ہوئے جواب دہندہ کے پاس اپنی رائے بیان کرنے کا کوئی موقع نہیں ہوتا۔
2. اس سوالنامے میں شامل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



USMAN NOTES
www.usmannotes.com



146

مسائل اور اُن کا حل تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ (کوڈ 8604)

طرح سے کون سا مجموعہ کس ساتھی کے ساتھ کھیل کے میدان میں کھیلنا پسند کرتا ہے۔ اس طریقے سے معلم اپنے شاگردوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے جس سے وہ مستقبل کے لیے منصوبہ بندی کر سکتا ہے۔

سوشیو میٹرک کی مختلف آزمائشیں:

کسی گروپ کے لوگوں کے باہمی روابط اور پسند ناپسند کو معلوم کرنے کیلئے مختلف آزمائشیں تشکیل دی جا سکتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے۔

i۔ معاشرتی و سماجی میل جول کی آزمائش:

اس طریق کار میں ایک گروہ منتخب کیا جاتا ہے جس کے افراد آپس میں ایک سرے سے ... شناسا ہوں۔ یہ گروہ بے ہر ممبر سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی پسند کا نمبر چنے، اس سلسلے میں ہر ممبر زیادہ سے زیادہ تین ایسے ... کی چن سکتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور تین ایسے جن کو وہ اپنا ساتھی بنانا پسند نہیں کرتا۔ ان کے جوابات تحریری شکل میں حاصل کر جاتے ہیں، ان کی پسند اور ناپسند کو ایک سوشوگرام کی شکل میں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ جس میں متعلم کا نام ایک دائرے یا ... میں لکھا ہوتا ہے۔ اب آپ اس کے ہم گوتیر کے نشان سے ایسے تمام متعلمین کے نام کے ساتھ ملا دیں۔ جنہوں نے اسے اپنے کسی سماجی تفاعل کے لئے پسند کیا ہوتا ہے

Elmas Ali

ii۔ سوال جواب کی آزمائش:

اس آزمائش کو سوال جواب کی شکل میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً:

i۔ اُس دوست کا نام بتائیں جس کے ساتھ آپ جماعت میں ایک ہی بنچ پر بیٹھنا پسند کریں گے؟

جواب:

ii۔ اُس دوست کا نام بتائیں جس کے ساتھ آپ تفریحی سیر کے لئے جانا پسند کریں گے۔

جواب:

iii۔ اُس دوست کا نام بتائیں جس کو کھیل میں اپنا ساتھی بنانا پسند نہیں کرتے۔

جواب:

iii۔ متضاد الفاظ کی ترتیب کی آزمائش:

پسند ناپسند کی درجہ بندی متضاد الفاظ کی ترتیب کے ذریعے بھی کی جا سکتی ہے۔ مثلاً ٹھنڈے مشروبات کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے مشروب کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

خوشگوار ——— ناخوشگوار

شیریں ——— بدذائقہ

مناسب قیمت ——— مہنگا

5۔ کیس سٹڈی (Case Study):

کیس سٹڈی (Case Study) خاص حالات میں کسی شخص، ادارے یا تجربے کا گہرا مطالعہ کرنا، اس

147

مسائل اور اُن کا حل تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ (کوڈ 8604)

کا تجزیہ کرنا اور تمام پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے مفصل رپورٹ تیار کرنا کیس سٹڈی کہلاتا ہے۔ کیس سٹڈی کا استعمال ... فلسفہ، عمرانی اور سائنسی علوم میں وسیع پیمانے پر کیا جاتا ہے۔ یہ طریق کار ایسے عوامل کا مطالعہ ممکن کر دیتا ہے جنہیں ... خانوں میں تولا یا ناپا نہیں جا سکتا۔ مثلاً کسی شخص میں کردار کی بلندی، جذبہ ایثار یا خدمت خلق وغیرہ کا مطالعہ کیس سٹڈی ... کے ذریعے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

کیس سٹڈی کا استعمال مختلف شعبہ جات میں:

مختلف پیشوں سے وابستہ ماہرین کیس سٹڈی کے طریقہ کار سے مناسب فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ خاص طور پر ماہرین ... قانون نفسیات اور ماہرین تعلیم اس طریق کو خاص طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ماہرین جن کا تعلق ... روایات، ہیئت زمین و افلاک سے ہے۔ وہ بھی مسئلے کی تحقیق کے لئے اس طریقہ کار کو استعمال میں لاتے ہیں۔

کیس سٹڈی کا استعمال تعلیم میں:

... تعلیم کی حیثیت سے ہم اس طریق کار کو مختلف تعلیمی اور تربیتی پروگراموں کی اہمیت اور افادیت کو جانچنے ... استعمال کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر مختلف شعبہ ہائے تعلیم میں نئی تحقیقات کے نتائج و اثرات کا جائزہ لینے کیلئے کیس ... طریقہ کار بہت مفید اور کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔

کیس سٹڈی کا استعمال منصوبہ جات میں:

... بالعموم کسی منصوبے پر کسی جائزے یا منصوبے پر کام شروع کرنے سے پہلے (Pilot Project) کے ... طور پر چھوٹے پیمانے پر عملی عمل سے اس منصوبے کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا جائزہ لیا مقصود ہوتا ہے۔ تاکہ بڑے پیمانے ... پر شروع کیے جانے والے منصوبے میں ... کاموں سے بچا جا سکے۔ اس مقصد کیلئے کیس سٹڈی کا طریق ... بہت معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس سے منصوبہ کا مکمل خاکہ تیار کرنا اور اس کی جامع تحریری رپورٹ تیار کرنا سہل ... ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اداروں میں مختلف ... پروگرامز، ... معلمین کی سرگرمیاں، معلمین کی مصروفیات، ... سامان اور سہولیات کی فراہمی اور ان تمام عوامل و عناصر کا ... سے بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے کیس ... کا طریق کار بہت ... اور معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ ... کیس ... قابل ماہرین کی نگرانی میں رہ ... حل پایا جائے، اور معاملے کی تمام جزئیات پر گہری نظر رکھی جائے۔

سوال 2: سوال نامہ میں تحقیق کی کیا اہمیت ہے؟ اس کی اقسام پر تفصیلی نوٹ ... کریں۔

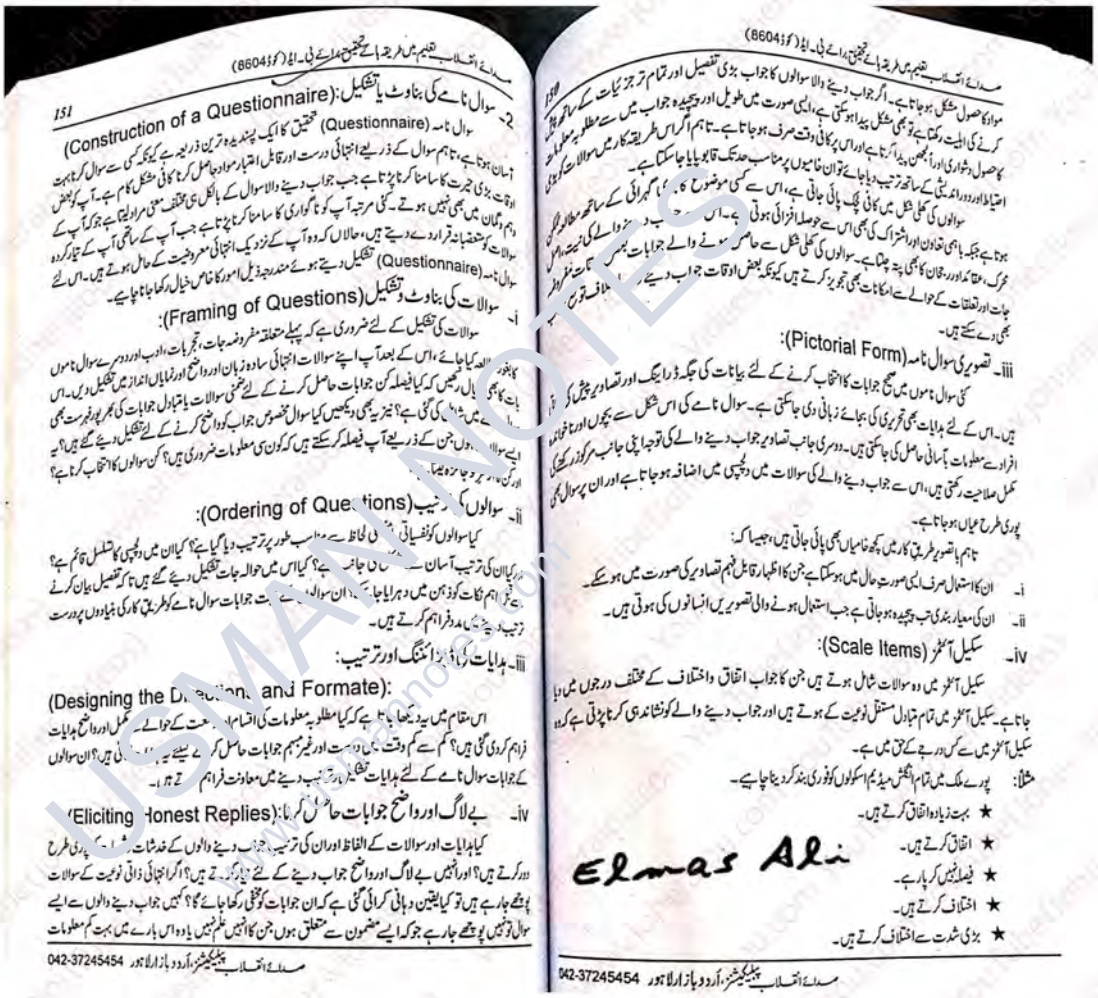
یا

تحقیق میں سوالنامہ کی اہمیت اور اس کی مختلف اقسام کو تفصیل سے بیان ... کریں۔

جواب: سوالنامہ (Questionnaire):

سوالنامے (Questionnaire) میں کسی ... ے، دلچسپی یا رجحان کو جانچنے، پرکھنے اور ... پانے ... معلومات حاصل کرنے کے لئے بڑے محتاط انداز کے ساتھ سوالات ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ ... ماہرین ... سوالنامہ (Questionnaire) کو صرف حقائق پر مبنی معلومات حاصل کرنے کے لئے مخصوص قرار دیتے ہیں۔ ... کرنے، ... جانچنے اور معلوم کرنے کے لئے تیار کئے جانے والے سوالنامے کو "رائے نامہ" (Opinionnaire)، ... رجحان جانچنے کے لئے تیار کئے جانے والے سوالنامے کو "پیمانہ رجحان" (Attitude Scale) کا نام دیتے ہیں۔


Elmas Ali
(Forms of Questionnaire)
(Closed Form):
(Opern Form)(کھلی شکل):
042-37245454



مصدائے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

مواد کا حصول مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر جواب دینے والا سوالوں کا جواب بڑی تفصیل اور تمام تر جزئیات کے ساتھ
کرنے کی اہلیت رکھتا ہے تو بھی مشکل پیدا ہو سکتی ہے، ایسی صورت میں طویل اور پیچیدہ جواب میں سے مطلوبہ معلومات
کا حصول دشواری اور اُلجھن پیدا کرتا ہے اور اس پر کافی وقت صرف ہو جاتا ہے۔ تاہم اگر اس طریقہ کار میں سوالات کو بہتر
اعتیاط اور دوراندیشی کے ساتھ ترتیب دیا جائے تو ان خامیوں پر مناسب حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

سوالوں کی کھلی شکل میں کافی لچک پائی جاتی ہے، اس سے کسی موضوع کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ ممکن
ہوتا ہے جبکہ باہمی تعاون اور اشتراک کی بھی اس سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اس [illegible] والے کی نفسیات،
محرک، عقائد اور رجحان کا بھی پتہ چلتا ہے۔ سوالوں کی کھلی شکل سے حاصل ہونے والے جوابات بہت
جات اور تعلقات کے حوالے سے امکانات بھی تجویز کرتے ہیں کیونکہ بعض اوقات جواب دینے [illegible]
بھی دے سکتے ہیں۔

iii۔ تصویری سوال نامہ (Pictorial Form):

کئی سوال ناموں میں صحیح جوابات کا انتخاب کرنے کے لئے بیانات کی جگہ ڈرائنگ اور تصاویر پیش کی
ہیں۔ اس کے لئے ہدایات بھی تحریری کی جائے زبانی دی جا سکتی ہے۔ سوال نامے کی اس شکل سے بچوں اور نا خواندہ
افراد سے معلومات بآسانی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ دوسری جانب تصاویر جواب دینے والے کی توجہ اپنی جانب مرکوز کرنے کی
مکمل صلاحیت رکھتی ہیں، اس سے جواب دینے والے کی سوالات میں دلچسپی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان پر سوال بھی
پوری طرح عیاں ہو جاتا ہے۔

تاہم یا تصویر طریق کار میں کچھ خامیاں بھی پائی جاتی ہیں، جیسا کہ:

i۔ ان کا استعمال صرف ایسی صورتِ حال میں ہو سکتا ہے جن کا اظہار قابلِ فہم تصاویر کی صورت میں ہو سکے۔

ii۔ ان کی معیار بندی تب پیچیدہ ہو جاتی ہے جب استعمال ہونے والی تصویریں انسانوں کی ہوتی ہیں۔

iv۔ سکیل آئٹمز (Scale Items):

سکیل آئٹمز میں وہ سوالات شامل ہوتے ہیں جن کا جواب اتفاق و اختلاف کے مختلف درجوں میں دیا
جاتا ہے۔ سکیل آئٹمز میں تمام متبادل مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں اور جواب دینے والے کو نشاندہی کرنا پڑتی ہے کہ وہ
سکیل آئٹمز میں سے کس درجے کے حق میں ہے۔

مثلاً: پورے ملک میں تمام انگلش میڈیم اسکولوں کو فوری بند کر دینا چاہیے۔

★ بہت زیادہ اتفاق کرتے ہیں۔
★ اتفاق کرتے ہیں۔
★ فیصلہ نہیں کر پا رہے۔
★ اختلاف کرتے ہیں۔
★ بڑی شدت سے اختلاف کرتے ہیں۔

Elmas Ali

مصدائے انقلاب پبلیکیشنز، اُردو بازار لاہور 042-37245454

151

2۔ سوال نامے کی بناوٹ یا تشکیل (Construction of a Questionnaire):

سوال نامہ (Questionnaire) تحقیق کا ایک پسندیدہ ترین ذریعہ ہے کیونکہ کسی سے سوال کرنا بہت
آسان ہوتا ہے، تاہم سوال کے ذریعے انتہائی درست اور قابلِ اعتبار مواد حاصل کرنا کافی مشکل کام ہے۔ آپ کو بعض
اوقات بڑی جرأت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب جواب دینے والا سوال کے بالکل ہی مختلف معنی مراد لیتا ہے جو کہ آپ کے
وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ کئی مرتبہ آپ کو ناگواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب آپ کے ساتھی آپ کے سوالات
سوالات کو متعصبانہ قرار دے دیتے ہیں، حالاں کہ وہ آپ کے نزدیک انتہائی معروضیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لئے
سوال نامہ (Questionnaire) تشکیل دیتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھا جانا چاہیے۔

i۔ سوالات کی بناوٹ و تشکیل (Framing of Questions):

سوالات کی تشکیل کے لئے ضروری ہے کہ پہلے متعلقہ مفروضہ جات، تجربات، ادب اور دوسرے سوال ناموں
کا بغور [illegible] کیا جائے، اس کے بعد آپ اپنے سوالات انتہائی سادہ زبان اور واضح اور نمایاں انداز میں تشکیل دیں۔ اس
بات کا بھی [illegible] کہ کیا فیصلہ کن جوابات حاصل کرنے کے لئے ضمنی سوالات یا متبادل جوابات کی بھرپور نہ [illegible]
[illegible] میں [illegible] کی گئی ہے؟ نیز یہ بھی دیکھیں کیا سوال مخصوص جواب کو واضح کرنے کے لئے تشکیل دیئے گئے ہیں؟ یہ
ایسے سوالات [illegible] جن کے ذریعے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کون سی معلومات ضروری ہیں؟ کن سوالوں کا انتخاب کرنا ہے؟
اور کن [illegible] وجازہ بنانا۔

ii۔ سوالوں کی ترتیب (Ordering of Questions):

کیا سوالوں کو نفسیاتی [illegible] کے لحاظ سے مناسب طور پر ترتیب دیا گیا ہے؟ کیا ان میں دلچسپی کا تسلسل قائم ہے؟
[illegible] کیا ان کی ترتیب آسان سے [illegible] کی جانب ہے؟ کیا اس میں حوالہ جات تشکیل دیئے گئے ہیں تاکہ تفصیل بیان کرنے
[illegible] اہم نکات کو ذہن میں دہرایا جا [illegible] ان سوالوں [illegible] جوابات سوال نامے کو طریق کار کی بنیادوں پر درست
ترتیب دینے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

iii۔ ہدایات کا ڈیزائننگ اور ترتیب:

(Designing the Direction and Formate):

اس مقام میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کیا مطلوبہ معلومات کی اقسام کے حوالے سے مکمل اور واضح ہدایات
فراہم کر دی گئی ہیں؟ کم سے کم وقت میں درست اور غیر مبہم جوابات حاصل کرنے کے لیے [illegible] ہیں؟ ان سوالوں
کے جوابات سوال نامے کے لئے ہدایات تشکیل [illegible] ترتیب دینے میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔

iv۔ بے لاگ اور واضح جوابات حاصل کرنا (Eliciting Honest Replies):

کیا ہدایات اور سوالات کے الفاظ اور ان کی ترتیب جواب دینے والوں کے خدشات [illegible] کی طرح
دور کرتے ہیں؟ اور انہیں بے لاگ اور واضح جواب دینے کے لئے [illegible] کرتے ہیں؟ اگر انتہائی ذاتی نوعیت کے سوالات
پوچھے جا رہے ہیں تو کیا یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ ان جوابات کو مخفی رکھا جائے گا؟ کہیں جواب دینے والوں سے ایسے
سوال تو نہیں پوچھے جا رہے جو کہ ایسے مضمون سے متعلق ہوں جن کا انہیں علم نہیں یا وہ اس بارے میں بہت کم معلومات

مصدائے انقلاب پبلیکیشنز، اُردو بازار لاہور 042-37245454

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

رکھتے ہیں؟ کیا عمومی سوال کے جواب کی جانچ کے لئے کیا سوال نامے میں متوازی سوالات پوچھے گئے ہیں؟ جوابات کے حوالے سے استقلال کو یقینی بنانے اور تضادات کو دور کرنے کے لئے ان سوالات کے تسلی بخش جواب حاصل کرنا ضروری ہے۔

3۔ سوال لکھنے کا پیمانہ (Criteria of Question Writing):

سوال لکھنے کے معیار یا اصول تجربے اور تحقیق سے قائم ہوتے ہیں۔ ان میں اہم ترین معیارات کو سوالوں کی شکل میں ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے، ان کے ساتھ مختصر تبصرہ بھی شامل کیا گیا۔

i۔ آیا کہ سوال تحقیقی مسئلے اور تحقیقی مقاصد سے متعلقہ ہے؟

(Is the question related to the research problem and research objectives?):

ماسوائے حقیقی و سماجی معلومات، تمام سوالات کو کسی تحقیقی مسئلے سے متعلق ہونا چاہیے، یعنی سوال نامے میں شامل ہر سوال سے حاصل ہونے والی معلومات کی تحقیق کے لئے قائم مفروضے کی جانچ پرکھ کے لئے ہونی چاہیے۔

ii۔ آیا کہ سوال درست اور موزوں ہے؟

(Is the question right and approprite):

کئی معلومات کھلی شکل کے سوالات سے زیادہ بہتر انداز میں حاصل کی جا سکتی ہیں جیسا کہ کرداری یا رویہ جاتی وجوہات، ارادے اور رجحانات وغیرہ، جبکہ بعض قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے سوادوں کی بند شکل زیادہ موزوں رہتی ہے۔ اس لئے سوال نامے کے لئے سوالوں کی صحیح اور موزوں ترین شکل کا انتخاب نہایت ضروری ہے۔

iii۔ آیا کہ سوال واضح اور غیر مبہم ہے؟

(Is the question clear and unambiguous?):

کسی بھی سوال میں ابہام کو دور کرنے کے لئے چند اصولوں پر عمل درآمد ضروری ہے۔ مثلاً ایسے سوالوں سے اجتناب کیا جائے جن میں جواب دینے والے کے لئے ایک سے زائد تصورات اور خیالات موجود ہوں۔ یہ پوچھنا کہ "کیا آپ کے خیال میں جدید ہائی اسکول کے انتظامی مقاصد اور انہیں حاصل کرنے کے تدریسی طریقے کیا تعلیمی نقطہ نظر سے درست ہیں؟" ایک مبہم سوال ہے کیونکہ اس میں بیک وقت انتظامی مقاصد اور تدریسی طریقے دونوں کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ مزید برآں سوالوں میں پیچیدہ الفاظ اور جملوں سے بھی اجتناب کیا جانا چاہیے۔ یعنی ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں جن کے ایک سے زیادہ مفاہیم نکلتے ہوں۔ جبکہ طویل سوالات بھی ابہام پیدا کرتے ہیں، سوال کی عبارت اگر بہت طویل ہو تو قاری اسے پڑھتے پڑھتے بنیادی نکتے سے ہٹ جائے گا اور ممکنہ طور پر کسی ایسے نکتے کا جواب دے دے گا جس کی اہمیت بالکل ثانوی اور سطحی نوعیت کی ہوگی۔ البتہ مکمل سوال تھوڑا طویل ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں حوالہ جاتی معلومات بھی شامل ہو سکتی ہیں، تاہم سوال کا وہ بنیادی حصہ جس میں اصل سوال موجود ہو، انتہائی مختصر اور واضح اور نمایاں ہونا چاہیے۔

iv۔ آیا کہ سوال خیال آفرین ہے؟

(Is the question suggestive?)

خیال آفریں (Suggestive) سوالات جواب کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔ ایسے سوالات سے سوال کی درستگی اور جوازیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ مثلاً اگر آپ پوچھتے ہیں "کیا آپ نے مقامی مدرسے کی صورتِ حال کا مطالعہ کر رکھا ہے؟" تو اس کا جواب بڑے پیمانے پر "ہاں" کی صورت میں ملنے کا امکان ہوتا ہے۔

v۔ آیا سوال میں ایسی معلومات پوچھی گئی ہیں جن کا جواب دینے والے کو علم نہیں؟

(Does the question demand knowledge and information that the respondent does not have?):

لاعلمی کی وجہ سے جواب کی عدم درستگی کے تدارک کے لئے ضروری ہے کہ معلومات کو چھاننے والے سوالات (Information Filter Questions) کہتے ہیں۔ مثلاً یہ جاننے کے لئے کہ [illegible] کے بارے میں کوئی شخص کیا سوچتا ہے؟ ضروری ہے کہ پہلے دیکھا جائے کہ کیا وہ یونیسکو (UNESCO) سے آشنا بھی ہے یا نہیں؟ کیا اسے اس کے مفہوم کا علم ہے؟ اس سلسلے میں آپ [illegible] کے بارے میں مختصراً تشریح بھی کر سکتے ہیں، اس کے بعد پوچھا جائے کہ وہ اس کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے؟

vi۔ آیا سوال میں انتہائی ذاتی اور حساس نوعیت کی معلومات پوچھی گئی ہیں جنہیں جوب دینے والا فاش نہیں کرنا چاہتا؟

(Does the question demand personal or delicate material that the respondent may not like to divulge?)

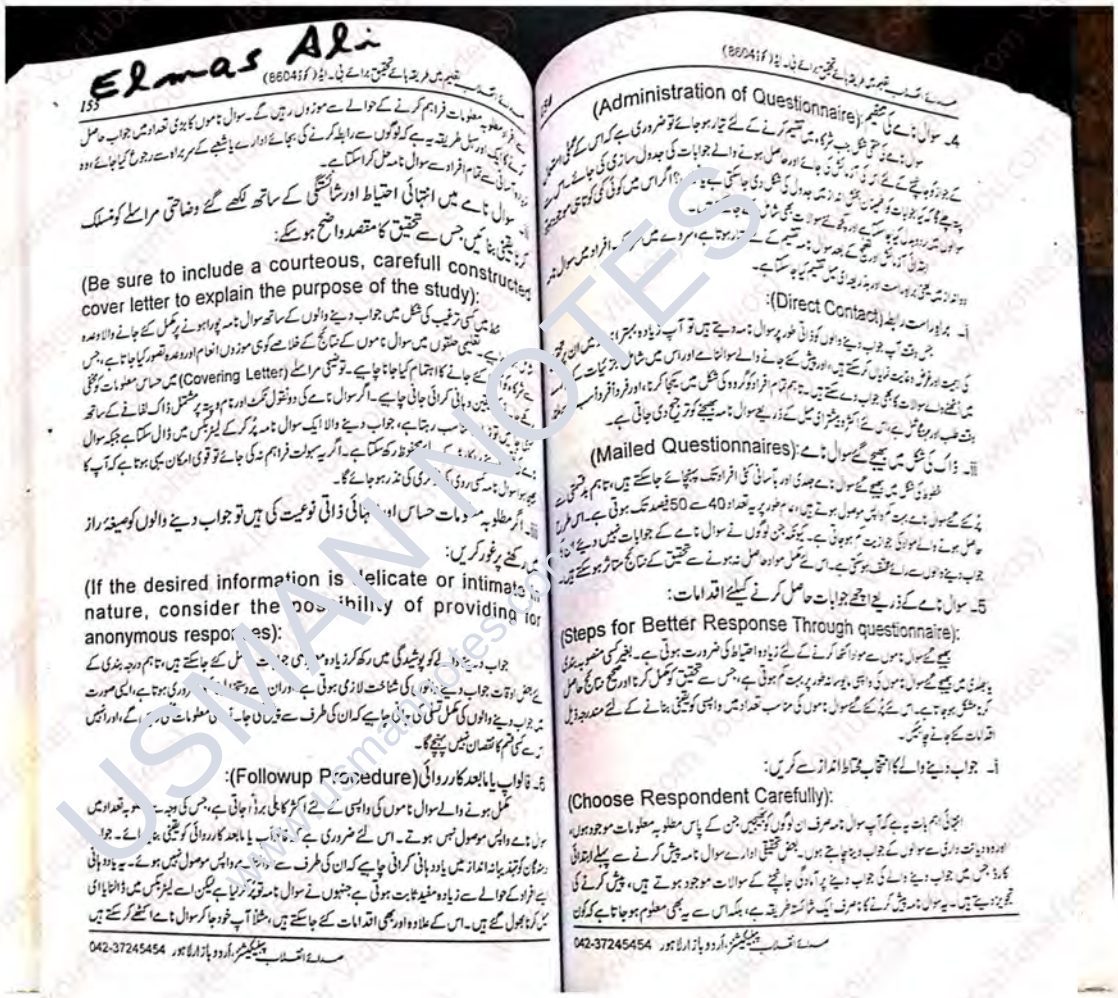
کسی فرد سے حساس اور متنازع نوعیت کی معلومات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خصوصی طریق کار استعمال کیا جائے۔ ان میں سب سے اہم طریقہ خاص تعلق قائم کرنا ہے۔ سماجی طور پر [illegible] سوال پوچھتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ اس بارے میں بعض کی رائے ایسی اور بعض کی ویسی۔ جبکہ سخت جملوں سے پرہیز کیا جائے۔

vii۔ کیا سوال سماجی پسندیدگی کا حامل ہے؟

(Is the question loaded with social desirability?):

عموماً لوگ ایسے جوابات دینا چاہتے ہیں جنہیں سماجی اور معاشرتی طور پر پسند کیا جاتا ہو، آپ کسی شخص سے بچوں کے بارے میں اس کے خیالات اور احساسات پوچھ سکتے ہیں، قریباً ہر کوئی بتائے گا کہ وہ بچوں سے محبت کرتا ہے۔ جب تک آپ احتیاط کے ساتھ سوال تشکیل نہیں دیں گے تب تک آپ کو بچوں سے محبت کا روایتی جواب ہی ملے گا، یہی صورت حال اقلیتوں سے متعلق سوال سے متعلق بھی ہوگی، اکثر تعلیم یافتہ افراد چاہے وہ خود تعصب کا شکار ہوں لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ تعصب کو سماجی اور معاشرتی طور پر قبول نہیں کیا جاتا۔ اس لئے اچھا سوال وہ ہوتا ہے جس میں جواب دینے والا صرف سماجی طور پر پسندیدگی کے محرک کی وجہ جواب نہ دے بلکہ خود سے سوچے سمجھے انداز میں جواب دے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



Elmas Ali

133

(8604 کوڈ) صداقت پبلشرز، اردو بازار، لاہور 042-37245454

(Administration of Questionnaire):

4۔ سوال نامے کی تنظیم:

سوال نامے کی حتمی شکل جب تیار ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کے کئی

(Direct Contact):

i۔ براہِ راست رابطہ

(Mailed Questionnaires):

ii۔ ڈاک کی شکل میں بھیجے گئے سوال نامے:

5۔ سوال نامے کے ذریعے اچھے جوابات حاصل کرنے کیلئے اقدامات:

(Steps for Better Response Through questionnaire):

i۔ جواب دینے والے کا انتخاب محتاط انداز سے کریں:

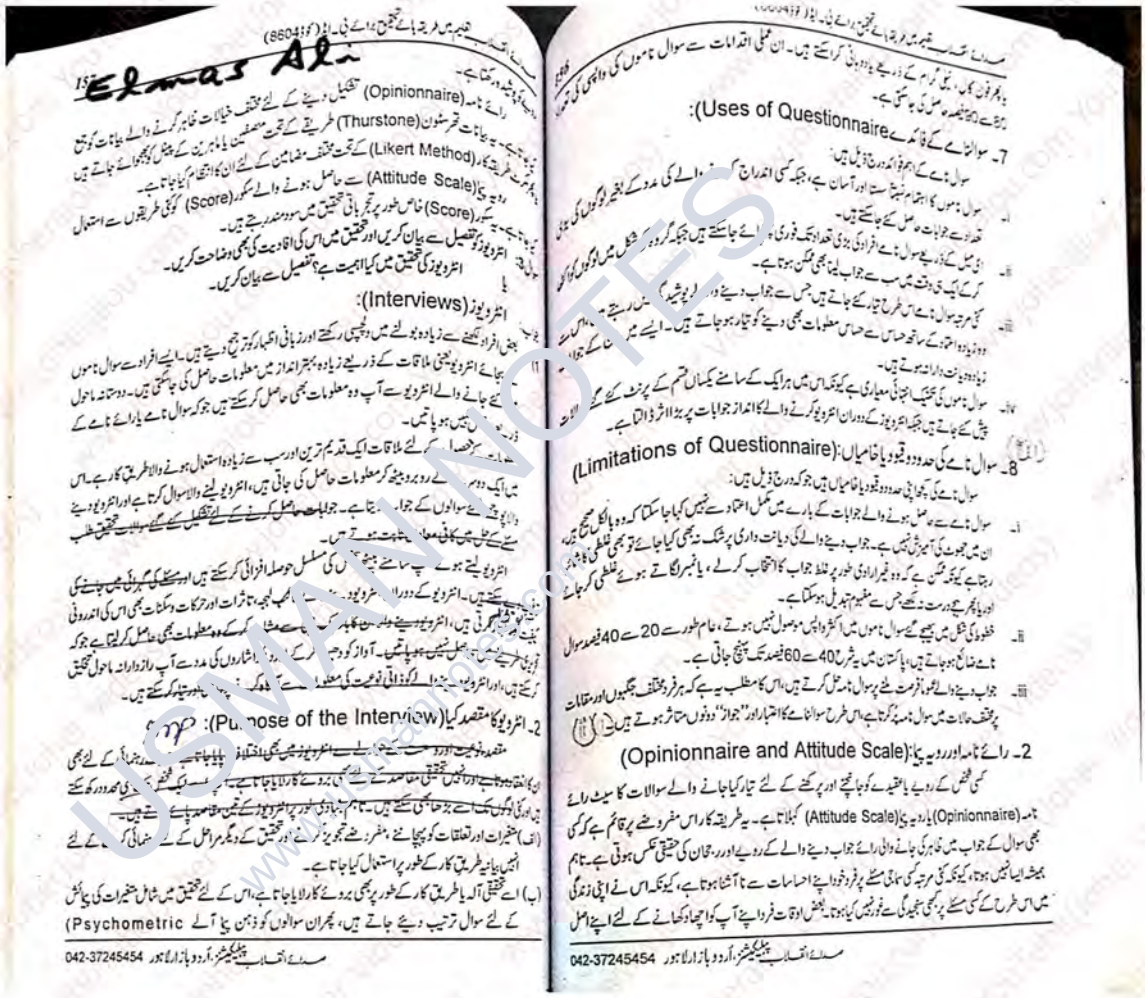
(Choose Respondent Carefully):

(Be sure to include a courteous, carefull constructed cover letter to explain the purpose of the study):

(If the desired information is delicate or intimate nature, consider the possibility of providing for anonymous responses):

(Followup Procedure):

ii۔ فالو اپ یا مابعد کارروائی:



Elmas Ali

راے نامہ (Opinionnaire) تشکیل دینے کے لئے مختلف خیالات ظاہر کرنے والے بیانات کو جمع
(Thurstone) طریقہ کے تحت منصفین یا ماہرین کے پینل کو بھجوائے جاتے ہیں
(Likert Method) کے تحت مختلف مضامین کے لئے ان کا انتخاب کیا جاتا ہے۔
رویہ پیمانہ (Attitude Scale) سے حاصل ہونے والے سکور (Score) کو کئی طریقوں سے استعمال
سکور (Score) خاص طور پر تجرباتی تحقیق میں سودمند رہتے ہیں۔
انٹرویوز کو تفصیل سے بیان کریں اور تحقیق میں اس کی افادیت کی بھی وضاحت کریں۔
انٹرویوز کی تحقیق میں کیا اہمیت ہے؟ تفصیل سے بیان کریں۔

انٹرویوز (Interviews):

بعض افراد لکھنے سے زیادہ بولنے میں دلچسپی رکھتے اور زبانی اظہار کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے افراد سے سوال ناموں
بجائے انٹرویو یعنی ملاقات کے ذریعے زیادہ بہتر انداز میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ دوستانہ ماحول
نے جانے والے انٹرویو سے آپ وہ معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں جو کہ سوال نامے یا راے نامے کے
ذریعے ممکن نہیں ہو پاتیں۔
مخصوص کرنے کے لئے ملاقات ایک قدیم ترین اور سب سے زیادہ استعمال ہونے والا طریقہ کار ہے۔ اس
میں ایک دوسرے کے روبرو بیٹھ کر معلومات حاصل کی جاتی ہیں، انٹرویو لینے والا سوال کرتا ہے اور انٹرویو دینے
والا پوچھے گئے سوالوں کے جواب دیتا ہے۔ جوابات حاصل کرنے کے لئے تشکیل کئے گئے سوالات تحقیق طلب
مسئلے کے حل میں کافی معاون ثابت ہوتے ہیں۔
انٹرویو لیتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے افراد کی مسلسل حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں اور ان کے گہرائی میں چھپے ہوئے
[illegible] کر سکتے ہیں۔ انٹرویو کے دوران انٹرویو [illegible] لہجہ، تاثرات اور حرکات و سکنات بھی اس کی اندرونی
[illegible] کرتی ہیں، انٹرویو لینے والے [illegible] کے وہ معلومات بھی حاصل کر لیتا ہے جو کہ
[illegible] نہیں ہو پاتیں۔ آواز کو [illegible] اشاروں کی مدد سے آپ رازدارانہ ماحول تحقیق
کر سکتے ہیں، اور انٹرویو [illegible] کی معلومات [illegible] تیار کر سکتے ہیں۔

2۔ انٹرویو کا مقصد کیا (Purpose of the Interview):

مقصد، نوعیت اور وسعت کے [illegible] انٹرویوز میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ [illegible] کے لئے بھی
کیا جاتا ہے اور انہیں تحقیقی مقاصد کے لئے بھی بروئے کار لایا جاتا ہے۔ [illegible] کچھ [illegible] محدود کر سکتے
ہیں اور کئی لوگوں کے [illegible] ہیں۔ تاہم بنیادی طور پر انٹرویو کے تین مقاصد بتائے جاتے ہیں۔
(ا) متغیرات اور تعلقات کو پہچاننے، مفروضے تجویز کرنے اور تحقیق کے دیگر مراحل کے لئے رہنمائی کرنے کے لئے
انہیں بنیادی طریق کار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
(ب) اسے تحقیقی آلہ یا طریق کار کے طور پر بھی بروئے کار لایا جاتا ہے، اس کے لئے تحقیق میں شامل متغیرات کی پیمائش
کے لئے سوال ترتیب دیئے جاتے ہیں، پھر ان سوالوں کو ذہن میں لاتے (Psychometric

[illegible] ہیں۔ ان عملی اقدامات سے سوال ناموں کی واپسی کی شرح
[illegible] کیا جا سکتا ہے۔

7۔ سوالنامے کے فائدے (Uses of Questionnaire):

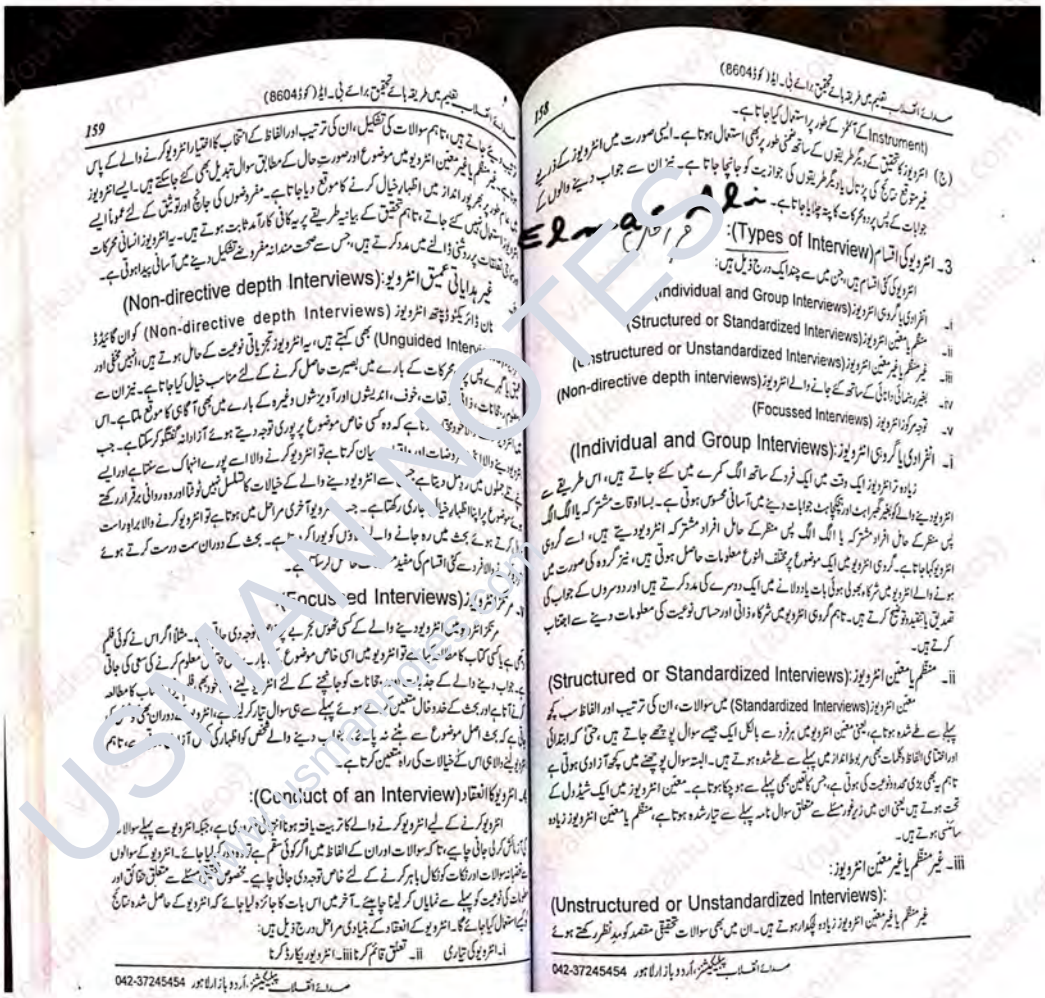
سوال نامے کے حق میں دلائل درج ذیل ہیں:
ا۔ سوال ناموں کا اہتمام نسبتاً سستا اور آسان ہے، جبکہ کسی اندراج کرنے والے کی مدد کے بغیر ہی گروہوں کی بڑی
تعداد سے جوابات حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
ب۔ ای میل کے ذریعے سوال نامے افراد کی بڑی تعداد تک فوری پہنچائے جا سکتے ہیں جبکہ گروپ شکل میں لوگوں کو اکٹھا
کر کے ایک ہی وقت میں سب سے جواب لینا بھی ممکن ہوتا ہے۔
ج۔ کچھ مرتبہ سوال نامے اس طرح تیار کئے جاتے ہیں جس سے جواب دینے والے [illegible] سن رہتے ہیں
[illegible] دہندہ اعتماد کے ساتھ حساس سے حساس معلومات بھی دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں [illegible]
کے جواب
زیادہ دیانت دارانہ ہوتے ہیں۔
د۔ سوال ناموں کی تکنیکی انتہائی معیاری ہے کیونکہ اس میں ہر ایک کے سامنے یکساں قسم کے پرنٹ کئے گئے
سوال ناموں کی تکنیکی انتہائی معیاری ہے کیونکہ اس میں ہر ایک کے سامنے یکساں قسم کے پرنٹ کئے گئے
پیش کئے جاتے ہیں جبکہ انٹرویوز کے دوران انٹرویو کرنے والے کا انداز جوابات پر بڑا اثر ڈالتا ہے۔

8۔ سوال نامے کی حدود و قیود یا خامیاں (Limitations of Questionnaire):

سوال نامے کی کچھ اپنی حدود و قیود یا خامیاں ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:
ا۔ سوال نامے سے حاصل ہونے والے جوابات کے بارے میں مکمل اعتماد سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بالکل صحیح ہیں۔
ان میں جھوٹ کی آمیزش نہیں ہے۔ جواب دینے والے کی دیانت داری پر شک نہ بھی کیا جائے تو بھی غلطی کا شائبہ
رہتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ غیر ارادی طور پر غلط جواب کا انتخاب کر لے، یا نمبر لگاتے ہوئے غلطی کر جائے
اور یا پھر جو درست سمجھے جس سے مفہوم تبدیل ہو سکتا ہے۔
ب۔ خط و کتابت کی شکل میں بھیجے گئے سوال ناموں میں اکثر واپس موصول نہیں ہوتے، عام طور سے 20 سے 40 فیصد سوال
نامے ضائع ہو جاتے ہیں، پاکستان میں یہ شرح 40 سے 60 فیصد تک پہنچ جاتی ہے۔
ج۔ جواب دینے والے عموماً فرصت ملنے پر سوال نامہ حل کرتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر فرد مختلف جگہوں اور مقامات
پر مختلف حالات میں سوال نامہ پُر کرتا ہے، اس طرح سوالنامے کا اعتبار اور "جواز" دونوں متاثر ہوتے ہیں۔

2۔ رائے نامہ اور رویہ پیما (Opinionnaire and Attitude Scale):

کسی شخص کے رویے یا عقیدے کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے تیار کیا جانے والے سوالات کا سیٹ رائے
نامہ (Opinionnaire) یا رویہ پیما (Attitude Scale) کہلاتا ہے۔ یہ طریقہ کار اس مفروضے پر قائم ہے کہ کسی
بھی سوال کے جواب میں ظاہر کی جانے والی رائے جواب دینے والے کے رویے اور رجحان کی حقیقی عکس ہوتی ہے۔ تاہم
ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا، کیونکہ کئی مرتبہ کسی سماجی مسئلے پر فرد خود اپنے احساسات سے ناآشنا ہوتا ہے، کیونکہ اس نے اپنی زندگی
میں اس طرح کے کسی مسئلے پر کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کیا ہوتا۔ بعض اوقات فرد اپنے آپ کو اچھا دکھانے کے لئے اپنے اصل



159

(Instrument) کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) انٹرویوز کو تحقیق کے روایتی طریقوں کے ساتھ ضمنی طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیز ان سے جواب دینے والوں کے ذریعے غیر متوقع نتائج کی پڑتال یا دیگر طریقوں کی جوازیت کو جانچا جاتا ہے۔

جوابات کے پس پردہ محرکات کا پتہ چلایا جاتا ہے۔

3۔ انٹرویو کی اقسام (Types of Interview):

انٹرویو کی کئی اقسام ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

i۔ انفرادی یا گروہی انٹرویوز (individual and Group Interviews)

ii۔ منظم یا معین انٹرویوز (Structured or Standardized Interviews)

iii۔ غیر منظم یا غیر معین انٹرویوز (Unstructured or Unstandardized Interviews)

iv۔ غیر ہدایاتی یا عمیق کے ساتھ کیے جانے والے انٹرویوز (Non-directive depth interviews)

v۔ توجہ مرکوز انٹرویوز (Focussed Interviews)

i۔ انفرادی یا گروہی انٹرویوز: (Individual and Group Interviews)

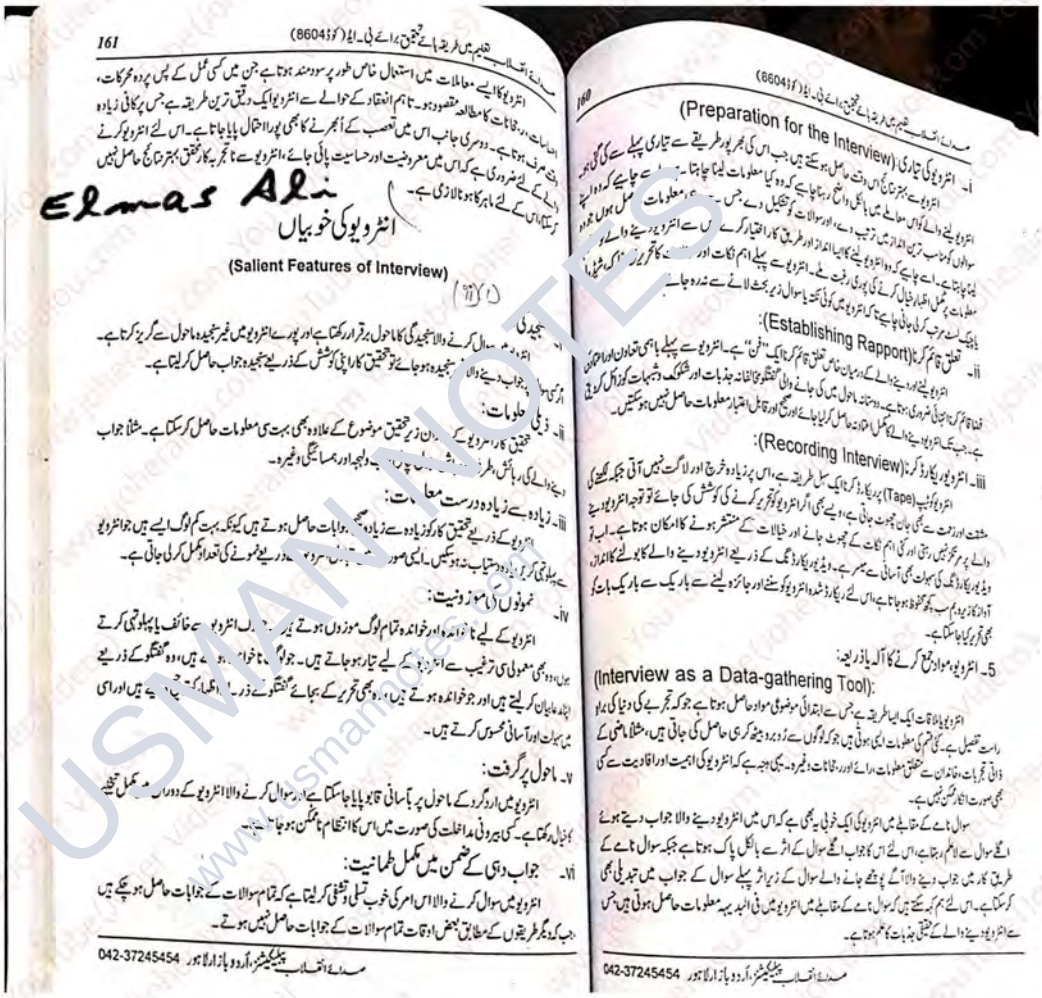
زیادہ تر انٹرویوز ایک وقت میں ایک فرد کے ساتھ الگ الگ کمرے میں کیے جاتے ہیں، اس طریقے سے انٹرویو دینے والے کو بغیر کسی جھجھاہٹ اور ہچکچاہٹ جوابات دینے میں آسانی محسوس ہوتی ہے۔ بسا اوقات مشترکہ یا الگ الگ پس منظر کے حامل افراد مشترکہ یا الگ الگ پس منظر کے حامل افراد مشترکہ انٹرویو دیتے ہیں، اسے گروہی انٹرویو کہا جاتا ہے۔ گروہی انٹرویو میں ایک موضوع پر مختلف النوع معلومات حاصل ہوتی ہیں، نیز گروہ کی صورت میں ہونے والے انٹرویو میں شرکاء بھولی ہوئی بات یاد دلانے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور دوسروں کے جواب کی تصدیق یا تردید و تنسیخ کرتے ہیں۔ تاہم گروہی انٹرویو میں شرکاء ذاتی اور حساس نوعیت کی معلومات دینے سے اجتناب کرتے ہیں۔

ii۔ منظم یا معین انٹرویوز: (Structured or Standardized Interviews)

معین انٹرویوز (Standardized Interviews) میں سوالات، ان کی ترتیب اور الفاظ سب کچھ پہلے سے طے شدہ ہوتا ہے، یعنی معین انٹرویو میں ہر فرد سے بالکل ایک جیسے سوال پوچھے جاتے ہیں، حتیٰ کہ ابتدائی اور اختتامی الفاظ و کلمات بھی مربوط انداز میں پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں۔ البتہ سوال پوچھنے میں کچھ آزادی ہوتی ہے تاہم یہ بھی بڑی حد تک نوعیت کی ہوتی ہے، جس کا تعین بھی پہلے سے ہو چکا ہوتا ہے۔ معین انٹرویوز میں ایک شیڈول کے تحت ہوتے ہیں یعنی ان میں زیر غور مسئلے سے متعلق سوال نامہ پہلے سے تیار شدہ ہوتا ہے، منظم یا معین انٹرویوز زیادہ سائنسی ہوتے ہیں۔

iii۔ غیر منظم یا غیر معین انٹرویوز: (Unstructured or Unstandardized Interviews):

غیر منظم یا غیر معین انٹرویوز زیادہ لچکدار ہوتے ہیں۔ ان میں بھی سوالات تحقیقی مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے



161 مصدقہ اقبال بک ایجنسی تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

انٹرویو کا ایسے معاملات میں استعمال خاص طور پر سودمند ہوتا ہے جن میں کسی عمل کے پس پردہ محرکات، اثرات، رجحانات کا مطالعہ مقصود ہو۔ تاہم اعتقاد کے حوالے سے انٹرویو ایک دقیق ترین طریقہ ہے جس پر کافی زیادہ اضافی صرف ہوتا ہے۔ دوسری جانب اس میں تعصب کے اُبھرنے کا بھی پورا احتمال پایا جاتا ہے۔ اس لئے انٹرویو کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں معروضیت اور حساسیت پائی جائے، انٹرویو سے تاثر بہ کار تحقیق بہتر نتائج حاصل نہیں کر سکتا اس کے لئے ماہر کا ہونا لازمی ہے۔

Elmas Ali

انٹرویو کی خوبیاں

(Salient Features of Interview)

i. سنجیدگی

انٹرویو سوال کرنے والا سنجیدگی کا ماحول برقرار رکھتا ہے اور پورے انٹرویو میں غیر سنجیدہ ماحول سے گریز کرتا ہے۔ اگر سوال کرنے والا سنجیدہ ہو جائے تو تحقیق کار اپنی کوشش کے ذریعے سنجیدہ جواب حاصل کر لیتا ہے۔

ii. ذہنی جلولات:

تحقیق کار انٹرویو کے دوران زیر تحقیق موضوع کے علاوہ بھی بہت سی معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ مثلاً جواب دینے والے کی رہائش، طرز [illegible] دلچسپی اور سماجیگی وغیرہ۔

iii. زیادہ سے زیادہ درست معلومات:

انٹرویو کے ذریعے تحقیق کار کو زیادہ سے زیادہ صحیح جوابات حاصل ہوتے ہیں کیونکہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو انٹرویو سے پہلے ہی کریڈٹ زیادہ حاصل نہ ہو سکیں۔ ایسی صورت [illegible] ذریعے نمونے کی تعداد مکمل کر لی جاتی ہے۔

iv. نمونوں کی موزونیت:

انٹرویو کے لیے ناخواندہ اور خواندہ تمام لوگ موزوں ہوتے ہیں [illegible] انٹرویو سے خائف یا پریشان نہیں ہوتے ہیں، وہ بھی معمولی سی ترغیب سے انٹرویو کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ ناخواندہ ہوتے ہیں، وہ گفتگو کے ذریعے اپنا مدعا بیان کر لیتے ہیں اور جو خواندہ ہوتے ہیں، وہ بھی تحریر کے بجائے گفتگو کے ذریعے اظہار کرنا پسند کرتے ہیں اور اسی میں بہت اور آسانی محسوس کرتے ہیں۔

v. ماحول پر گرفت:

انٹرویو میں اردگرد کے ماحول پر بآسانی قابو پایا جا سکتا ہے۔ سوال کرنے والا انٹرویو کے دوران مکمل توجہ کا خیال رکھتا ہے۔ کسی بیرونی مداخلت کی صورت میں اس کا انتظام ناممکن ہو جاتا ہے۔

vi. جواب دہی کے ضمن میں مکمل طمانیت:

انٹرویو میں سوال کرنے والا اس امر کی خوب تسلی و تشفی کر لیتا ہے کہ تمام سوالات کے جوابات حاصل ہو چکے ہیں جب کہ دیگر طریقوں کے مطابق بعض اوقات تمام سوالات کے جوابات حاصل نہیں ہوتے۔

042-37245454 مصدقہ اقبال بک ایجنسی، اُردو بازار لاہور

160 مصدقہ اقبال بک ایجنسی تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

(Preparation for the Interview) انٹرویو کی تیاری

i. انٹرویو سے بہتر نتائج اس وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب اس کی بھرپور طریقے سے تیاری پہلے سے کی گئی ہو۔ انٹرویو سے پہلے [illegible] چاہیے کہ وہ کیا معلومات لینا چاہتا ہے۔ [illegible] معلومات حاصل ہو سکیں۔ انٹرویو لینے والے کو اس معاملے میں بالکل واضح رہنا چاہیے کہ وہ کیا معلومات لینا چاہتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ انٹرویو لینے کا ایسا انداز اور طریق کار اختیار کرے کہ [illegible] سے انٹرویو دینے والے کو سوالوں کو مناسب ترین انداز میں ترتیب دے، اور سوالات کو تشکیل دے جس [illegible] سے انٹرویو دینے والے کو یہ پتا چلے کہ وہ انٹرویو لینے کا ایسا اہم نکات اور [illegible] کا تحریر [illegible] کیا چاہتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ انٹرویو کی پوری رفت [illegible] معلومات پر عمل اختیار خیال کرنے کی پوری [illegible] کوئی نکتہ یا سوال زیر بحث لانے سے نہ رہ جائے۔

ii. تعلق قائم کرنا (Establishing Rapport):

انٹرویو لینے اور دینے والے کے درمیان خاص تعلق قائم کرنا ایک "فن" ہے۔ انٹرویو سے پہلے باہمی تعاون اور احترام کا [illegible] قائم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ دوستانہ ماحول میں کی جانے والی گفتگو جذباتی اور شکوک و شبہات کو زائل کر دیتی ہے۔ جب تک انٹرویو دینے والے کا مکمل اعتماد حاصل نہ کر لیا جائے اور صحیح اور قابل اعتبار معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں۔

iii. انٹرویو ریکارڈ کرنا (Recording Interview):

انٹرویو ٹیپ (Tape) پر ریکارڈ کرنا ایک سہل طریقہ ہے، اس پر زیادہ خرچ اور لاگت نہیں آتی جبکہ لکھنے کی مشقت اور وقت سے بھی جان چھوٹ جاتی ہے، ویسے بھی اگر انٹرویو کو تحریر کرنے کی کوشش کی جائے تو توجہ انٹرویو دینے والے پر مرکوز نہیں رہتی اور کئی اہم نکات کے چھوٹ جانے اور خیالات کے منتشر ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اب تو ویڈیو ریکارڈنگ کی سہولت بھی آسانی سے میسر ہے۔ ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے انٹرویو دینے والے کا بولنے کا انداز، آواز کا زیر و بم سب کچھ محفوظ ہو جاتا ہے، اس لئے ریکارڈ شدہ انٹرویو کو سننے اور جائزہ لینے سے باریک سے باریک بات کو بھی تحریر کیا جا سکتا ہے۔

5۔ انٹرویو، مواد جمع کرنے کا آلہ یا ذریعہ:

(Interview as a Data-gathering Tool):

انٹرویو ایک ایسا طریقہ ہے، جس سے ابتدائی موضوعی مواد حاصل ہوتا ہے جو کہ تجربے کی دنیا کی براہ راست تفصیل ہے۔ کئی اہم ہی معلومات ایسی ہوتی ہیں جو کہ لوگوں سے رُوبرو بیٹھ کر ہی حاصل کی جاتی ہیں، مثلاً ماضی کے ذاتی تجربات، خاندان سے متعلق معلومات، رائے اور رجحانات وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ انٹرویو کی اہمیت اور افادیت سے کسی بھی صورت انکار ممکن نہیں ہے۔

سوال نامے کے مقابلے میں انٹرویو کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں انٹرویو دینے والا جواب دیتے ہوئے اگلے سوال سے لاعلم رہتا ہے، اس لئے اس کا جواب اگلے سوال کے اثر سے بالکل پاک ہوتا ہے جبکہ سوال نامے کے طریق کار میں جواب دینے والا آگے پوچھے جانے والے سوال کے زیر اثر پہلے سوال کے جواب میں تبدیلی بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ سوال نامے کے مقابلے میں انٹرویو میں فی البدیہہ معلومات حاصل ہوتی ہیں جس سے انٹرویو دینے والے کے تحقیقی جذبات کا علم ہوتا ہے۔

042-37245454 مصدقہ اقبال بک ایجنسی، اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

انٹرویو کی خامیاں

(Limitations of Interview)

Elmas Ali

i۔ زیادہ لاگت:

انٹرویو پر لاگت زیادہ آتی ہے کیونکہ انٹرویو کرنے کے لیے سوال کرنے والا یا سوال کرنے والوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جن کی تنخواہ یا معاوضہ کے علاوہ سفر خرچ کی ادائیگی بھی کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں اس مقصد کے لیے جو عملہ بھرتی کیا جاتا ہے اسے مخصوص تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح انٹرویو کے اہتمام کے لیے کافی [illegible] اٹھتا ہے۔

ii۔ زیادہ محنت و مشقت:

انٹرویو کے اہتمام کے لیے زیادہ لاگت کے ساتھ ساتھ محنت و مشقت کی بھی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے کیونکہ انٹرویو کے اہتمام کے لیے کئی چیزوں کا انتظام و انصرام کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔

iii۔ وقت کا ضیاع:

چونکہ انٹرویو کے لیے کافی زیادہ محنت و مشقت کا اہتمام کرنا پڑتا ہے، اس لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ بعض دفعہ انٹرویو ایک ہی نشست میں پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا اور مزید دو یا تین نشستیں درکار ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں وقت کافی زیادہ صرف ہو جاتا ہے۔

vi۔ تحقیق کار کا متعصب رویہ:

انٹرویو کے دوران یہ امکان بھی ہو سکتا ہے کہ تحقیق کار اپنے ذاتی اور متعصبانہ رویے کا اظہار کرے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ سوالات کی تشریح کرتے وقت اپنی مرضی کے جوابات اُگلوانے اور کریدنے کی کوشش کرے۔ اس صورتِ حال میں انٹرویو کا معیار متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

سوال 4: مشاہدے کی بطور تحقیقی تکنیک کی اہمیت کا تنقیدی جائزہ لیں۔ مشاہدے کی حدود کار کیا ہیں؟ اور مشاہدے کی منصوبہ بندی آپ کیسے کریں گے؟

یا مشاہدے کی حدود و قیود کیا ہیں؟ مشاہدے کی اہمیت اور افادیت بیان کریں۔ نیز مشاہدے کی منصوبہ بندی پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

یا "مشاہدہ بطور تحقیقی آلہ" ایک تنقیدی جائزہ پیش کریں۔ نیز مشاہدے کے حدود کار بھی تحریر کریں۔
(خزاں 2016ء)

Critically examine the value of observation as a research tool also writes limitations of observations.

جواب: مشاہدہ (Observation):

مواد حاصل کرنے کے ذریعے کے طور پر "مشاہدہ" بیانیہ تحقیق (Descriptive Research) میں اہم

زین کردار ادا کرتا ہے۔ کئی معلومات ایسی ہیں جنہیں آپ براہِ راست مشاہدے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر مدرسہ کی عمارت اور اس کی تعمیراتی خصوصیات، مختلف مقاصد کے لئے کمروں کی تعداد اور ان کا سائز، مختلف سہولیات کی فراہمی یا عدم دستیابی اور اس طرح کے دیگر پہلوؤں کے حوالے سے مشاہدہ ہی کافی موزوں اور کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ اس کے بعد طے شدہ معیار کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے حاصل ہونے والی معلومات اور حقائق کی اہمیت اور قدر جانچی جا سکتی ہے۔ تاہم جب انسان کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو مشاہدے کے ذریعے معلومات حاصل کرنے کا عمل کافی پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے میں آپ کو پوری طرح آگاہ ہونا چاہیے کہ آپ کس عمل کو کس تناظر میں دیکھ رہے ہیں؟ اور اس عمل کے پیچھے کیا عوامل کارفرما ہیں؟ درست معلومات حاصل کرنے اور درست نتیجہ اخذ کرنے کے لئے آپ کو حالات و واقعات اور شخصیات کے فرق کو بھی مدِ نظر رکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے مشاہدے سے پہلے ایسی صورتِ حال کا انتخاب ضروری ہوتا ہے جس میں مشاہدے کا طریق کار مؤثر اور فائدہ مند ثابت ہو سکے۔

مشاہدے (Observation) کا تعلق زندگی کے عام حالات میں افراد کے ظاہری رویوں سے ہے۔ انسانی رویوں سے متعلق کئی پہلو ایسے ہیں جن کا لیبارٹری کے مصنوعی حالات میں مشاہدہ سُودمند نہیں ہوتا۔ بیانیہ تحقیق (Descriptive Research) کے طریقے میں کوشش کی جاتی ہے کہ رویوں کا فطری حالات میں جائزہ لیا جائے۔ اس لئے طور پر مشاہدہ ایک خاص مقصد کے تحت باضابطہ انداز میں اور احتیاط کے ساتھ کیا جاتا ہے، نیز اس دوران تمام جزئیات اور اہم نکات ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ اس میں درستگی، جوازیت اور اعتباریت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ مبصر (Observer) کے لئے ضروری ہے کہ اسے علم ہو کہ کس کا مشاہدہ کرنا ہے اور اس میں کیا ڈھونڈنا ہے۔ ایک ہی مبصر کی جانب سے خاص وقفوں کے ساتھ مسلسل مشاہدے سے اعتباریت اور جوازیت میں بہتری آتی ہے۔ مشاہدات بالواسطہ یا بلاواسطہ، معین یا غیر معین اور رسمی یا غیر رسمی انداز میں ہو سکتے ہیں۔

2۔ مشاہدے کے فوائد اور استعمال:

رویہ اور میلان، شخصیت کا عکس ہوتے ہیں۔ ان کے مشاہدے کے لیے احتیاط، ذہانت اور منضبط طریقے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کیونکہ مشاہدے کو اوّلین آلہ تحقیق تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کے فوائد اور استعمال مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ قابلِ اعتماد اور بامقصد:

شخص یا اشخاص کے عملی رویے کے ریکارڈ کی حیثیت سے مشاہداتی عمل زیادہ سے زیادہ قابلِ اعتماد اور بامقصد ہو جاتا ہے۔

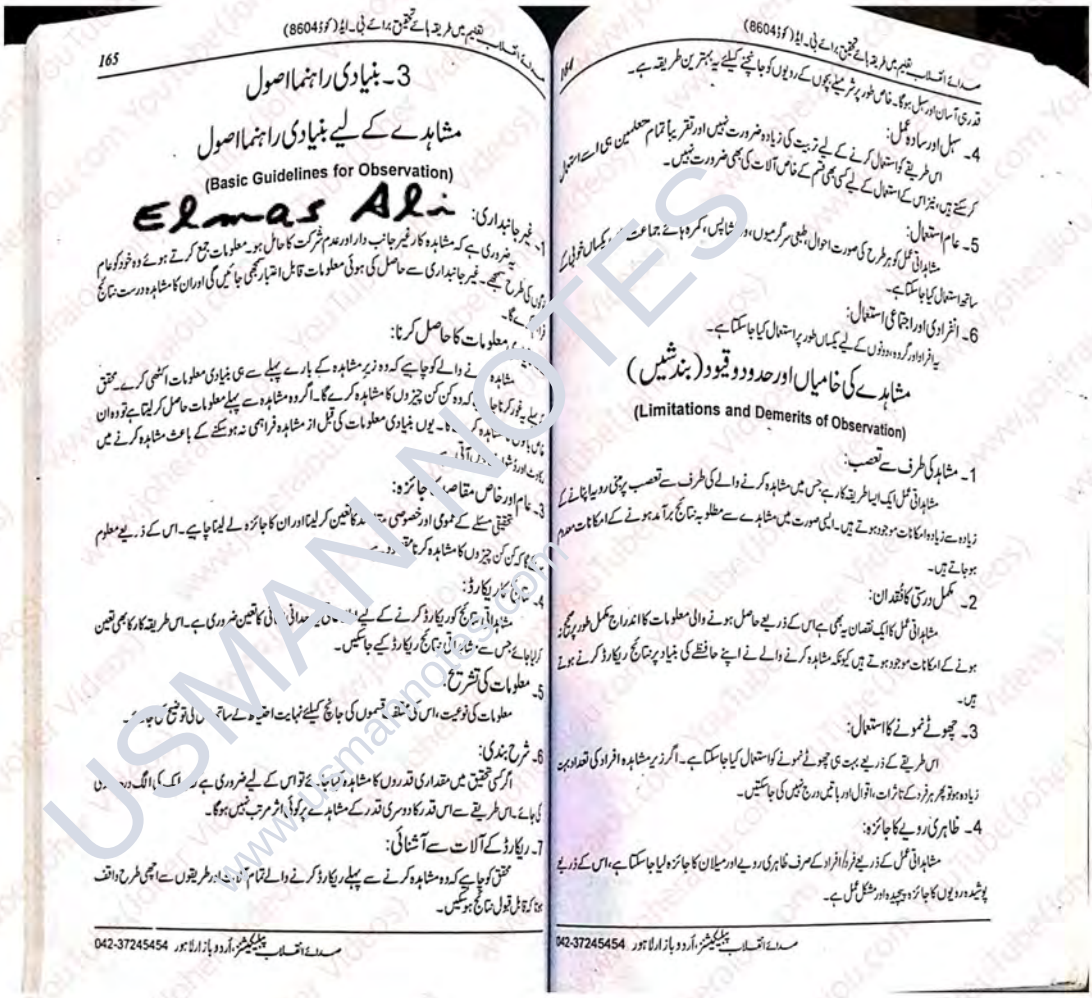
2۔ فطری صورتِ حال کا جائزہ:

مشاہداتی عمل ایک ایسا جائزہ ہے جو کسی بھی واقعہ، سرگرمی یا صورتِ حال کا فطری انداز میں لیا جاتا ہے، اس لیے آزمائشی صورتِ حال میں محدود جائزے سے کہیں زیادہ سُودمند ہے۔

3۔ بچوں کے رویوں کی جانچ پڑتال:

یہ طریقہ ہر عمر کے بچوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ بچہ جس قدر زیادہ چھوٹا ہوگا، اس کا مشاہدہ کرنا بھی اسی

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، ایم۔ایڈ (کوڈ 8604) 165

3۔ بنیادی راہنما اصول

مشاہدے کے لیے بنیادی راہنما اصول

(Basic Guidelines for Observation)

Elmas Ali

1۔ غیر جانبداری:

ضروری ہے کہ مشاہدہ کار غیر جانب دار اور عدم شرکت کا حامل ہو۔ معلومات جمع کرتے ہوئے وہ خود کو عام ...وں کی طرح سمجھے۔ غیر جانبداری سے حاصل کی ہوئی معلومات قابل اعتبار سمجھی جائیں گی اور ان کا مشاہدہ درست نتائج ...ے گا۔

2۔ ... معلومات کا حاصل کرنا:

... مشاہدہ ... نے والے کو چاہیے کہ وہ زیر مشاہدہ کے بارے پہلے سے ہی بنیادی معلومات اکٹھی کرے۔ محقق ...ہلے یہ غور کرنا چا... کہ وہ کن کن چیزوں کا مشاہدہ کرے گا۔ اگر وہ مشاہدہ سے پہلے معلومات حاصل کر لیتا ہے تو وہ ان ...وں باتوں کا مشاہدہ کر ... ہے۔ یوں بنیادی معلومات کی قبل از مشاہدہ فراہمی نہ ہو سکنے کے باعث مشاہدہ کرنے میں ...پورٹ اور ورش... آ...

3۔ عام اور خاص مقاصد کا جائزہ:

تحقیقی مسئلے کے عمومی اور خصوصی مقاصد کا تعین کر لینا اور ان کا جائزہ لے لینا چاہیے۔ اس کے ذریعے معلوم ...ہو گا کہ کن کن چیزوں کا مشاہدہ کرنا مقصد...

4۔ مشاہداتی کارڈ ریکارڈ:

مشاہداتی نتائج کو ریکارڈ کرنے کے لیے ... حد تک مشاہداتی کارڈ کا تعین ضروری ہے۔ اس طریقہ کار کا بھی تعین کر لیا جائے جس سے مشاہداتی نتائج ریکارڈ کیے جا سکیں۔

5۔ معلومات کی تشریح:

معلومات کی نوعیت، اس کی مختلف قسموں کی جانچ کیلئے ثبات اعتیادہ کے ساتھ ... کی توضیح کر لینا چاہیے۔

6۔ شرح بندی:

اگر کسی تحقیق میں مقداری قدروں کا مشاہدہ کرنا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ... کی الگ الگ ... کی جائے۔ اس طریقے سے اس قدر کا دوسری قدر کے مشاہدے پر کوئی اثر مرتب نہیں ہو گا۔

7۔ ریکارڈ کے آلات سے آشنائی:

محقق کو چاہیے کہ وہ مشاہدہ کرنے سے پہلے ریکارڈ کرنے والے تمام آلات اور طریقوں سے اچھی طرح واقف ہو تاکہ قابل قبول نتائج ہو سکیں۔

قدرے آسان اور سہل ہو گا۔ خاص طور پر شرمیلے بچوں کے رویوں کو جانچنے کیلئے یہ بہترین طریقہ ہے۔

4۔ سہل اور سادہ عمل:

اس طریقے کو استعمال کرنے کے لیے تربیت کی زیادہ ضرورت نہیں اور تقریباً تمام متعلمین ہی اسے استعمال کر سکتے ہیں، بغیر اس کے استعمال کے لیے کسی بھی قسم کے خاص آلات کی بھی ضرورت نہیں۔

5۔ عام استعمال:

مشاہداتی عمل کو ہر طرح کی صورت احوال، طبعی سرگرمیوں، ورشاپس، گروہ ہائے جماعت ... یکساں خوبی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

6۔ انفرادی اور اجتماعی استعمال:

یہ فرد اور گروہ، دونوں کے لیے یکساں طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مشاہدے کی خامیاں اور حدود و قیود (بندشیں)

(Limitations and Demerits of Observation)

1۔ مشاہد کی طرف سے تعصب:

مشاہداتی عمل ایک ایسا طریقہ کار ہے جس میں مشاہدہ کرنے والے کی طرف سے تعصب پنپنے کے رویہ اپنانے کے زیادہ سے زیادہ امکانات موجود ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں مشاہدے سے مطلوبہ نتائج برآمد ہونے کے امکانات معدوم ہو جاتے ہیں۔

2۔ مکمل درستی کا فقدان:

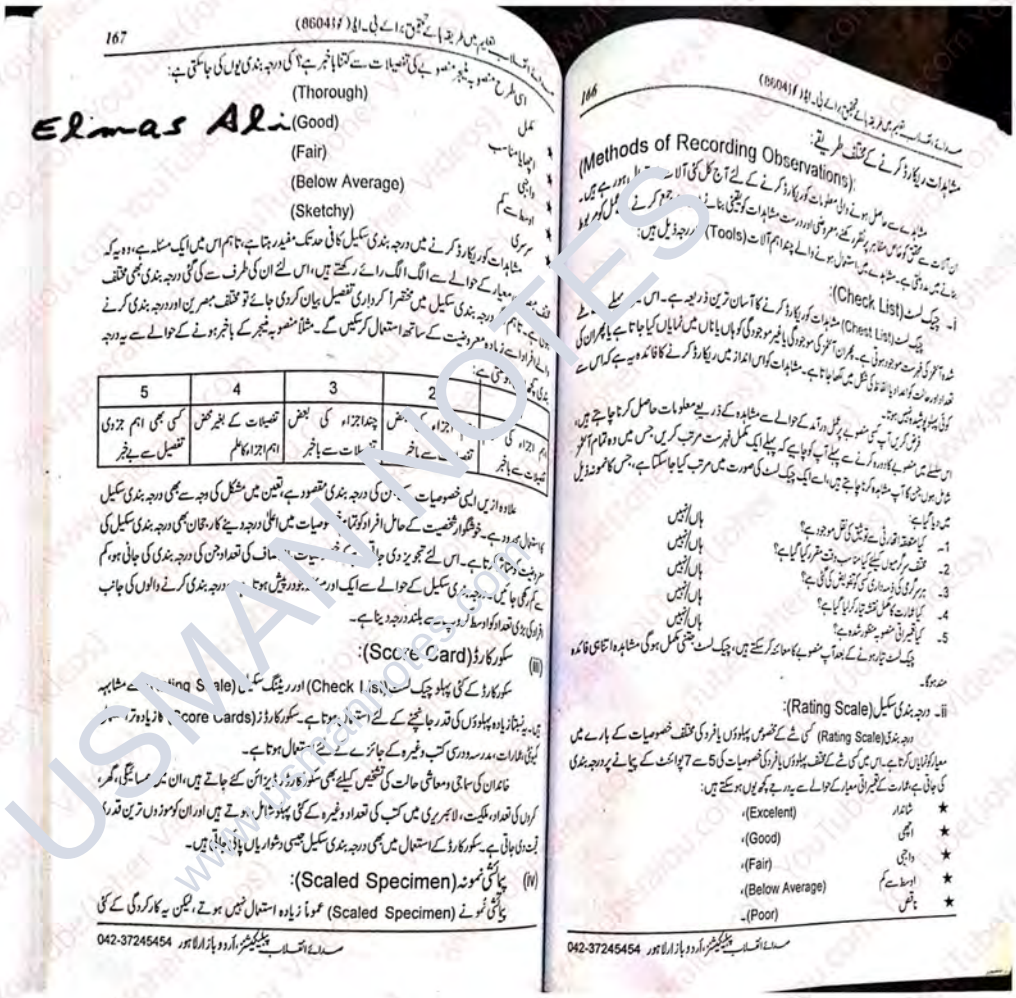
مشاہداتی عمل کا ایک نقصان یہ بھی ہے اس کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات کا اندراج مکمل طور پر نتائج صحیح ہونے کے امکانات موجود ہوتے ہیں کیونکہ مشاہدہ کرنے والے نے اپنے حافظے کی بنیاد پر نتائج ریکارڈ کرنے ہوتے ہیں۔

3۔ چھوٹے نمونے کا استعمال:

اس طریقے کے ذریعے بہت ہی چھوٹے نمونے کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر زیر مشاہدہ افراد کی تعداد بہت زیادہ ہو تو پھر ہر فرد کے تاثرات، اقوال اور باتیں درج نہیں کی جا سکتیں۔

4۔ ظاہری رویے کا جائزہ:

مشاہداتی عمل کے ذریعے فرد/افراد کے صرف ظاہری رویے اور میلان کا جائزہ لیا جا سکتا ہے، اس کے ذریعے پوشیدہ رویوں کا جائزہ پیچیدہ اور مشکل عمل ہے۔



مشاہدات ریکارڈ کرنے کے مختلف طریقے
(Methods of Recording Observations):

مشاہدے سے حاصل ہونے والی معلومات کو ریکارڈ کرنے کے لئے آج کل کئی آلات ... دستیاب ہیں۔ ان ضرورت سے متعلق کوئی حتمی رائے تو نہیں دی جا سکتی، تاہم عام طور پر ... جمع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آلات (Tools) ... جاتے ہیں۔ مشاہدے میں استعمال ہونے والے چند اہم آلات (Tools) ... مدد دیتے ہیں۔ مشاہدے میں استعمال ہونے والے چند اہم آلات (Tools) ... ذیل ہیں:

i۔ چیک لسٹ (Check List):

چیک لسٹ (Check List) مشاہدات کو ریکارڈ کرنے کا آسان ترین ذریعہ ہے۔ اس ... مشاہدہ کنندہ کو صرف یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ آیا مطلوبہ موجودگی یا غیر موجودگی کو ہاں یا ناں میں نمایاں کیا جاتا ہے یا پھر ان کی تعداد کو شمار کر کے فہرست میں درج کیا جاتا ہے۔ مگر ان تمام تر آسانیوں کے باوجود چیک لسٹ کی شکل میں لکھ لیا جاتا ہے۔ مشاہدات کو اس انداز میں ریکارڈ کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے ... کی تعداد اور حالت کو اعداد و شمار کی شکل میں لکھ لیا جاتا ہے۔ مشاہدات کو اس انداز میں ریکارڈ کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے ... کوئی اہم پہلو نظر انداز نہیں ہوتا۔

فرض کریں آپ کسی منصوبے پر عمل درآمد کے حوالے سے مشاہدہ کے ذریعے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں، اس سلسلے میں منصوبے کا دورہ کرنے سے پہلے آپ کو چاہیے کہ پہلے ایک مکمل فہرست مرتب کریں، جس میں وہ تمام امور شامل ہوں جن کا آپ مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس ایک چیک لسٹ کی صورت میں مرتب کیا جا سکتا ہے، جس کا نمونہ ذیل میں دیا گیا ہے:

1۔ کیا متعلقہ افسران نے نوٹس کی نقل موجود ہے؟	ہاں/نہیں
2۔ مختلف مراحل میں کیے گئے معائنہ جات مقرر کیا گیا ہے؟	ہاں/نہیں
3۔ ہر مرحلہ کی ذمہ داری کی نشاندہی کی گئی ہے؟	ہاں/نہیں
4۔ کیا ادارہ کا مکمل تعارف پیش کیا گیا ہے؟	ہاں/نہیں
5۔ کیا غیر قانونی منصوبہ منظور شدہ ہے؟	ہاں/نہیں

چیک لسٹ تیار ہونے کے بعد آپ منصوبے کا معائنہ کر سکتے ہیں، چیک لسٹ جتنی مکمل ہو گی مشاہدہ اتنا ہی فائدہ مند ہو گا۔

ii۔ درجہ بندی سکیل (Rating Scale):

درجہ بندی (Rating Scale) کسی شے کے مخصوص پہلوؤں یا فرد کی مختلف خصوصیات کے بارے میں معیار کو ظاہر کرتا ہے۔ اس میں کسی شے کے مختلف پہلوؤں یا فرد کی خصوصیات کی 5 سے 7 پوائنٹ کے پیمانے پر درجہ بندی کی جاتی ہے۔ مہارت کے تعریفی معیار کے حوالے سے یہ درجے کچھ یوں ہو سکتے ہیں:

- ★ شاندار (Excelent)،
- ★ اچھی (Good)،
- ★ درمیانی (Fair)،
- ★ اوسط سے کم (Below Average)،
- ★ ناقص (Poor)۔

اسی طرح منصوبہ یا منصوبے کی تفصیلات سے کتنا باخبر ہے؟ کی درجہ بندی یوں کی جا سکتی ہے:

(Thorough)
(Good) عمدہ
(Fair) اچھا یا مناسب
(Below Average) درمیانی
(Sketchy) اوسط سے کم
سرسری

مشاہدات کو ریکارڈ کرنے میں درجہ بندی سکیل کافی حد تک مفید رہتا ہے، تاہم اس میں ایک مسئلہ ہے، وہ یہ کہ مشاہدات کو معیار کے حوالے سے الگ الگ رائے رکھتے ہیں، اس لئے ان کی طرف سے کی گئی درجہ بندی بھی مختلف ... درجہ بندی سکیل میں مختصراً کردار کی تفصیل بیان کر دی جائے تو مختلف مبصرین اور درجہ بندی کرنے ... ہے۔ تاہم ... زیادہ معروضیت کے ساتھ استعمال کر سکیں گے۔ مثلاً منصوبہ نیچر کے باخبر ہونے کے حوالے سے یہ درجہ ... افراد سے زیادہ معروضیت کے ساتھ استعمال کر سکیں گے۔ مثلاً منصوبہ نیچر کے باخبر ہونے کے حوالے سے یہ درجہ ... ہو گی:

5	4	3	2	
کسی بھی اہم جزوی تفصیل سے بے خبر	تفصیلات کے بغیر محض اہم اجزا کا علم	چند اجزاء کی بعض ... تفصیلات سے باخبر	... سے باخبر	... ثبوت سے باخبر

علاوہ ازیں ایسی خصوصیات کا ... ن کی درجہ بندی مقصود ہے، تعین میں مشکل کی وجہ سے بھی درجہ بندی سکیل ... استعمال بھرپور ہے۔ خوشگوار شخصیت کے حامل افراد کو تمام ... وصیات میں اعلیٰ درجہ دینے کا رجحان بھی درجہ بندی سکیل کی ... مقبولیت کا باعث ہے۔ اس لئے تجویز کی جاتی ہے کہ ... شخصیت ... اوصاف کی تعداد جن کی درجہ بندی کی جانی ہو، کم ... سے کم رکھی جائیں۔ درجہ بندی سکیل کے حوالے سے ایک اور ... موجود پیش ہوتا ... درجہ بندی کرنے والوں کی جانب ... داری کی بڑی تعداد کو اوسط کے روپ سے بلند درجہ دیتا ہے۔

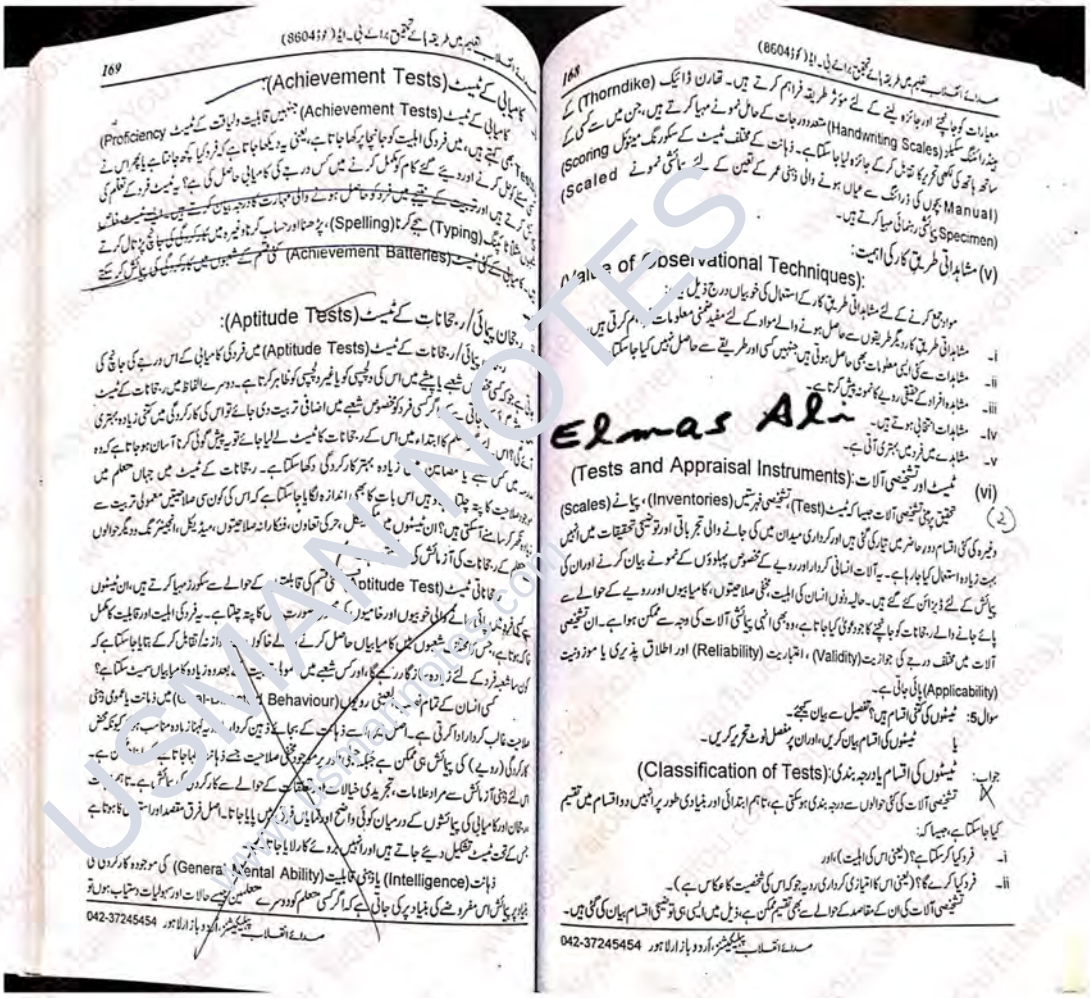
(iii) سکور کارڈ (Score Card):

سکور کارڈ کے کئی پہلو چیک لسٹ (Check List) اور ریٹنگ سکیل (... ing Scale) سے مشابہ ... ہیں۔ زیادہ پہلوؤں کی قدر جانچنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سکور کارڈز (Score Cards) ... زیادہ تر ... کمپنیاں، ادارات، مدرسہ ودرسی کتب وغیرہ کے جائزے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

خاندان کی سماجی و معاشی حالت کی تشخیص کیلئے بھی سکور کارڈز ڈیزائن کئے جاتے ہیں، ان میں ... مساجگی، گھر ... کروں کی تعداد، ملکیت، لائبریری میں کتب کی تعداد وغیرہ کے کئی پہلو شامل ... ہوتے ہیں اور ان کو موزوں ترین قدر ... نبذ دی جاتی ہے۔ سکور کارڈ کے استعمال میں بھی درجہ بندی سکیل جیسی دشواریاں پائی جاتی ہیں۔

(iv) پیمائشی نمونہ (Scaled Specimen):

پیمائشی نمونے (Scaled Specimen) عموماً زیادہ استعمال نہیں ہوتے، لیکن یہ کارکردگی کے کئی



کامیابی کے ٹیسٹ (Achievement Tests):

کامیابی کے ٹیسٹ (Achievement Tests) جنہیں قابلیت و لیاقت کے ٹیسٹ (Proficiency ...) بھی کہتے ہیں، میں فرد کی اہلیت کو جانچا پرکھا جاتا ہے، یعنی یہ دیکھا جاتا ہے کہ فرد کیا کچھ جانتا ہے یا کچھ اس نے ... کرنے کا اہل ہو گیا ہے اور دیئے گئے کام کو مکمل کرنے میں کس درجے کی کامیابی حاصل کی ہے؟ یہ ٹیسٹ فرد کے تعلیم کی ... کرتے ہیں اور تربیت کے نتیجے میں فرد کو حاصل ہونے والی مہارت کا درجہ بیان کرتے ہیں۔ مثلاً ٹائپنگ (Typing)، ہجے کرنا (Spelling)، پڑھنا اور حساب کرنا وغیرہ میں پیریشن کی جانچ پڑتال کرتے ... کامیابی کے کئی ٹیسٹ (Achievement Batteries) کئی قسم کے شعبوں میں پیریشن کی جانچ کر سکتے ...

رجحان پیمائی / رجحانات کے ٹیسٹ (Aptitude Tests):

... رجحان پیمائی / رجحانات کے ٹیسٹ (Aptitude Tests) میں فرد کی کامیابی کے اس درجے کی جانچ کی ... شعبے یا پیشے میں اس کی دلچسپی کو یا غیر دلچسپی کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں رجحانات کے ٹیسٹ ... کسی فرد کو کسی خاص شعبے یا پیشے میں کامیابی ... اگر کسی فرد کو مخصوص شعبے میں اضافی تربیت دی جائے تو اس کی کارکردگی میں کتنی زیادہ بہتری ... رجحانات کا ابتداء میں اس کے رجحانات کا ٹیسٹ لے لیا جائے تو یہ پیش گوئی کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ وہ ... میں کس سے یا مضامین میں زیادہ بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے۔ رجحانات کے ٹیسٹ میں جہاں معلم میں ... صلاحیت کا پتہ چلتا ہے وہیں اس بات کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی کون سی صلاحیتیں معمولی تربیت سے ... تھوڑی کوشش سے نکھر کر سامنے آ سکتی ہیں؟ ان ٹیسٹوں میں ... سیل، حرکی تعاون، فنکارانہ صلاحیتوں، میڈیکل، انجینئرنگ وغیرہ کے ... رجحانات کی آزمائش کی ...

... رجحانی ٹیسٹ (Aptitude Test) ... کی قسم کی قابلیت کے حوالے سے سکورز مہیا کرتے ہیں، ان ٹیسٹوں ... کی فوری پیمائش کے علاوہ خوبیوں اور خامیوں ... صورت ... کا پتہ چلتا ہے۔ یہ فرد کی اہلیت اور قابلیت کا مکمل ... کرتا ہے، جس کا انحصار ... شعبوں کی کامیابیاں حاصل کرنے ... لے خانہ / تقاضا کو ... اندازہ / تقاضا کر کے بتایا جا سکتا ہے کہ ... کس شعبہ فرد کے لئے زیادہ سازگار رہے گا، اور کس شعبے میں ... مواقع ... بہتر ہو سکتے ہیں۔ ... بعد وہ زیادہ کامیابیاں سمیٹ سکتا ہے؟

کسی انسان کے تمام ... یعنی رویوں (Behaviour) ... میں ذہانت یا عمومی ذہنی صلاحیت غالب کردار ادا کرتی ہے۔ اصل ... ذہانت کے بجائے ذہین کردار ... یہ زیادہ مناسب ہو گا کیونکہ شخص کارکردگی (رویے) کی پیمائش ہی ممکن ہے جبکہ جبلی ... پر موجود جبلی صلاحیت سے ذہانت ... جاتا ہے۔ ... ان ... ذہنی آزمائش سے مراد اطلاعات، تجریدی خیالات ... تعلقات کے حوالے سے کارکردگی ... جائزہ ہے۔ ... ان ... رجحان اور کامیابی کی پیمائشوں کے درمیان کوئی واضح اور نمایاں فرق ... نہیں پایا جاتا۔ اصل فرق مقصد اور استعمال کا ہوتا ہے جس کے تحت ٹیسٹ تشکیل دیئے جاتے ہیں اور انہیں بروئے کار لایا جاتا ہے۔

ذہانت (Intelligence) یا ذہنی قابلیت (General Mental Ability) کی موجودہ کارکردگی کی ... پیمائش اس مفروضے کی بنیاد پر کی جاتی ہے کہ اگر کسی متعلم کو دوسرے متعلمین جیسے حالات اور سہولیات دستیاب ہوں تو ...

042-37245454 ... پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

... ہیں طریقے تحقیق ہائے نی۔ ایڈ (8604)

168

... معیارات کو جانچنے اور جائزہ لینے کے لئے موثر طریقہ فراہم کرتے ہیں۔ تھارن ڈائیک (Thorndike) کے ... متعدد درجات کے حامل نمونے مہیا کرتے ہیں، جن میں سے کسی کے ... ہینڈ رائٹنگ سکیلز (Handwriting Scales) ... ذہانت کے مختلف ٹیسٹ کے سکورنگ میتھوڈل (Scoring ...) ساتھ ہاتھ کی لکھی تحریر کا ٹیسٹ کر کے جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ ذہانت کے ... (Scaled ...) بچوں کی ذہانت سے عیاں ہونے والی ذہنی عمر کے تعین کے ... ہدایتی نمونے ... Manual) ... پیمائشی رہنمائی مہیا کرتے ہیں۔ ... Specimen)

(v) مشاہداتی طریقہ کار کی اہمیت:

... Value of Observational Techniques):

مواد جمع کرنے کے لئے مشاہداتی طریقہ کار کے استعمال کی خوبیاں درج ذیل ... :

i- مشاہداتی طریقہ کار دیگر طریقوں سے حاصل ہونے والے مواد کے لئے مفید ضمنی معلومات ... فراہم کرتی ہیں۔

ii- مشاہدات سے کئی ایسی معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں جنہیں کسی اور طریقے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

iii- مشاہدہ افراد کے حقیقی رویے کا نمونہ پیش کرتا ہے۔

iv- مشاہدات انتخابی ہوتے ہیں۔

v- مشاہدے میں فرد میں بہتری آتی ہے۔

Elmas Ali

(vi) ٹیسٹ اور تشخیصی آلات (Tests and Appraisal Instruments):

تحقیق پہنچی تشخیصی آلات جیسا کہ ٹیسٹ (Test)، تشخیصی فہرستیں (Inventories)، پیمانے (Scales) ... وغیرہ کی کئی اقسام دور حاضر میں تیار کی گئی ہیں اور کردار کی سیدان میں کی جانے والی تجرباتی اور توضیحی تحقیقات میں انہیں بہت زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ آلات انسانی کردار اور رویے کے مخصوص پہلوؤں کے نمونے بیان کرنے اور ان کی پیمائش کے لئے ڈیزائن کئے گئے ہیں۔ حالیہ دنوں انسان کی اہلیت، فنی صلاحیتوں، کامیابیوں اور رویے کے حوالے سے پائے جانے والے رجحانات کو جانچنے کا جو بھی ... کیا جاتا ہے، وہ بھی انہی پیمائشی آلات کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ ان تشخیصی آلات میں مختلف درجے کی جوازیت (Validity)، اعتباریت (Reliability) اور اطلاق پذیری یا موزونیت (Applicability) پائی جاتی ہے۔

سوال 5: ٹیسٹوں کی کتنی اقسام ہیں؟ تفصیل سے بیان کیجئے۔

یا ٹیسٹوں کی اقسام بیان کریں، اور ان پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

ٹیسٹوں کی اقسام یا درجہ بندی: (Classification of Tests)

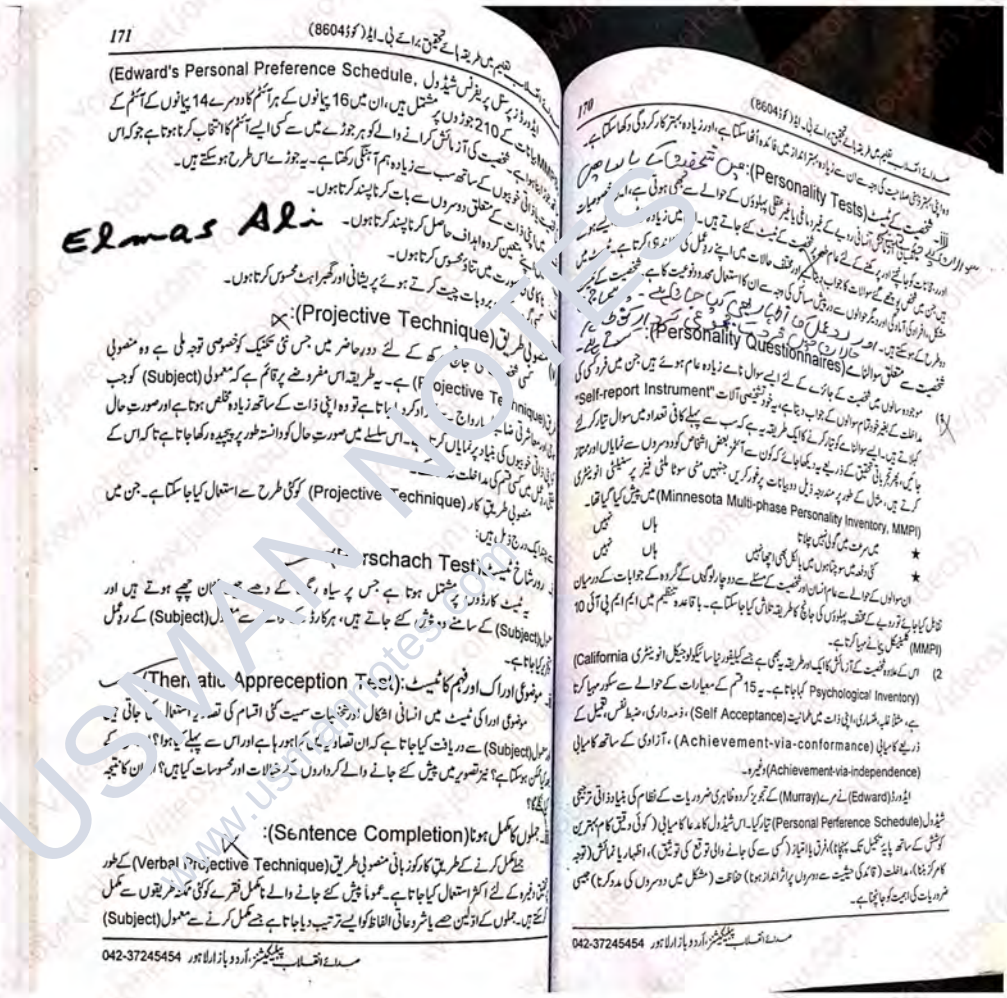
تشخیصی آلات کی کئی خواہوں سے درجہ بندی ہو سکتی ہے، تاہم ابتدائی اور بنیادی طور پر انہیں دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ:

i- فرد کیا کر سکتا ہے؟ (یعنی اس کی اہلیت) اور

ii- فرد کیا کرے گا؟ (یعنی اس کا امتیازی کرداری رویہ جو کہ اس کی شخصیت کا عکاس ہے)۔

تشخیصی آلات کی ان کے مقاصد کے حوالے سے بھی تقسیم ممکن ہے، ذیل میں ایسی ہی توضیحی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

042-37245454 ... پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور



170

(8604) ایم ایڈ، بی ایڈ، ایل ایل بی تحقیق برائے تعلیم میں طریقہ ہائے

مسلسل اور منظم تعلیم سے ان کے زیادہ بہتر انداز میں فائدہ اٹھا سکتا ہے، اور زیادہ بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے۔

وہ اپنی بہتر ذہنی صلاحیت کی وجہ سے ان سے زیادہ بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے، اور زیادہ بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے۔

iii۔ شخصیت کے ٹیسٹ (Personality Tests): شخصیت کے ٹیسٹ کے ذریعے فرد کی ذہنی یا غیر عقلی پہلوؤں کے حوالے سے بھی ہوتی ہے، اس کے لیے خصوصیات

شخصیت کے ٹیسٹ کی تیاری اور ان کے استعمال کے لیے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں زیادہ

ہیں جن میں فرد کو مختلف سوالات کا جواب دینا ہوتا ہے اور مختلف حالات میں اپنے ردعمل کی نشاندہی کرنا ہوتی ہے۔ یہ ٹیسٹ

اور جوابات دیے جاتے ہیں، جن میں فرد کو مختلف سوالات کا جواب دینا ہوتا ہے اور مختلف حالات میں اپنے ردعمل کی نشاندہی کرنا ہوتی ہے۔ یہ ٹیسٹ

ہیں جن میں فرد کو مختلف سوالات کا جواب دینا ہوتا ہے اور مختلف حالات میں اپنے ردعمل کی نشاندہی کرنا ہوتی ہے۔ یہ ٹیسٹ

مشکل، اذہانی آزادی اور ہمرجوانوں سے روابط جیسے مسائل کی وجہ سے ان کا استعمال محدود نوعیت کا ہے۔ شخصیت کے ٹیسٹ

دیے جاتے ہیں۔ اس طرح کے ٹیسٹ کے لیے ایک سوال نامے (Personality Questionnaires): شخصیت سے متعلق سوالنامے زیادہ عام ہوئے ہیں جن میں فرد کی کئی

موجود سوالوں میں شخصیت کے جائزے کے لئے ایسے سوال نامے زیادہ عام ہوئے ہیں جن میں فرد کی کئی

"Self-report Instrument" خود توضیحی آلات (2)

مطالعہ کے بغیر خود تمام سوالوں کے جواب دیتا ہے، یہ خود توضیحی آلات

کیا جاتا ہے۔ ایسے سوالنامے کو تیار کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے کافی تعداد میں سوال تیار کر لیے

جائیں، پھر تجرباتی تحقیق کے ذریعے یہ دیکھا جائے کہ کون سے آئٹم بعض اشخاص کو دوسروں سے نمایاں اور ممتاز

کرتے ہیں، مثال کے طور پر مندرجہ ذیل دو بیانات پر غور کریں جنہیں منی سوٹا ملٹی فیز پر سنیلٹی انونٹری

(Minnesota Multi-phase Personality Inventory, MMPI) میں پیش کیا گیا تھا۔

★ میں سرف میں گوئی نہیں چاہتا ہاں نہیں

★ کئی دفعہ میں موت چاہوں میں بالکل بھی اچھا نہیں ہاں نہیں

ان سوالوں کے حوالے سے عام انسان اور شخصیت کے مسئلے سے دوچار لوگوں کے گروہ کے جوابات کے درمیان

نمایاں کیا جائے تو دیے کے مختلف پہلوؤں کی جانچ کا طریقہ تلاش کیا جا سکتا ہے۔ باقاعدہ تنظیم میں ایم ایم پی آئی 10

تحقیقی بنانے میا گیا ہے۔ (MMPI)

(2) اس کے علاوہ شخصیت کے آزمائش کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے جسے کیلیفورنیا سائیکولوجیکل انونٹری (California Psychological Inventory) کہا جاتا ہے۔ یہ 15 قسم کے معیارات کے حوالے سے سکور مہیا کرتا ہے، مثلاً غلبہ، شماری، اپنی ذات میں طمانیت (Self Acceptance)، ذمہ داری، ضبط نفس، قبیل کے ذریعے کامیابی (Achievement-via-conformance)، آزادی کے ساتھ کامیابی (Achievement-via-independence) وغیرہ۔

ایڈورڈ (Edward) نے مرے (Murray) کے تجویز کردہ ظاہری ضروریات کے نظام کی بنیاد ذاتی ترجیحی شیڈول (Personal Perference Schedule) تیار کیا۔ اس شیڈول کا مقصد عالم کامیابی (کوئی دقیق کام بہترین کوشش کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچانا)، فرق یا امتیاز (کسی سے کی جانے والی توقع کی توثیق)، اظہار یا نمائش (توجہ کا مرکز بننا)، مداخلت (تائید کی حیثیت سے دوسروں پر اثر انداز ہونا) حفاظت (مشکل میں دوسروں کی مدد کرنا) جیسی ضروریات کی اہمیت کو جانچتا ہے۔

042-37245454 مسلم اقبال پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور

171

(8604) ایم ایڈ، بی ایڈ، ایل ایل بی تحقیق برائے تعلیم میں طریقہ ہائے

(Edward's Personal Preference Schedule, EPPS) ایڈورڈز پرسنل پریفرنس شیڈول

ایڈورڈز پرسنل پریفرنس شیڈول پر مشتمل ہیں، ان میں 16 بیانوں کے ہر آئٹم کا دوسرے 14 بیانوں کے آئٹم کے

بیانات کے 210 جوڑوں پر مشتمل ہیں، ان میں 16 بیانوں کے ہر آئٹم کا دوسرے 14 بیانوں کے آئٹم کے

ساتھ جوڑا بنایا جاتا ہے جو کہ اس شخصیت کی آزمائش کرانے والے کو ہر جوڑے میں سے کسی ایسے آئٹم کا انتخاب کرنا ہوتا ہے جو کہ اس

ساتھ جوڑا بنایا جاتا ہے جو کہ اس شخصیت کی آزمائش کرانے والے کو ہر جوڑے میں سے کسی ایسے آئٹم کا انتخاب کرنا ہوتا ہے جو کہ اس

کی ذاتی خوبیوں کے مطابق ہو۔ یہ جوڑے اس طرح ہو سکتے ہیں۔

Elmas Ali

میں اپنی ذات کے متعلق دوسروں سے بات کرنا پسند کرتا ہوں۔

میں اپنی ذات کے متعلق دوسروں سے بات کرنا پسند کرتا ہوں۔

میں اپنے متعین کردہ اہداف حاصل کر کے پسند کرتا ہوں۔

میں اپنے متعین کردہ اہداف حاصل کر کے پسند کرتا ہوں۔

میں ناکامی کی صورت میں تناؤ محسوس کرتا ہوں۔

میں ناکامی کی صورت میں تناؤ محسوس کرتا ہوں۔

میں کسی صورت میں بروبات چیت کرتے ہوئے پریشانی اور گھبراہٹ محسوس کرتا ہوں۔

میں کسی صورت میں بروبات چیت کرتے ہوئے پریشانی اور گھبراہٹ محسوس کرتا ہوں۔

(Projective Technique): مصنوعی طریق

مصنوعی طریق کار کے لئے دور حاضر میں جس نئی تکنیک کو خصوصی توجہ ملی ہے وہ مصنوعی

نئی تکنیک کو خصوصی توجہ ملی ہے وہ مصنوعی

(Projective Technique) ہے۔ یہ طریقہ اس مفروضے پر قائم ہے کہ معمول (Subject) کو جب

(Projective Technique) ہے۔ یہ طریقہ اس مفروضے پر قائم ہے کہ معمول (Subject) کو جب

ذاتی خاکہ پیش کرنے کا کہا جاتا ہے تو وہ اپنی ذات کے ساتھ زیادہ مخلص ہوتا ہے اور صورت حال

ذاتی خاکہ پیش کرنے کا کہا جاتا ہے تو وہ اپنی ذات کے ساتھ زیادہ مخلص ہوتا ہے اور صورت حال

کے معروضی تاثر کو اپنے مزاج کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ اس سلسلے میں صورت حال کو دانستہ طور پر پیچیدہ رکھا جاتا ہے تاکہ اس کے

کے معروضی تاثر کو اپنے مزاج کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ اس سلسلے میں صورت حال کو دانستہ طور پر پیچیدہ رکھا جاتا ہے تاکہ اس کے

ذاتی خوبیوں کی بنیاد پر نمایاں کر سکے۔ اس طریقہ کار میں کسی قسم کی مداخلت نہ

ذاتی خوبیوں کی بنیاد پر نمایاں کر سکے۔ اس طریقہ کار میں کسی قسم کی مداخلت نہ

مصنوعی طریق کار (Projective Technique) کو کئی طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن میں

مصنوعی طریق کار (Projective Technique) کو کئی طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن میں

سے ایک درج ذیل ہیں:

rschach Test: ٹیسٹ

روشناس ٹیسٹ ہوتا ہے جس پر سیاہ رنگ کے دھبے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور

پیٹ کارڈوں پر مشتمل ہوتا ہے جس پر سیاہ رنگ کے دھبے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور

(Subject) کے سامنے وہ پیش کئے جاتے ہیں، ہر کارڈ سے متعلق (Subject) کے ردعمل

(Subject) کے سامنے وہ پیش کئے جاتے ہیں، ہر کارڈ سے متعلق (Subject) کے ردعمل

کو ریکارڈ کیا جاتا ہے۔

(Thematic Appreception Test): موضوعی ادراک اور فہم کا ٹیسٹ

موضوعی ادراکی ٹیسٹ میں انسانی اشکال اور تخیلات سمیت کئی اقسام کی تصاویر استعمال کی جاتی ہیں

موضوعی ادراکی ٹیسٹ میں انسانی اشکال اور تخیلات سمیت کئی اقسام کی تصاویر استعمال کی جاتی ہیں

جو معمول (Subject) سے دریافت کیا جاتا ہے کہ ان تصاویر میں کیا ہو رہا ہے اور اس سے پہلے کیا ہوا؟ اس کے

جو معمول (Subject) سے دریافت کیا جاتا ہے کہ ان تصاویر میں کیا ہو رہا ہے اور اس سے پہلے کیا ہوا؟ اس کے

ردعمل کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟ نیز تصویر میں پیش کئے جانے والے کرداروں کے خیالات اور محسوسات کیا ہیں؟ ان کا نتیجہ

ردعمل کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟ نیز تصویر میں پیش کئے جانے والے کرداروں کے خیالات اور محسوسات کیا ہیں؟ ان کا نتیجہ

کیا ہو گا؟

کیا ہو گا؟

(Sentence Completion): نامکمل جملوں کا مکمل ہونا

نامکمل جملے مکمل کرنے کے طریق کار کو زبانی مصنوعی طریق (Verbal Projective Technique) کے طور

نامکمل جملے مکمل کرنے کے طریق کار کو زبانی مصنوعی طریق (Verbal Projective Technique) کے طور

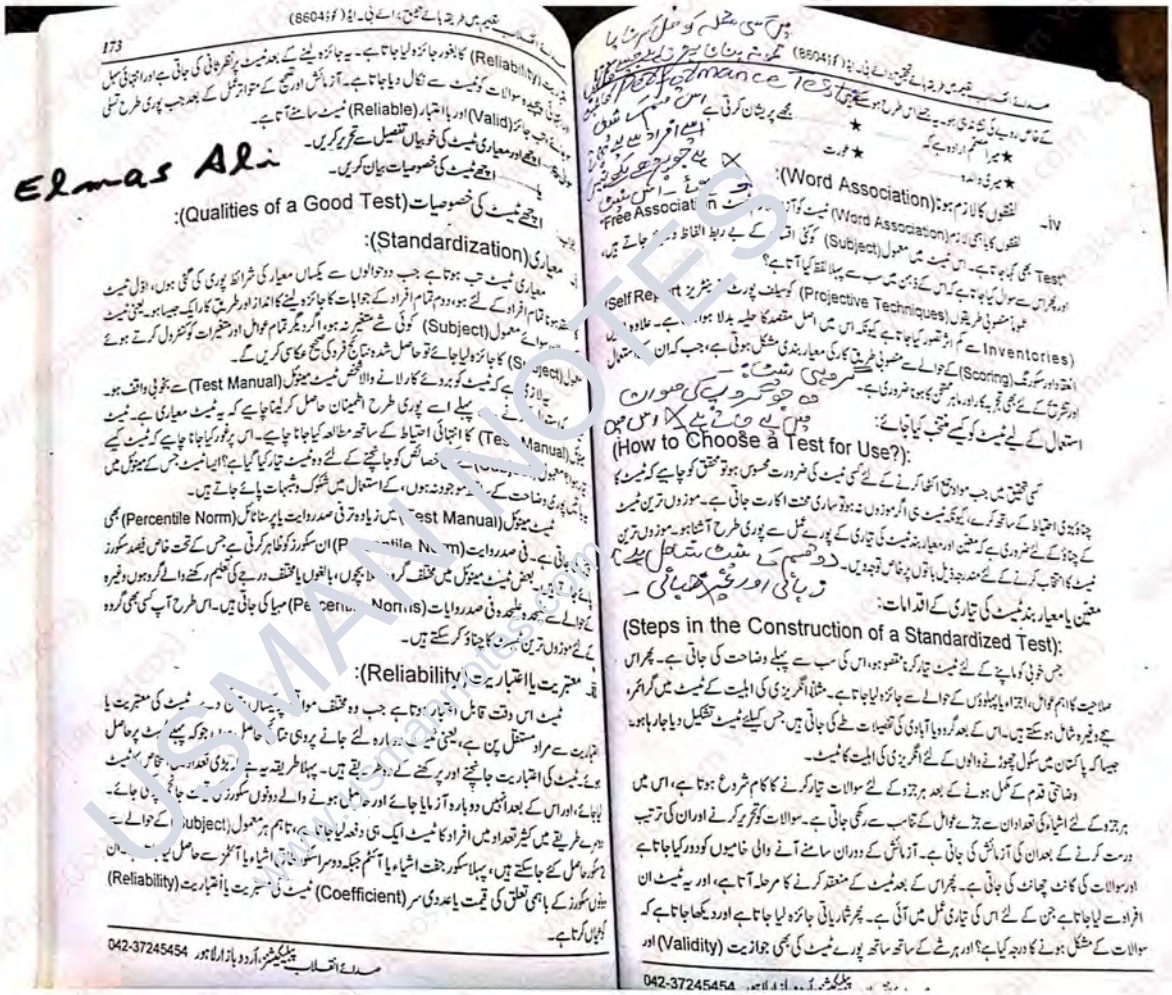
پر بھی جانا جاتا ہے۔ نیز وغیرہ کے لئے اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ عموماً پیش کئے جانے والے نامکمل فقرے کوئی مختصر طریقوں سے مکمل

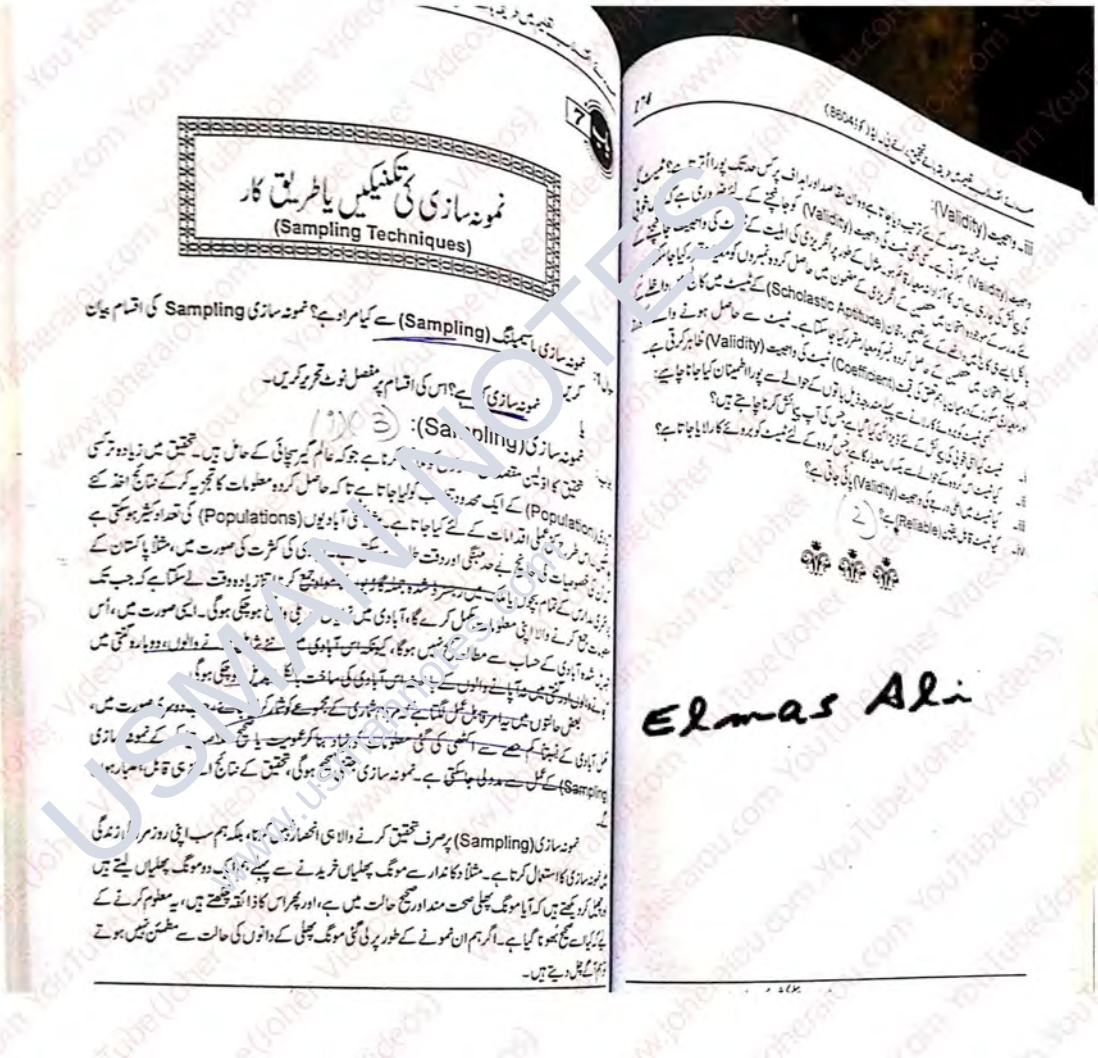
پر بھی جانا جاتا ہے۔ نیز وغیرہ کے لئے اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ عموماً پیش کئے جانے والے نامکمل فقرے کوئی مختصر طریقوں سے مکمل

کئے جاتے ہیں۔ جملوں کے اولین حصے یا شروعاتی الفاظ کو ایسے ترتیب دیا جاتا ہے جسے مکمل کرنے سے معمول (Subject)

کئے جاتے ہیں۔ جملوں کے اولین حصے یا شروعاتی الفاظ کو ایسے ترتیب دیا جاتا ہے جسے مکمل کرنے سے معمول (Subject)

042-37245454 مسلم اقبال پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور





نمونہ سازی کی تکنیکیں یا طریق کار
(Sampling Techniques)

نمونہ سازی یا سیمپلنگ (Sampling) سے کیا مراد ہے؟ نمونہ سازی Sampling کی اقسام بیان

نمونہ سازی کے؟ اس کی اقسام پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

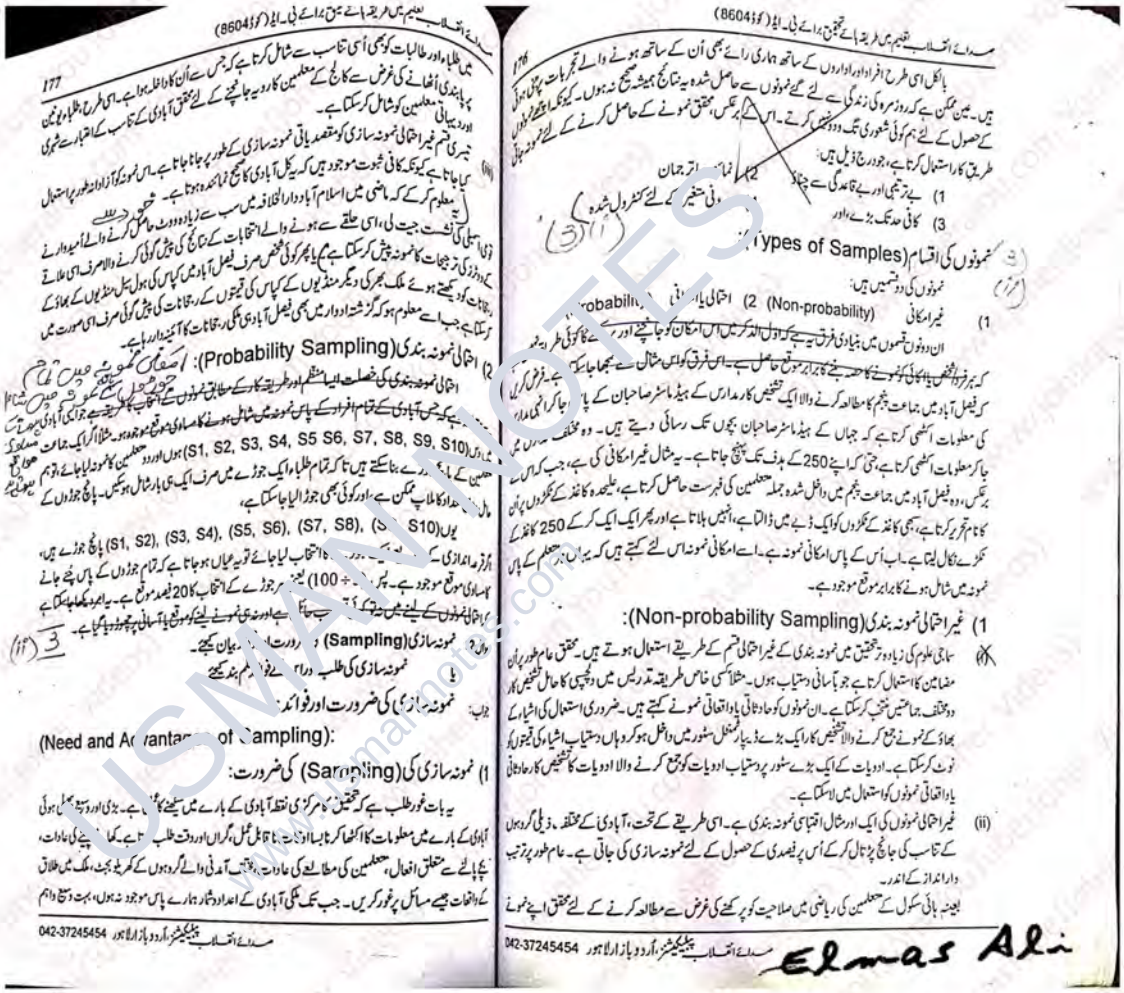
(Sampling):

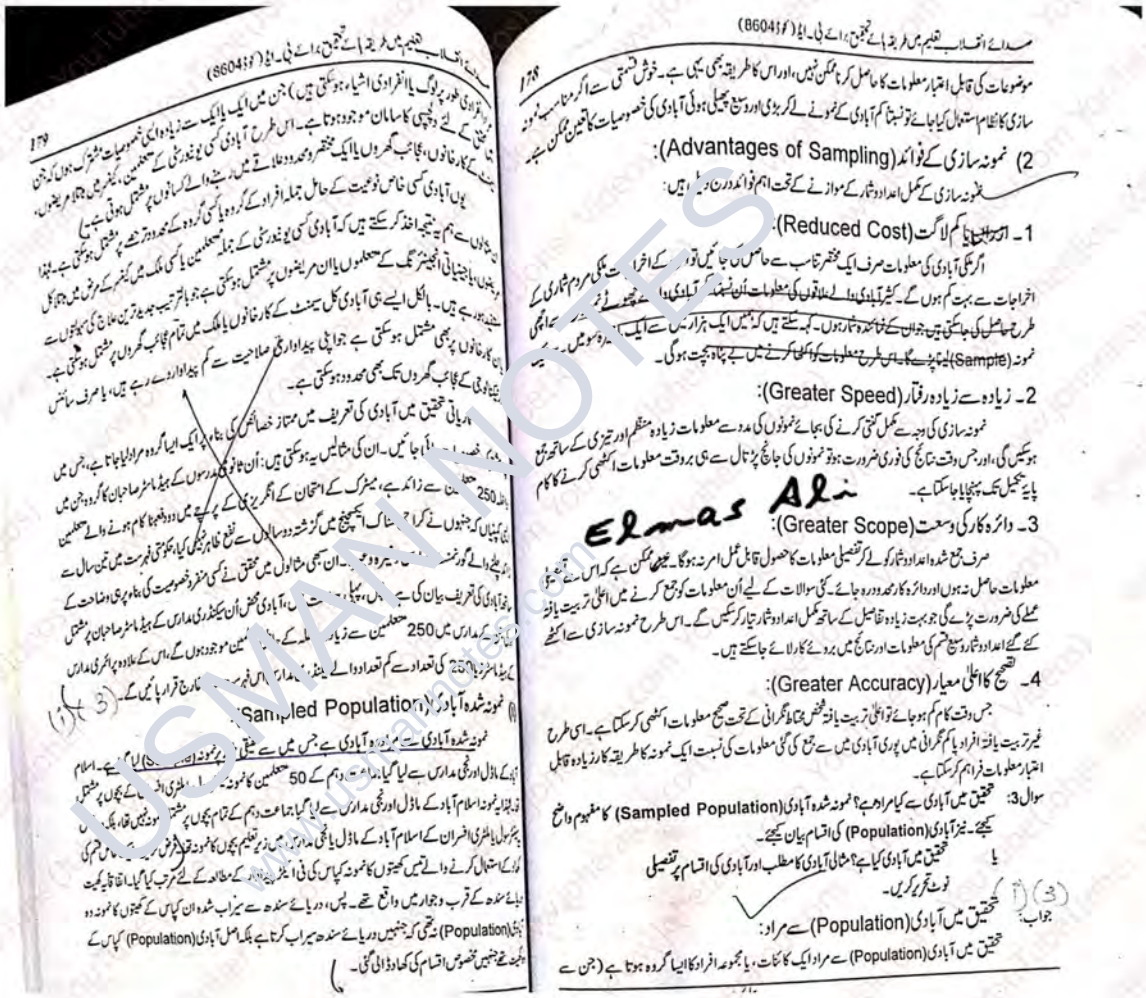
نمونہ سازی (Sampling) پر صرف تحقیق کرنے والا ہی انحصار نہیں کرتا، بلکہ ہم سب اپنی روزمرہ زندگی میں نمونہ سازی کا استعمال کرتا ہے۔ مثلاً دکاندار سے مونگ پھلیاں خریدنے سے پہلے ہم ایک دو مونگ پھلیاں لیتے ہیں اور چکھ کر دیکھتے ہیں کہ آیا مونگ پھلی صحت مند اور صحیح حالت میں ہے، اور پھر اس کا ذائقہ چکھتے ہیں، یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اگر ہم ان نمونے کے طور پر لی گئی مونگ پھلی کے دانوں کی حالت سے مطمئن نہیں ہوتے ہم مونگ پھلی دیتے ہیں۔

(Validity):

Elmas Ali

USMAN NOTES
www.usmannotes.com





USMAN NOTES
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

(ii) ہدف آبادی (Population Target):

ہدف آبادی سے مراد وہ جملہ معلمین ہیں جو فیصل آباد کے ماڈل اور نجی مدارس میں زیرِ تعلیم ہیں، اور اسی حد درجہ مثلاً میں ہدف آبادی میں شامل کیے جائیں گے جن کو خاص قسم کی کھادوی گئی۔ یہ سادہ اوقات، ہدف آبادی طرح دو قسم کی بھی نمونہ شدہ آبادی میں سے نمونے لینا نسبتاً سہل ہوتا ہے۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ نمونے سے اخذ کردہ نتائج کا حتمی نمونہ شدہ آبادی تک ہی محدود ہوتا ہے یہ نتائج کس حد تک ہدف آبادی پر اثر انداز ہوں گے اس کا انحصار مطلوبہ نمونے کے دوسرے ضروری پہلوؤں پر ہوگا۔

آبادی کی اقسام (Types of Population):

Elmas Ali

آبادی دو قسم کی ہو سکتی ہے:

1) یکساں (خصوصیات پر مشتمل) آبادی
2) مختلف (خصوصیات پر مشتمل) آبادی

1) یکسانیت پر مبنی آبادی (Homogeneous Population):

یکساں آبادی سے مراد اشیاء یا لوگوں کے ایسے سیٹ ہیں کہ جن میں خصوصیات کے لحاظ سے اراکین ایک دوسرے جیسی مشترکہ یا یکساں خصوصیت رکھتے ہوں۔ مثلاً ایک مقامی ہائی سکول میں اردگرد سے آنے والے معلمین میں مشترکہ ثقافتی، سماجی و اقتصادی یا نسلی پس منظر ہونے کا امکان موجود ہوتا ہے۔

2) تفاوت پر مبنی آبادی (Heterogeneous Population):

آبادی مبنی بر تفاوت سے مراد اشیاء یا لوگوں کے ایسے سیٹ ہیں کہ جن میں خصوصیات کے لحاظ سے اراکین میں کئی لحاظ سے نمایاں فرق پایا جاتا ہو۔ مثلاً ایک ایسا جامع ہائی سکول جو مختلف قسم کے ثقافتی، سماجی و اقتصادی اور نسلی طور پر مختلف قسم کے معلمین پر مشتمل ہے۔ ایسی آبادی کو مبنی بر تفاوت یا (Heterogeneous Population) کہا جائے گا۔

اگر یکسانیت کے درجات پر نظر رکھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مکمل یکسانیت اور مکمل تفاوت ایک ہی تسلسل کا حصہ ہیں۔ ایک ہی آبادی ایک خصوصیت کے لحاظ سے یکساں اور دیگر کسی خصوصیات کی وجہ سے تفاوت کی حامل ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی یونیورسٹی میں ماسٹرز ڈگری کے فائنل ایئر کے معلمین، ایم اے فائنل ایئر کلاس کی آبادی میں تو یکساں گروہ تشکیل دیتے ہیں، لیکن یہی معلمین اپنے مضامین، سماجی و معاشی حیثیت اور وسائل کے اعتبار سے مختلف یا متفاوت ہو سکتے ہیں۔

سیمپل (Sample) یا نمونہ سے کیا مراد ہے؟ نمونہ کی اقسام بیان کریں۔

نمونہ یا (Sample) کسے کہتے ہیں؟ نمونہ کی اقسام پر سیر حاصل بحث کیجئے۔

Random sampling technique imp

نمونہ (Sample):

نمونہ (Sample) یا نمونہ مشاہدے اور مطالعے کی غرض سے آبادی کے مکمل سیٹ سے لی گئی اشیاء یا اکائیوں کا ذیلی سیٹ ہوتا ہے۔ مثلاً لاہور کے کل ہائی مدارس میں سے بے ترتیبی سے منتخب کیے گئے کچھ ہائی مدارس کے جماعت دہم کے معلمین ان سکولوں میں جماعت دہم کے معلمین کا نمونہ (Sample) ہیں۔ اسی اعتبار سے عمر، ذہانت، کارناموں وغیرہ کی طرح کے دیگر امور کو ذہن میں رکھ کر مطالعہ کی غرض سے چنا گیا معلمین کا ایک گروہ معلمین کی آبادی سے ایک نمونہ ہے۔

ایک قسم کی آبادی کہ جس میں کسی محقق کی دلچسپی ہوتی ہے تو اس میں (Sample) یا نمونہ سے مراد ایسے اس قسم کی آبادی ہو سکتا ہے، گھر، شہر یا کتابیں ہو سکتی ہیں کہ جن کا محقق سروے کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً نجی مدارس کے معلمین کے [illegible] دلچسپی کا حامل محقق جملہ نجی مدارس کے معلمین کی آبادی سے ایک نمونہ لے سکتا ہے۔ بالکل اسی [illegible] میں رہائش پذیر خاندانوں کے پیشہ ورانہ نمونوں کے مطالعے کے لئے ہمیں کل دیہاتوں سے کسی ایک طرح دیہاتوں کو بطور نمونہ لینا پڑے گا۔

(i) نمونہ بغیر تبدیلی (Sample Without Replacement): احتمالی یا امکانی

بغیر تبدیلی لیتے ہوئے جب کسی آبادی کے ایک رکن کو ایک مرتبہ شامل کر لیا جائے تو اُسے مستقبل کے مطالعے سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ کسی آبادی کا یہ فرد واحد خاص بے ترتیب نمونے میں صرف ایک دفعہ ہی شامل ہو سکتا ہے۔ فرض کریں کہ 25 معلمین میں سے 10 معلمین کا نمونہ لیا جانا مقصود ہے، تو ان 25 معلمین کے نام یا رول نمبر ایک ایک پرچی پر تحریر کر کے ایک ڈبے میں ڈال دیے جائیں گے۔ ڈبے کو اچھی طرح ہلانے کے بعد ایک پرچی نکالی جائے گا۔ اس طرح پہلی قرعہ اندازی میں 25 میں سے ہر ہر معلم کے پاس نمونے میں شمولیت کے مساوی مواقع ہیں۔ جو پرچی نکال لی گئی، اسے باقی ماندہ 24 پرچیوں میں اگلی دفعہ شامل نہیں کیا جائے گا۔ دوسری پرچی نکالتے وقت باقی 24 معلمین میں سب کے پاس نمونے میں شامل ہونے کا برابر امکان ہوگا۔ تیسرے رکن کو 23 میں سے نکالا جائے گا، پرچی کو 22 میں سے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ قرعہ اندازی سے رہت اس آبادی کے غیر شامل شدہ اراکین کے پاس شمولیت کے یکساں امکانات موجود ہوں گے۔

(ii) نمونہ جمع تبدیلی (Sample With Replacement): غیر امکانی

اس طریقے میں (Sample) یا نمونہ لیتے ہوئے ڈبے میں سے ہر قرعہ اندازی میں نکالی گئی پرچی کو اس پوری آبادی میں سے ہر رکن کے پاس منتخب ہونے کا یکساں موقعہ موجود ہو۔ اس طرح کے چناؤ کے زیادہ پیچیدہ اور مبہم طریقوں میں شماریاتی وجوہات کی بناء پر Random یا بے قاعدگی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



183

ٹیبل رینڈم نمبرز

1982

1۔ اتفاقی یا بے ترتیب اعداد کا جدول: (Table of Random Numbers)

بے قاعدہ یا بے ترتیب اعداد کا جدول (Table of Random Numbers) صفر سے 9 تک کے اعداد (0, 1, 2, ...) سے ایسے مرتب کیا جاتا ہے جس میں ہر قرعہ میں کوئی بھی عدد چنا جا سکتا ہے، یعنی ہر عدد کے چننے اور انتخاب کا امکان مساوی ہوتا ہے۔ "Rand Corporation" کی طرف سے شائع کیا گیا یا پھر محققین کے لئے تپٹ (Tippet)، فشر (Fisher) اور کینڈل (Kendall) کی جانب سے تجویز کئے جانے والے جدول بڑے جدولوں میں شمار ہوتے ہیں۔

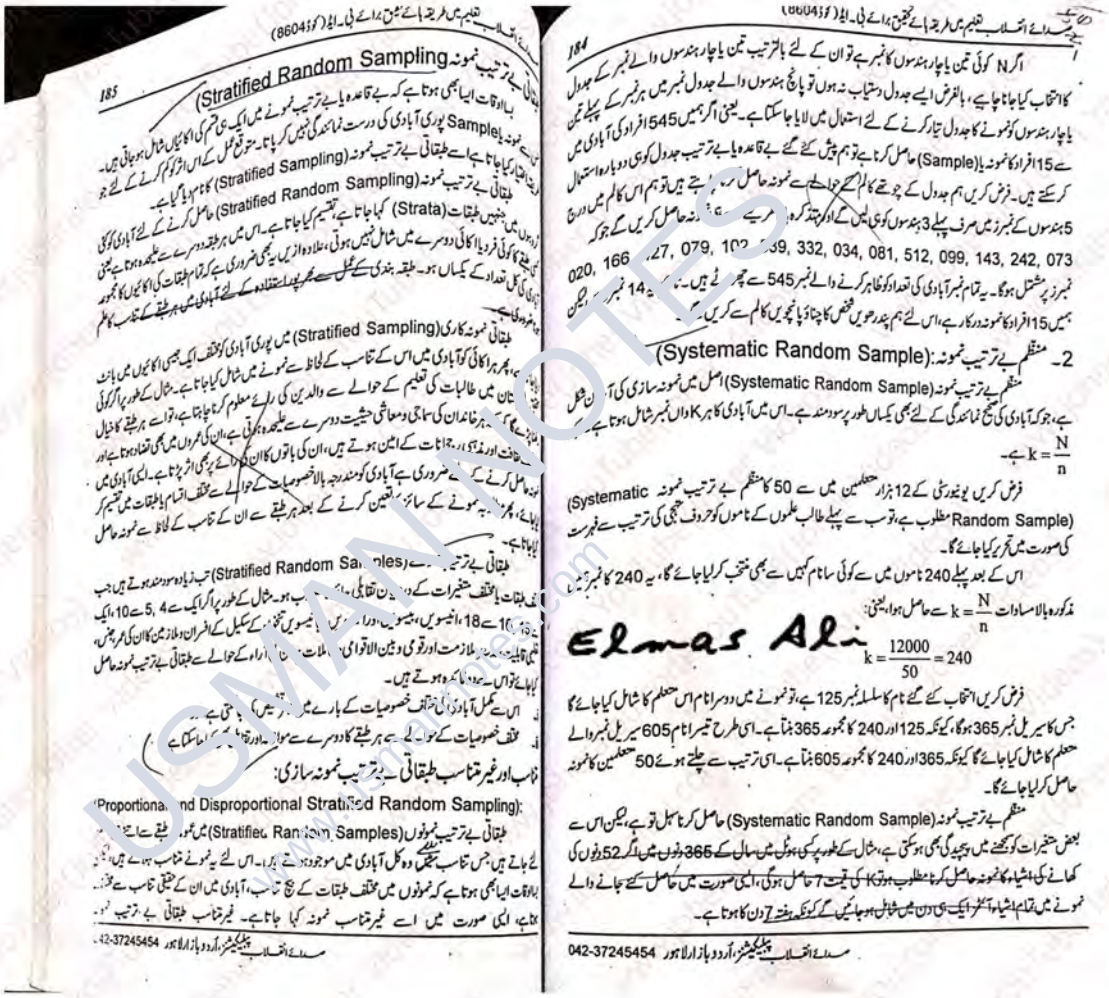
بے قاعدہ یا بے ترتیب اعداد کے جدول (Table of Random Numbers) کے استعمال کرنے کے لئے سب سے پہلے آبادی کی اکائیوں یا ارکان کی ایک فہرست مرتب کی جاتی ہے اور انہیں بے ترتیب انداز میں نمبر شمار لگائے جاتے ہیں۔ تحقیق کار اس کے بعد اتفاقی یا بے ترتیب اعداد کے جدول کا انتخاب کرتا ہے اور اس میں درج اعداد کو پڑھنا شروع کرتا ہے۔ جس وقت بے قاعدہ یا بے ترتیب جدول سے نمبر بولا جاتا ہے تو اس نمبر کے حامل آبادی کی اکائی یا رکن کا انتخاب کرتے ہوئے اسے نمونے یعنی (Sample) میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک مطلوبہ سائز کا نمونہ یا (Sample) حاصل نہ ہو جائے۔ بے ترتیب جدول عمومی، اُفقی یا ودتری ترتیب سے پڑھا جا سکتا ہے، لہٰذا جو بھی ترتیب اختیار کریں اسے آخر تک برقرار رکھتے ہوئے مسلسل اور لگاتار اعداد کو پڑھا جائے۔

بے قاعدہ یا بے ترتیب جدول (Table of Random Numbers) کے استعمال کو ایک مثال سے واضح کرتے ہیں، فرض کریں ہمیں یونیورسٹی متعلمین کے 12 ہزار (N 12000) میں سے 50 طلبہ (n 50) کا نمونہ بے ترتیب نمونہ (Simple Random Sample) درکار ہے۔

اس صورت میں یونیورسٹی میں زیر تعلیم تمام متعلمین کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے درج کرتے ہوئے انہیں 00000 سے 12000 تک نمبر شمار دیئے جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد 5 ہندسوں والے نمبرز کا ایک صفحہ لیا جاتا ہے (یعنی وہ صفحہ جسے نمونے کے طور پر دوبارہ پیش کیا جا سکے) پھر پہلے کالم سے شروع ہوتے ہوئے ہر وہ نمبر درج کیا جاتا ہے جو کہ 00001 سے لے کر 12000 کے درمیان موجود ہو، یہاں تک نمونے یا (Sample) کا مطلوبہ سائز حاصل ہو جائے۔ مثال کے طور پر بے قاعدہ یا بے ترتیب جدول کا پہلا نمبر 10480 ہے جو کہ 12000 سے چھوٹا ہے، اس لئے اسے نمونے میں شامل کر لیا جائے گا، جب کہ دوسرے سے لے کر بارہویں خانے تک کے نمبرز 12000 سے بڑے ہیں اس لیے انہیں چھوڑ دیا جائے گا، تیرھواں نمبر 9429 ہے، یہ بھی چونکہ 12000 سے کم ہے اس لئے اسے بھی نمونے میں شامل کر لیا جائے گا۔ اسی طرح چودھواں اور پندرھواں نمبر بھی 12000 سے چھوٹے ہیں، اس لئے انہیں بھی نمونے میں درج کیا جائے گا، یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک 12000 سے کم نمبرز کے 50 آئٹمز نہ حاصل کر لئے جائیں۔ چونکہ ہر نمبر شمار ایک متعلم کی نمائندگی کرتا ہے اس لئے متعلمین کا نمونہ حاصل ہو جائے گا۔

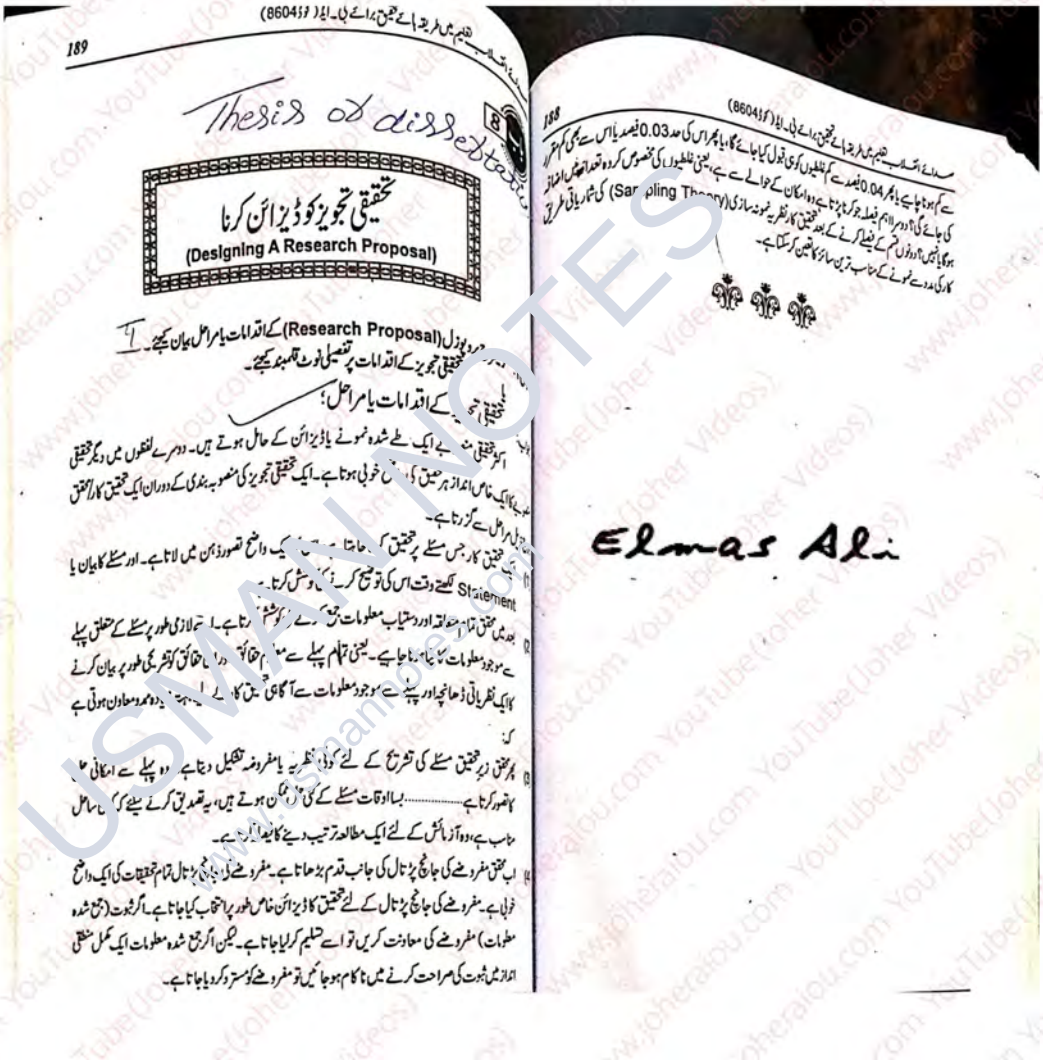
042-37245454 مسدرے انقلاب پبلیکیشنز، اُردو بازار لاہور

USMAN NOTES www.usmannotes.com



USMAN NOTES





189 تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق، بی۔ایڈ (8604)

Thesis or dissertation

تحقیقی تجویز کو ڈیزائن کرنا
(Designing A Research Proposal)

I ریسرچ پروپوزل (Research Proposal) کے اقدامات یا مراحل بیان کیجیے۔ تحقیقی تجویز کے اقدامات پر تفصیلی نوٹ تحریر کیجیے۔

تحقیقی تجویز کے اقدامات یا مراحل:

ہر تحقیقی منصوبے ایک طے شدہ نمونے یا ڈیزائن کے حامل ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں دیگر تحقیقی منصوبوں کا ایک خاص انداز ہر تحقیق کا [illegible] خوبی ہوتا ہے۔ ایک تحقیقی تجویز کی منصوبہ بندی کے دوران ایک تحقیق کار اکثر ذیل مراحل سے گزرتا ہے۔

ایک تحقیق کار جس مسئلے پر تحقیق کرنا چاہتا ہے [illegible] ایک واضح تصور ذہن میں لاتا ہے۔ اور مسئلے کا بیان یا Statement لکھتے وقت اس کی توضیح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

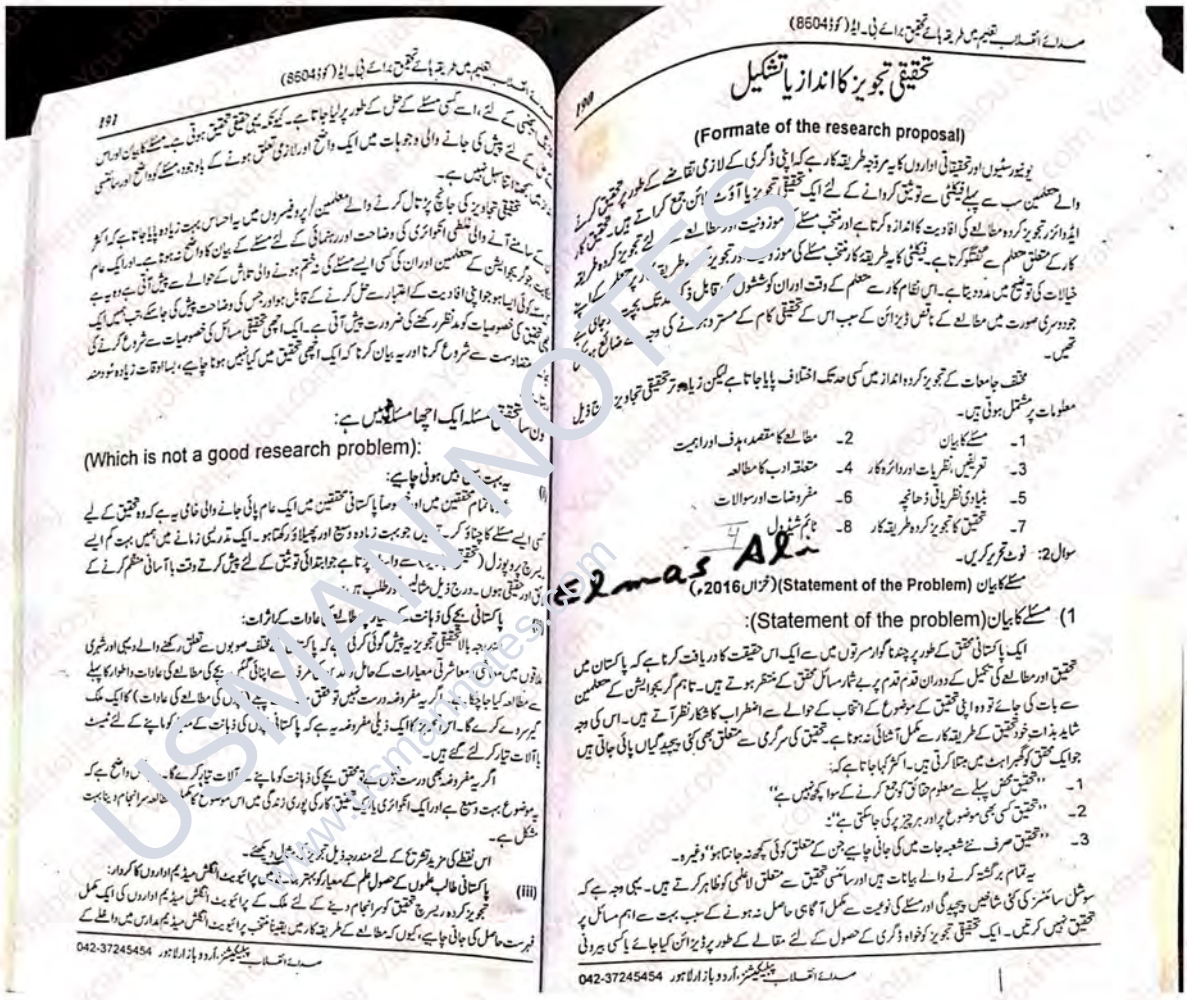
بعد میں محقق تمام متعلقہ اور دستیاب معلومات جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے لازمی طور پر مسئلے کے متعلق پہلے سے موجود معلومات کا پتا لگانا چاہیے۔ یعنی تمام پہلے سے معلوم حقائق کو تشریحی طور پر بیان کرنے کا ایک نظریاتی ڈھانچہ اور پہلے سے موجود معلومات سے آگاہی [illegible] یہ دو عمدہ معاون ہوتی ہے کہ:

پھر محقق زیر تحقیق مسئلے کی تشریح کے لئے کوئی نظریہ یا مفروضہ تشکیل دیتا ہے۔ وہ پہلے سے امکانی حل تصور کرتا ہے۔.....لہٰذا اوقات مسئلے کے کئی حل ممکن ہوتے ہیں، یہ تصدیق کرنے کے لیے کہ کون سا حل مناسب ہے، وہ آزمائش کے لئے ایک مطالعہ ترتیب دینے کا بندوبست کرتا ہے۔

اب محقق مفروضے کی جانچ پڑتال کی جانب قدم بڑھاتا ہے۔ مفروضے کی جانچ پڑتال تمام تحقیقات کی ایک واضح خوبی ہے۔ مفروضے کی جانچ پڑتال کے لئے تحقیق کا ڈیزائن خاص طور پر انتخاب کیا جاتا ہے۔ اگر ثبوت (جمع شدہ معلومات) مفروضے کی معاونت کریں تو اسے تسلیم کرلیا جاتا ہے۔ لیکن اگر جمع شدہ معلومات ایک مکمل منطقی انداز میں ثبوت کی صراحت کرنے میں ناکام ہو جائیں تو مفروضے کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

Elmas Ali

USMAN NOTES



تحقیقی تجویز کا انداز یا تشکیل

(Formate of the research proposal)

یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کا یہ مروجہ طریقہ کار ہے کہ اپنی ڈگری کے لازمی تقاضے کے طور پر تحقیق کرنے والے متعلمین سب سے پہلے فیکلٹی سے توثیق کروانے کے لئے ایک تحقیقی تجویز یا آؤٹ لائن جمع کراتے ہیں تاکہ تحقیق کرنے کار کے متعلق متعلم سے مطمئن کر سکے۔ فیکلٹی کا یہ طریقہ کار منتخب مسئلے کی موزونیت اور مطالعے کے لئے تجویز کردہ طریقہ خیالات کی توضیح میں مدد دیتا ہے۔ اس نظام کار سے متعلم کے وقت اور ان کوششوں کو قابل ذکر حد تک بچنے کے جو دوسری صورت میں مطالعے کے ناقص ڈیزائن کے سبب اس کے تحقیقی کام کے مسترد ہونے کی وجہ سے ضائع ہو رہی تھیں۔

مختلف جامعات کے تجویز کردہ انداز میں کسی حد تک اختلاف پایا جاتا ہے لیکن زیادہ تر تحقیقی تجاویز مندرجہ ذیل معلومات پر مشتمل ہوتی ہیں۔

1۔ مسئلے کا بیان
2۔ مطالعے کا مقصد، ہدف اور اہمیت
3۔ تعریفیں، نظریات اور دائرہ کار
4۔ متعلقہ ادب کا مطالعہ
5۔ بنیادی نظریاتی ڈھانچہ
6۔ مفروضات اور سوالات
7۔ تحقیق کا تجویز کردہ طریقہ کار
8۔ نامکمل

سوال 2: نوٹ تحریر کریں۔

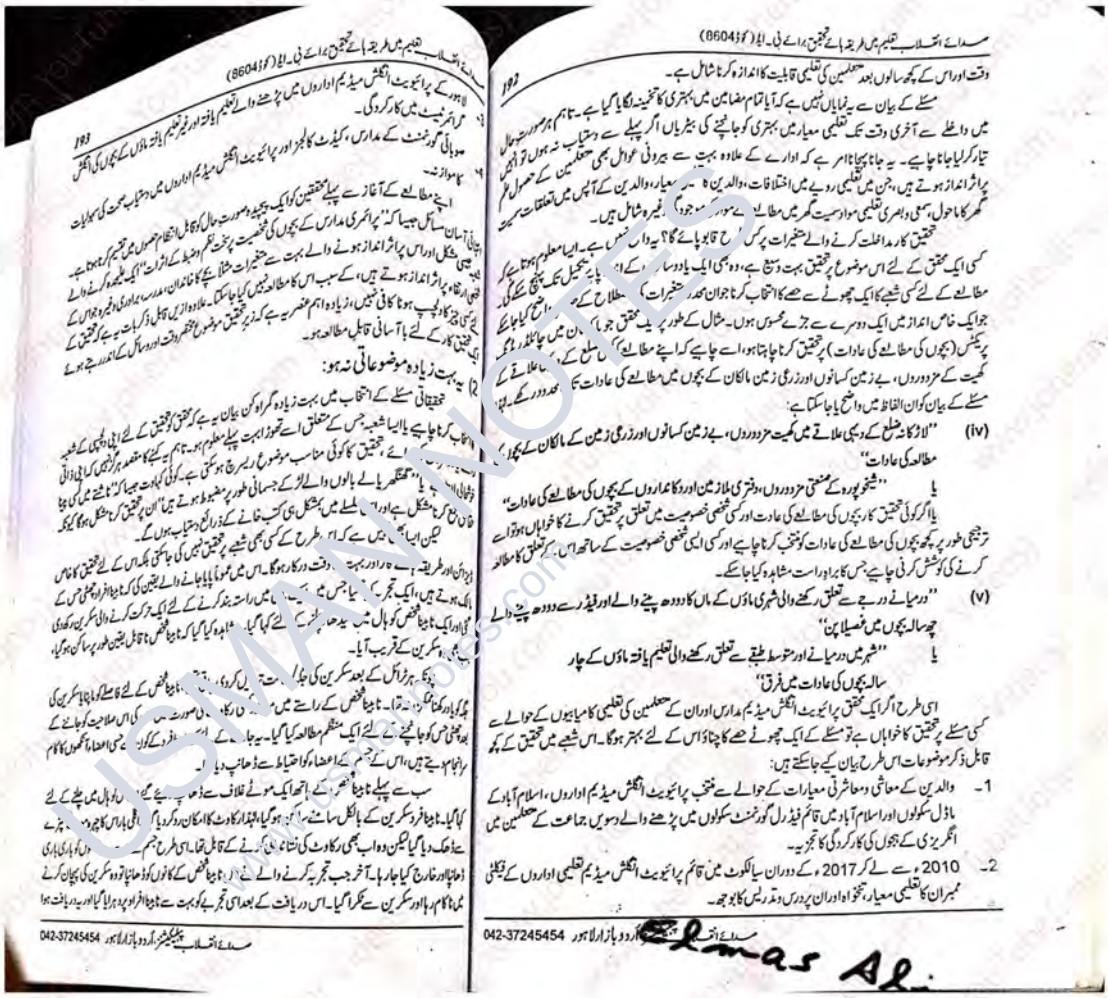
مسئلے کا بیان (Statement of the Problem) (خزاں 2016ء)

1) مسئلے کا بیان (Statement of the problem):

ایک پاکستانی محقق کے طور پر چند ناگوار مسرتوں میں سے ایک اس حقیقت کا دریافت کرنا ہے کہ پاکستان میں تحقیق اور مطالعے کی تکمیل کے دوران قدم قدم پر بے شمار مسائل محقق کے منتظر ہوتے ہیں۔ تاہم گریجوایشن کے متعلمین سے بات کی جائے تو وہ اپنی تحقیق کے موضوع کے انتخاب کے حوالے سے اضطراب کا شکار نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ شاید بذات خود تحقیق کے طریقہ کار سے مکمل آشنائی نہ ہونا ہے۔ تحقیق کی سرگرمی سے متعلق بھی کئی پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں جو ایک محقق کو گھبراہٹ میں مبتلا کرتی ہیں۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ:

1۔ ''تحقیق محض پہلے سے معلوم حقائق کو جمع کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے''
2۔ ''تحقیق کسی بھی موضوع پر اور ہر چیز پر کی جا سکتی ہے''۔
3۔ ''تحقیق صرف نئے شعبہ جات میں کی جانی چاہیے جن کے متعلق کوئی کچھ نہ جانتا ہو'' وغیرہ۔

یہ تمام برگشتہ کرنے والے بیانات ہیں اور سائنسی تحقیق سے متعلق لاعلمی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سوشل سائنسز کی کئی شاخیں پیچیدگی اور مسئلے کی نوعیت سے مکمل آگاہی حاصل نہ ہونے کے سبب بہت سے اہم مسائل پر تحقیق نہیں کرتیں۔ ایک تحقیقی تجویز کو خواہ ڈگری کے حصول کے لئے مقالے کے طور پر ڈیزائن کیا جائے یا کسی بیرونی



مسدائے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ ایڈ (کوڈ 8604)

1993

وقت اور اس کے کچھ سالوں بعد متعلمین کی تعلیمی قابلیت کا اندازہ کرنا شامل ہے۔

مسئلے کے بیان سے یہ نمایاں نہیں ہے کہ آیا تمام مضامین میں بہتری کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ تاہم ہر صورت حال میں واضلے سے آخری وقت تک تعلیمی معیار میں بہتری کو جانچنے کی بیٹریاں اگر پہلے سے دستیاب نہ ہوں تو انہیں تیار کرلیا جانا چاہیے۔ یہ جاننا بھی اہم ہے کہ ادارے کے علاوہ بہت سے بیرونی عوامل بھی متعلمین کے حصول تعلم پر اثر انداز ہوتے ہیں، جن میں تعلیمی رویے میں اختلافات، والدین کا سماجی معیار، والدین کے آپس میں تعلقات سیریہ گھر کا ماحول، سمعی و بصری تعلیمی مواد سہولیت گھر میں مطالعے کے مواقع کی موجودگی وغیرہ شامل ہیں۔

تحقیق کار مداخلت کرنے والے متغیرات پر کس حد تک قابو پائے گا؟ یہ بھی اہم ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایک محقق کے لئے اس موضوع پر تحقیق بہت وسیع ہے، وہ بھی ایک یا دو سال کے اندر۔ پائے تکمیل تک پہنچ سکے گی۔ مطالعے کے لئے کسی شعبے کا ایک چھوٹے سے حصے کا انتخاب کرنا جو ان محدد متغیرات (اصطلاح کے جو ایک خاص انداز میں ایک دوسرے سے جڑے محسوس ہوں۔ مثال کے طور پر ایک محقق جو اساتذہ کی پریکٹس (بچوں کی مطالعے کی عادات) پر تحقیق کرنا چاہتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے مطالعے کے لئے ضلع کے مزدوروں، بے زمین کسانوں اور زرعی زمین مالکان کے بچوں میں مطالعے کی عادات کا مطالعے کے مسئلے کے بیان کو ان الفاظ میں واضح یا جا سکتا ہے:

(iv) ''لاڑکانہ ضلع کے دیہی علاقے میں کھیت مزدوروں، بے زمین کسانوں اور زرعی زمین کے مالکان کے بچوں کی مطالعہ کی عادات''

یا ''شیخوپورہ کے صنعتی مزدوروں، دفتری ملازمین اور دکانداروں کے بچوں کی مطالعے کی عادات''

یا اگر کوئی تحقیق کار بچوں کی مطالعے کی عادت اور کسی شخصی خصوصیت میں تعلق پر تحقیق کرنے کا خواہاں ہو تو اسے ترجیحی طور پر کچھ بچوں کی مطالعے کی عادات کو منتخب کرنا چاہیے اور کسی ایسی شخصی خصوصیت کے ساتھ اس کے تعلق کا مطالعہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جس کا براہ راست مشاہدہ کیا جا سکے۔

(v) ''درمیانے درجے سے تعلق رکھنے والی شہری ماؤں کے ماں کا دودھ پینے والے اور فیڈر سے دودھ پینے والے چھ سالہ بچوں میں فصیلا پن''

یا ''شہر میں درمیانے اور متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی تعلیم یافتہ ماؤں کے چار سالہ بچوں کی عادات میں فرق''

اسی طرح اگر ایک محقق پرائیویٹ انگلش میڈیم مدارس اور ان کے متعلمین کی تعلیمی کامیابیوں کے حوالے سے کسی مسئلے پر تحقیق کا خواہاں ہے تو مسئلے کے ایک چھوٹے حصے کا چناؤ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اس شعبے میں تحقیق کے کچھ قابل ذکر موضوعات اس طرح بیان کیے جا سکتے ہیں:

1- والدین کے معاشی و معاشرتی معیارات کے حوالے سے منتخب پرائیویٹ انگلش میڈیم اداروں، اسلام آباد کے ماڈل سکولوں اور اسلام آباد میں قائم فیڈرل گورنمنٹ سکولوں میں پڑھنے والے دسویں جماعت کے متعلمین میں انگریزی کے نتیجوں کی کارکردگی کا تجزیہ۔

2- 2010ء سے لے کر 2017ء کے دوران سیالکوٹ میں قائم پرائیویٹ انگلش میڈیم تعلیمی اداروں کے تکنیکی مہتمان کا تعلیمی معیار، تنخواہ اور ان پر درس و تدریس کا بوجھ۔

مسدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 042-37245454

لاہور کے پرائیویٹ انگلش میڈیم اداروں میں پڑھنے والے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ماؤں کے بچوں کی انگلش

مہارت میں کارکردگی۔

دیہاتی گورنمنٹ کے مدارس، کیڈٹ کالجز اور پرائیویٹ انگلش میڈیم اداروں میں دستیاب صحت کی سہولیات

کا موازنہ۔

اپنے مطالعے کے آغاز سے پہلے محقق کو ایک پیچیدہ صورت حال کو قابل انتظام حصوں میں تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ ایسا آسان مسائل جیسا کہ ''پرائمری مدارس کے بچوں کی شخصیت پر سخت نظم و ضبط کے اثرات'' ایک نتیجہ اخذ کرنے والے بھی مشکل اور اس پر اثر انداز ہونے والے بہت سے متغیرات مثلاً بچے کا خاندان، مدارس، اساتذہ کی رویہ وغیرہ جو اس کے فہم ارتقاء پر اثر انداز ہوتے ہیں، کے سبب اس کا مطالعہ نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں پہلی ذکر بات یہ ہے کہ تحقیق کے لیے کسی چیز کا دلچسپ ہونا کافی نہیں، زیادہ اہم عنصر یہ ہے کہ زیر تحقیق موضوع انتظر وقت اور وسائل کے اندر حد ہوئے ایک تحقیق کار کے لئے با آسانی قابل مطالعہ ہو۔

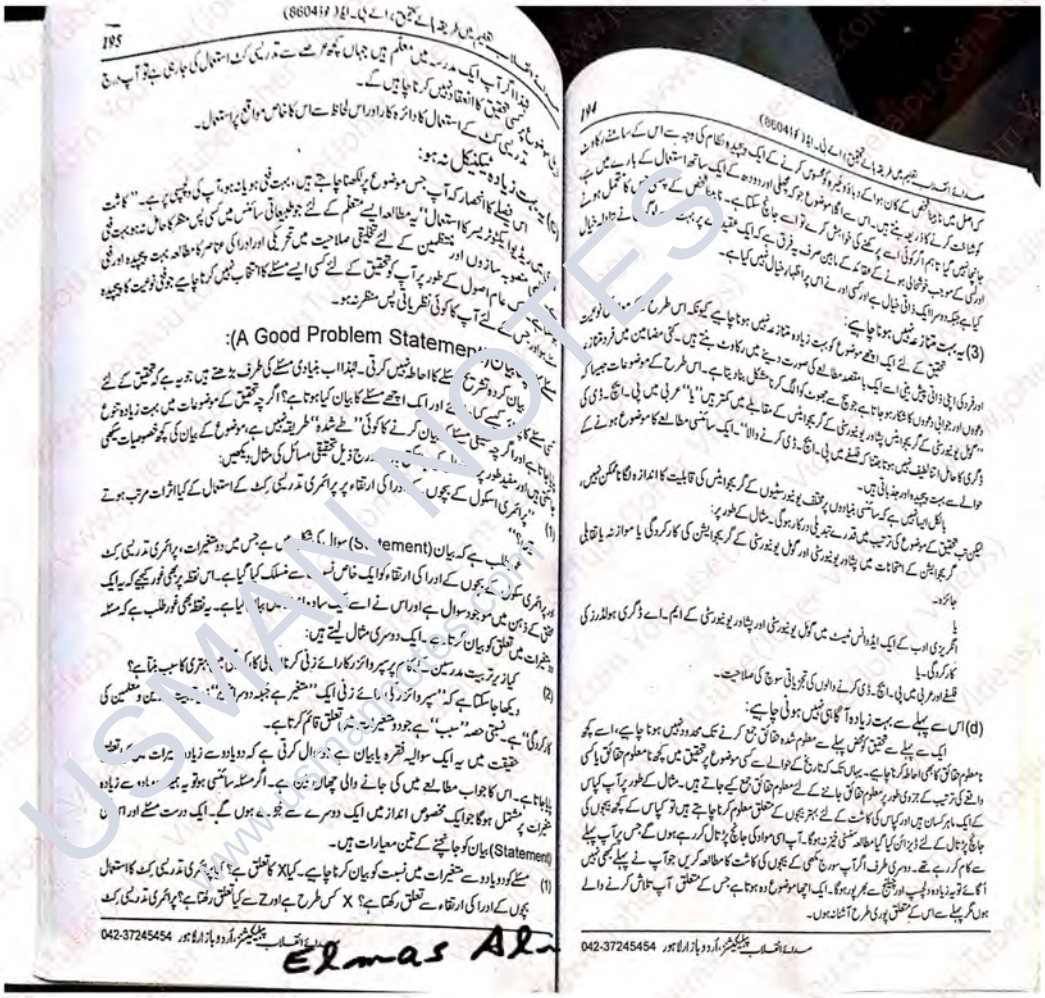
(2) یہ بہت زیادہ موضوعاتی نہ ہو:

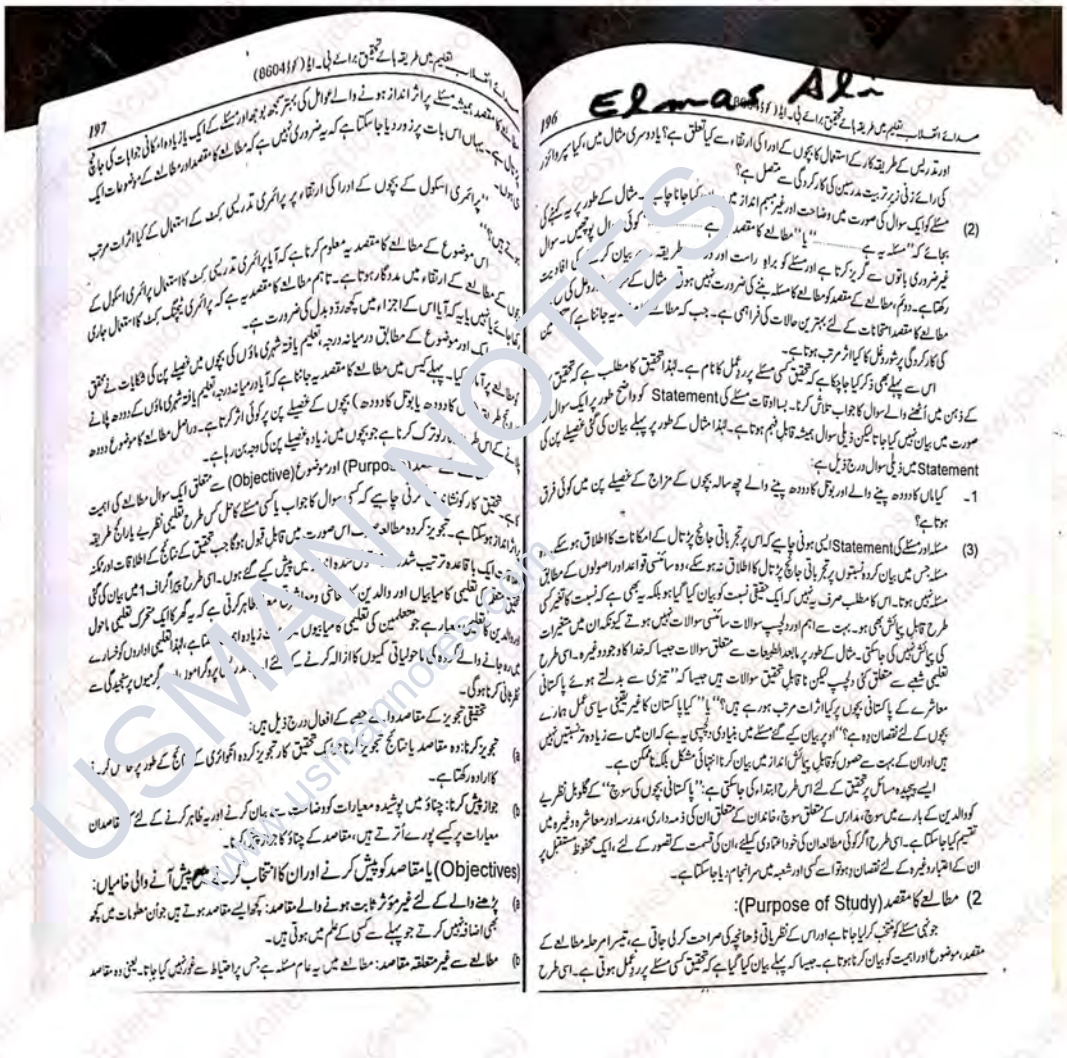
تحقیقاتی مسئلے کے انتخاب میں بہت زیادہ گمراہ کن بیان یہ ہے کہ محقق کو تحقیق کے لئے اپنی دلچسپی کے شعبے کا انتخاب کرنا چاہیے یا ایسا شعبہ جس کے متعلق اسے تھوڑا بہت پہلے معلوم ہو۔ تاہم یہ کہنے کا مقصد ہرگز نہیں کہ کوئی ذاتی دلچسپی رکھنے والے تحقیق کا کوئی مناسب موضوع ریسرچ ہو سکتی ہے۔ کوئی کہاوت جیسا کہ ''مٹھی بھر بالوں والے لڑکے جسمانی طور پر مضبوط ہوتے ہیں'' ان تحقیق کرنا مشکل ہوگا کیونکہ فالتو کرنا مشکل ہے اور اس سلسلے میں مشکل ہی کتب خانے کے ذرائع دستیاب ہوں گے۔

لیکن ایسا نہیں ہے کہ ہر طرح کے کسی بھی شعبے پر تحقیق نہیں کی جا سکتی بلکہ اس کے لئے تحقیق کا خاص انداز اور طریقہ ہے اور بہت وقت درکار ہوگا۔ اس میں عموماً پایا جانے والے یقین کی کہ بنیاد فرضیہ محض کے ایک یا زیادہ متغیر ہوتے ہیں، ایک تجربہ کیا جس میں راستہ بند کرنے کے لئے ایک حرکت کرنے والی سکرین کو ہٹا دی اور ایک ناپینا شخص کو ہال میں یہ حاضر کرنے کے لئے کہا گیا۔ مفروضہ کیا گیا کہ ناپینا شخص ناقابل یقین طور پر سکرین کو ہٹا دی گا، چونکہ ہر ٹرائل کے بعد سکرین کی جگہ تبدیل کر دی جاتی تھی، ناپینا شخص کے لئے کامیابی کو ناپینا سکرین کی جگہ گویا اور گھنٹوں تک لیتا تھا۔ ناپینا شخص کے راستے میں رکاوٹ کی صورت میں اس کی اس صلاحیت کو جانے کے بعد جس کو جانچنے کے لئے ایک منظم مطالعہ کیا گیا۔ یہ جاننے کے لئے کہ ناپینا شخص کے حرکت کے اور حسی اعضاء آنکھوں کا کام سرانجام دیتے ہیں، اس کے جسم کے اعضاء کو احتیاط سے ڈھانپ دیا۔

سب سے پہلے ناپینا شخص کے ہاتھ کو ایک موٹے غلاف سے ڈھانپ دیا گیا۔ ناپینا شخص کو ہال میں چلنے کے لئے کہا گیا۔ ناپینا فرد سکرین کے بالکل سامنے آ گیا، ہو گیا، انہذا رکاوٹ کا امکان رد کر دیا گیا۔ اگلی باری اس کا چہرہ ڈھانپ دیا گیا لیکن وہ اب بھی رکاوٹ کی نشاندہی کرنے کے قابل تھا۔ اسی طرح جسم کے دوسرے حصوں کو باری باری ڈھانپا اور خارج کیا جاتا رہا۔ آخر جب تجربہ کرنے والے نے ناپینا شخص کے کانوں کو ڈھانپا تو وہ سکرین کی پہچان کرنے میں ناکام رہا اور سکرین سے ٹکرا گیا۔ اس دریافت کے بعد اسی تجربے کو بہت سے ناپینا افراد پر دہرایا گیا اور یہ دریافت ہوا

مسدائے انقلاب پبلیکیشنز اردو بازار لاہور 042-37245454





Elmas Ali

اور تدریس کے طریقہ کار کے استعمال کا بچوں کے ادراک کی ارتقاء سے کیا تعلق ہے؟ یا دوسری مثال میں، کیا پرائمری اساتذہ کی رائے زنی زیر تربیت مدرسین کی کارکردگی سے متصل ہے؟

(2) مسئلے کو ایک سوال کی صورت میں وضاحت اور نیز مبہم انداز میں ... کیا جانا چاہیے۔ مثال کے طور پر یہ کہنے کی بجائے کہ "مسئلہ یہ ہے ..." یا "مطالعے کا مقصد ہے ... کوئی سوال پوچھیں۔ سوال غیر ضروری باتوں سے گریز کرتا ہے اور مسئلے کو براہ راست اور دو ... طریقہ سے بیان کرنے کی افادیت رکھتا ہے۔ دوئم، مطالعے کے مقصد کو مطالعے کا مسئلہ بننے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثال کے ... دوسرا مثال کی ... مطالعے کا مقصد امتحانات کے لئے بہترین حالات کی فراہمی ہے۔ جب کہ مطالعے ... یہ جاننا ہے کہ ... کی کارکردگی پر شور وغل کا کیا اثر مرتب ہوتا ہے۔

اس سے پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ تحقیق کسی مسئلے پر ردِ عمل کا نام ہے۔ لہٰذا تحقیق کا مطلب ہے کہ تحقیق ... کے ذہن میں اُٹھنے والے سوال کا جواب تلاش کرنا۔ بسا اوقات مسئلے کی Statement کو واضح طور پر ایک سوال ... صورت میں بیان نہیں کیا جاتا لیکن ذیلی سوال ہمیشہ قابل فہم ہوتا ہے۔ لہٰذا مثال کے طور پر پہلے بیان کی گئی خفیف پن کی Statement میں ذیلی سوال درج ذیل ہے:

1۔ کیا ماں کا دودھ پینے والے اور بوتل کا دودھ پینے والے چھ سالہ بچوں کے مزاج کے خفیف پن میں کوئی فرق ہوتا ہے؟

(3) مسئلہ اور مسئلے کی Statement ایسی ہونی چاہیے کہ اس پر تجرباتی جانچ پڑتال کے امکانات کا اطلاق ہو سکے۔ ... مسئلہ جس میں بیان کردہ نسبتوں پر تجرباتی جانچ پڑتال کا اطلاق نہ ہو سکے، وہ سائنسی قواعد اور اصولوں کے مطابق مسئلہ نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب صرف یہ نہیں کہ ایک حقیقی نسبت کو بیان کیا گیا ہو بلکہ یہ بھی ہے کہ نسبت کا تغیر کسی طرح قابل پیمائش بھی ہو۔ بہت سے اہم اور دلچسپ سوالات سائنسی سوالات نہیں ہوتے کیونکہ ان میں متغیرات کی پیمائش نہیں کی جا سکتی۔ مثال کے طور پر مابعد الطبیعات سے متعلق سوالات جیسا کہ خدا کا وجود وغیرہ۔ اسی طرح تعلیمی شعبے سے متعلق کئی دلچسپ لیکن ناقابل تحقیق سوالات ہیں جیسا کہ "تیزی سے بدلتے ہوئے پاکستانی معاشرے کے پاکستانی بچوں پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟" یا "کیا پاکستان کا غیر یقینی سیاسی عمل ہمارے بچوں کے لئے نقصان دہ ہے؟" اوپر بیان کیے گئے مسئلے میں بنیادی دلچسپی یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر نسبتیں نہیں ہیں اور ان کے بہت سے حصوں کو قابل پیمائش انداز میں بیان کرنا انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

ایسے پیچیدہ مسائل پر تحقیق کے لئے اس طرح ابتداء کی جا سکتی ہے: "پاکستانی بچوں کی سوچ" کے گلوبل نظریے کو والدین کے بارے میں سوچ، مدارس کے متعلق سوچ، خاندان کے متعلق ان کی ذمہ داری، مدرسہ اور معاشرہ وغیرہ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مطالعہ ان کی خود اعتمادی کیلئے، ان کی قسمت کے تصور کے لئے، ایک محفوظ مستقبل پر ان کے اعتماد وغیرہ کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے کسی اور شعبہ میں سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

2) مطالعے کا مقصد (Purpose of Study):

جو نئی مسئلے کو منتخب کر لیا جاتا ہے اور اس کے نظریاتی ڈھانچہ کی صراحت کر لی جاتی ہے، تیسرا مرحلہ مطالعے کے مقصد، موضوع اور اہمیت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ تحقیق کسی مسئلے پر ردِ عمل ہوتی ہے۔ اسی طرح

... مطالعے کا مقصد ہمیشہ مسئلے پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی بہتر سمجھ بوجھ اور مسئلے کے ایک یا زیادہ ممکنہ جوابات کی جانچ ... یہاں اس بات پر زور دیا جا سکتا ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ مطالعے کا مقصد اور مطالعے کے موضوعات ایک ... "پرائمری اسکول کے بچوں کے ادراک کی ارتقاء پر پرائمری تدریسی کٹ کے استعمال کے کیا اثرات مرتب ... اس موضوع کے مطالعے کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا پرائمری تدریسی کٹ کا استعمال پرائمری اسکول کے بچوں کے مطالعے کے ارتقاء میں مددگار ہوتا ہے۔ تاہم مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ پرائمری ٹیچنگ کٹ کا استعمال پرائمری اسکول کے بچوں کے لئے نہیں یا یہ کہ آیا اس کے اجزاء میں کچھ ردوبدل کی ضرورت ہے۔

... ایک اور موضوع کے مطابق درمیانہ درجہ، تعلیم یافتہ شہری ماؤں کی بچوں میں خفیف پن کی شکایات نے تحقیق ... کیا۔ پہلے کیس میں مطالعے کا مقصد یہ جاننا ہے کہ آیا درمیانہ درجہ تعلیم یافتہ شہری ماؤں کے دودھ پلانے ... کا دودھ یا بوتل کا دودھ) بچوں کے خفیف پن پر کوئی اثر کرتا ہے۔ دراصل مطالعے کا موضوع دودھ ... کے اس طرح ... روک ... کرنا ہے جو بچوں میں زیادہ خفیف پن کی وجہ بن رہا ہے۔

... (Purpose) اور موضوع (Objective) سے متعلق ایک سوال مطالعے کی اہمیت ... تحقیق کار کو خود سے کرنی چاہیے کہ کیا سوال کا جواب یا کسی مسئلے کا حل کس طرح تعلیمی نظریے یا رائج طریقہ ... پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ تجویز کردہ مطالعہ ... اس صورت میں قابل قبول ہوگا جب تحقیق کے نتائج کے اطلاقات اور نکتہ ... ایک باقاعدہ ترتیب شدہ ... میں پیش کیے گئے ہوں۔ اسی طرح چارٹ گراف 1 میں بیان کی گئی ... متغیر کی تعلیمی کامیابیاں اور والدین ... ظاہر کرتی ہے کہ یہ گھر کا ایک متحرک تعلیمی ماحول ... والدین کا تعلیمی معیار ہے جو متعلمین کی تعلیمی کامیابیوں ... زیادہ ... ہے، لہٰذا تعلیمی اداروں کو ہمارے ... بڑھ جانے والے گروہ کی ماحولیاتی کمیوں کا ازالہ کرنے ... پروگراموں ... گرمیوں پر منجمد گی سے ... تحقیقی کارروائی ہوگی۔

تحقیقی تجویز کے مقاصد دو طرح کے ہوتے ہیں جیسے کے افعال درج ذیل ہیں:

a) تجویز کردہ مقاصد یا نتائج تجویز کردہ تحقیق کار تجویز کردہ انجوائری کے نتائج کے طور پر حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

b) جواز پیش کرنا: چناؤ میں پوشیدہ معیارات کو وضاحت سے بیان کرنے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ مقاصد معیارات پر کیسے پورے اترتے ہیں، مقاصد کے چناؤ کا جواز پیش کرنا۔

(Objectives) یا مقاصد کو پیش کرنے اور ان کا انتخاب کرنے میں پیش آنے والی خامیاں:

a) پڑھنے والے کے لئے غیر موثر ثابت ہونے والے مقاصد: کچھ ایسے مقاصد ہوتے ہیں جو اُن معلومات میں کچھ بھی اضافہ نہیں کرتے جو پہلے سے کسی کے علم میں ہوتی ہیں۔

b) مطالعے سے غیر متعلقہ مقاصد: مطالعے میں یہ عام مسئلہ ہے جس پر احتیاط سے غور نہیں کیا جاتا۔ یعنی وہ مقاصد

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

جو مطلوبہ مطالعے سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ ایک چھوٹے دیہات میں سروے کرنے کی منصوبہ کرنے والے لوگ موز
محقق کو اپنے مقاصد میں لکھنا کہ یہ قومی پالیسیوں کی منصوبہ سازی میں مددگار ہوگا، اس کی ایک عام مثال ہے۔

c) غیر معیاری مقاصد: جب تک مقاصد (Objectives) کو نظریاتی ڈھانچہ سے الگ نہ کیا جائے اور متغیرات کے ایک سیٹ کے مابین تعلق قائم کرنے والے پیمانے پر پرکھا نہ جائے، انہیں مطالعے کے جائز مقاصد (Objectives) کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ مثال کے طور پر بیڈ سوئنگ کے مطالعے میں والدین کے ان افعال جو ٹوائلٹ ٹریننگ سے متعلق ہیں، کے معیاری پیمانے کو مقاصد کے ارتقاء کے لئے بھی یا جاسکتا ہے۔ مقاصد کو اس معیار سے الگ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انہیں مجموعی طور پر اس کا حصہ ہونا چاہیے، اور اس کے نظریاتی دائرہ سے باہر نہیں ہونا چاہیے۔

Exmas Ali

3) تصریحات، مفروضات، دائرہ کار اور حدود

(Definitions, Assumptions and Limitations)

Proposal Statement کے اس حصہ میں آپ کو مسئلے کے بیان کی سٹیٹمنٹ میں استعمال کی جانے والی تمام اصطلاحات کی تعریف پیش کرنی چاہیے جو مبہم ہوں اور جن کی غلط توضیح کے امکانات ہوں۔ ان اصطلاحات کی تعریف اس فریم آف ریفرینس کو واضح کرنے میں مدد کرتی ہے، جس کے ذریعے کوئی تحقیق کار مسئلے تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

درج ذیل تجویز کی مثال لیتے ہیں:

''نویں اور دسویں جماعت کے متعلمین کی غیر نصابی سرگرمیوں میں شمولیت بورڈ کے امتحان میں ان کی کارکردگی پر بُری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔''

محقق کو لازمی طور پر صراحت کرنی چاہیے کہ ''شمولیت'' کی اصطلاح کا کیا مطلب ہے۔ کیا ضلعی ہاکی چیمپئن شپ کے طور پر اپنے مدرسے اور دوسرے قصبے کے مدرسے کے درمیان کھیلے جانے والے ہاکی میچ کو دیکھنے کا مطلب ''شمولیت'' ہے؟ اسے لازمی طور پر غیر نصابی سرگرمیوں میں ''حصہ لینے والے'' گروہ اور ''حصہ نہ لینے والے'' گروہ کی درجہ بندی کے لئے شفاف معیار مقرر کرنا چاہیے۔ ایک ہفتہ کے دوران غیر نصابی سرگرمیوں میں گزارے گئے گھنٹوں کے لئے ایک کٹ۔آف۔پوائنٹ کی توضیح کے علاوہ ایک تحقیق کار کو ''غیر نصابی سرگرمیوں'' کی اصطلاح کی بھی صراحت کرنی چاہیے۔ یہ بھی نمایاں کرنا چاہیے کہ تعلیمی کارکردگی جانچنے کا کیا انداز اختیار کیا جائے گا۔ کیا یہ کل نمبر، نمبروں کی فیصد یا حاصل کی گئی ڈویژن ہوگی یا صرف پاس یا فیل؟ یہ واضح ہونا چاہیے کہ ان اصطلاحات کی تعریف توضیح کرے گی کہ کون سا مواد اکٹھا یا منظم کرنا چاہیے۔

مفروضات جو ایک تحقیق کار اختیار کرتا ہے اور مطالعے کا دائرہ کار جس کی پہچان کرتا ہے، نمایاں طور پر بیان کیا جانا چاہیے۔ درج بالا متذکرہ مثال میں ایک مفروضہ یہ ہوسکتا ہے کہ غیر نصابی سرگرمیوں میں صرف کیا جانے والا وقت مطالعے کے لئے وقف کیا جانا چاہیے تھا۔ مطالعے کی بنیاد بننے والی معلومات براہِ راست تجاویز کو حقیقت کی صورت میں پیش کرنے والی نہ ہوں بلکہ انہیں ایک مفروضے کے طور پر لیا جانا چاہیے۔ ورنہ یہ نتیجہ اخذ کرنا ممکن نہ ہوگا کہ غیر نصابی سرگرمیوں میں شمولیت تعلیمی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے۔ محقق کو اپنے مطالعے کی خامیوں کے دائرہ کار کی تشریح کرنی

کسی طرح بھی اس کی تحقیق کی اہمیت کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ دوسری طرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے متعین کردہ مقاصد سے پوری طرح واقف ہے اور مسئلے کے حل کے لئے اختیار کیے گئے اس کے طریقہ کار نے اس کی کہاں تک رہنمائی کی ہے۔ مظہریہ کہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور یہ اس مطالعے کے نتائج کو استعمال کرنے والوں میں اعتماد اور یقین کا تحقیق کا دائرہ کار اکثر تحقیق کے ڈیزائن سے جنم لیتا ہے۔

پیراگراف 5 میں تجویز کردہ مطالعے میں تحقیق کے آغاز میں غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے متعلمین کی (غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے اور حصہ نہ لینے والے) کی تعلیمی قابلیت اور تحریک مہیا کرنے والے عناصر پر غور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم اگر تحقیق کار ان عناصر کی بنیاد پر دونوں گروہوں میں برابری کی کوشش کرتا ہے اگر ڈیزائن ان عناصر کی بنیاد پر تبدیلیوں کے تجزیے کی اجازت دیتا ہے تو یہ دائرہ کار زیادہ فعال نہیں ہوگا۔

(Review of related Literature): متعلقہ ادب کا مطالعہ

اس حصہ میں تحقیق کار کو اس شعبے میں ہونے والی سابقہ تحقیقات کو اختصار سے بیان کرنا چاہیے اور یہ کہ جانے والے محققین نے اس موضوع پر کیا کچھ لکھا ہے۔ اس سے عیاں ہوتا ہے کہ تحقیق کار معلوم حقائق سے آگاہ ہے، لہٰذا اس کی تحقیق کا [illegible] پس منظر رکھتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ مزید علم سابقہ علم کی شاندار عمارت پر استوار ہوگا۔

متعلقہ ادب کا [illegible] محقق کو مفید مفروضات ترتیب دینے اور اس بنیادی نظریاتی ڈھانچے کی تیاری میں بھی فراہم کرے گا جس [illegible] تحقیق کو سرانجام دینا ہے۔ متعلقہ ادب پر نظر ڈالتے ہوئے تحقیق کار کو درج ذیل عناصر پر خاص طور پر غور کرنا چاہیے۔

a) اس شعبہ میں کی گئی تحقیقات کے نتائج، اس سے جُڑے ایسے ہی دوسرے مسائل پر بھی جو کہ موضوع کے مطالعے میں بردگار ہوسکیں، توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

b) ایک محقق جن مطالعہ جات کو زیرِ غور لائے ان کے تجزیاتی ڈیزائن استعمال کیے گئے طریقہ کار اور معلومات اکٹھی کرنے کے آلات کی بھی توضیح کرے۔

c) سابقہ تحقیقات میں جس آبادی کا مطالعہ کیا گیا ہو، اس آبادی کو بھی نمایاں طور پر بیان کرے۔

d) تحقیق کار کو محض ان مطالعہ جات کے مختلف پہلوؤں کو ہی بیان نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان مطالعہ جات کے سرانجام دینے کے طریقہ کار کا تنقیدی جائزہ بھی لینا چاہیے، خاص طور پر ان متغیرات کا جو اخذ شدہ نتائج پر اثر انداز ہوسکتے تھے۔

e) مطالعہ جات میں نظر آنے والی خامیوں، کوتاہیوں اور غلطیوں کی بھی نشاندہی کرنی چاہیے۔

f) آخر میں مزید تحقیق کے لئے مصنفین کی کی گئی تحقیقات کا بھی حوالہ دینا چاہیے۔

کئی ایک مطالعہ جات پر کے جائزے کے بعد تحقیق کار ان میں اختلاف اور اتفاق کے مقامات کی بھی نشاندہی کرسکتا ہے۔ ان کا تنقیدی جائزہ اور ان کے نتائج میں تضاد کی وجوہات بھی بیان کرنی چاہئیں۔ متعلقہ ادب کا مکمل اور تنقیدی مطالعہ محقق کی توجہ مسئلے پر مرکوز رکھنے، معقول مفروضات ترتیب دینے اور تحقیق کو بہتر طور پر ڈیزائن کرنے میں انتہائی مددگار ہونے کے علاوہ مزید تحقیقات میں اس کے لئے ایک بیش قیمت ذریعہ ثابت ہوگا۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



Elmas Ali

5۔ بنیادی نظریاتی ڈھانچہ (Theoretical Framework):

ایک مخصوص بنیادی نظریاتی ڈھانچے (Framework) کا مطلب ... وہ تصوراتی یا نظریاتی ڈھانچہ ... تحقیق کے لئے بہتر ڈیزائن تیار کیا جا سکتا ہے۔ ڈھانچہ ... لئے اختیار کرتا ہے۔ مختلف ... جو ایک تحقیق کار کسی مسئلے پر غور کرنے اور اس کا حل تلاش کرنے ... دیکھنے کے لئے اپنی سوچ کی مخصوص سمت کا استعمال کرتا ہے اور اسی سمت ... دیتا ہے جس پر وہ توجہ مرکوز کرے گا۔

اب سابقہ صفحے میں دیئے گئے کچھ تحقیقی مسائل پر غور کرتے ہیں ... تحقیق کار ... ڈھانچہ (Framework) اور نظریاتی نقطۂ نظر کی پہچان کی کوشش کرتے ہیں۔ آغاز کے لئے ہیرا گراف 1 میں ... گئے مسئلے کے بیان پر غور کرتے ہیں۔

1) متوسط درجے کا تعلیم یافتہ شہری ماؤں کے ماں کا دودھ پینے والے اور بوتل کا دودھ پینے والے چھ سال پر ...

فیصلہ پن۔

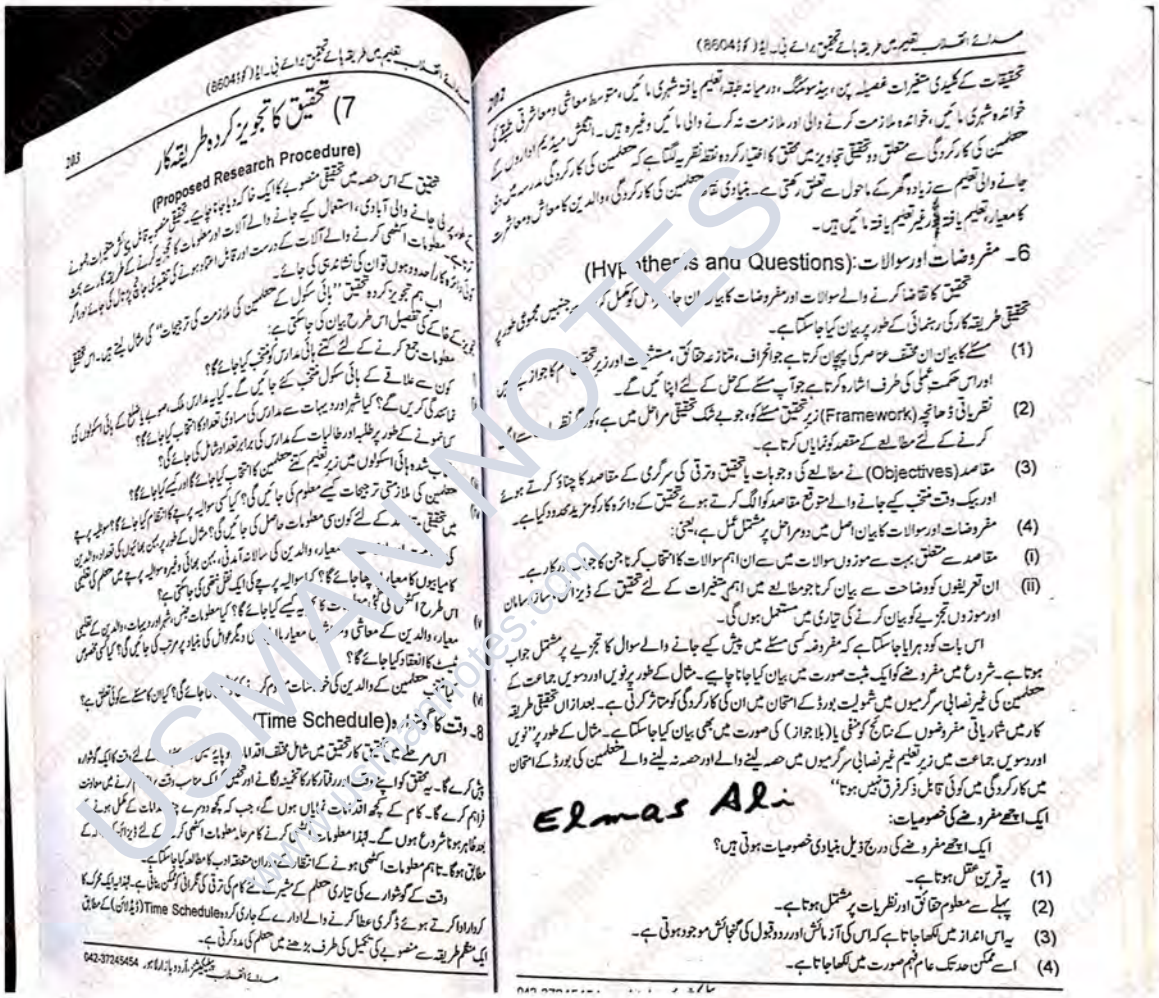
یہ واضح ہے کہ تحقیق کار یہ سوچتا ہے کہ کھلانے پلانے سے متعلق بچے کی تربیت کی عادات بچوں میں فیصلہ پن کے اظہار کی ذمہ دار ہیں۔ مطالعے کو "درمیانے درجے کا تعلیم یافتہ شہری ماؤں" کے "چھ سالہ ماؤں" تک محدود رکھنا مسئلے اور اس کی آبادی کی پہچان میں مدد کرتا ہے جہاں سے نمونہ حاصل کیا جائے گا۔ تاہم مطالعے کے لئے درمیانے درجے کا شہری ماؤں کا انتخاب محقق کے نظریاتی ڈھانچے کی نشاندہی کر سکتا ہے، یعنی یہ درمیانے درجے کی تعلیم یافتہ مائیں ہیں جو بچوں میں کھلانے پلانے کا طریقہ (جیسے کار دودھ) طریقہ کار بچوں میں فیصلے پن کی وجہ بنتا ہے۔

2) "درمیانے اور متوسط معاشی و معاشرتی طبقات سے تعلق رکھنے والی ملازمت کرنے والی اور ملازمت نہ کرنے والی خواندہ شہری ماؤں کے چار سالہ بچوں میں بیڈ سوسنگ" تحقیق کے اس موضوع میں محقق کا نظریہ ہو سکتا ہے کہ (ملازمت کی صورت میں) ماؤں کا لمبے عرصے کے لئے بچوں سے دور رہنا ان میں عدم تحفظ کی وجہ بنتا ہے جو بیڈ سوسنگ کے ذریعے منعکس ہوتا ہے۔

3) منطقی ڈھانچہ (Framework) کا چناؤ اور تیاری دونوں مسائل کی توضیح کرتے ہیں اور ایک بامقصد مطالعے کو ممکن بنانے کے لئے متغیرات کو محدود رکھتے ہیں۔ اب ہم سابقہ حصہ میں دیئے گئے درج ذیل مسئلہ کی مثال لیتے ہیں:

4) والدین کے معاشی و معاشرتی معیارات کے حوالے سے اسلام آباد ماڈل اسکول اور اسلام آباد میں واقع فیڈرل گورنمنٹ سکولوں کے دسویں جماعت کے طلبہ میں انگلش بچوں میں کارکردگی کا تجزیہ۔

تحقیق کار کا اس بات پر یقین نظر آتا ہے کہ دسویں جماعت کے طلبہ کے انگریزی کے بچوں پر اثر انداز ہونے والا واحد اہم عنصر وہ تعلیمی اداروں نہیں جہاں پچھ زیر تعلیم ہے بلکہ والدین کا معاشی و معاشرتی معیار بھی ہے۔ انگریزی کے بچے پر اثر انداز ہونے والے دیگر عناصر کو پس پشت ڈالنے کی یہی وجہ نظر آتی ہے۔ انگریزی کے بچے میں کارکردگی جیسے پیچیدہ موضوع پر تحقیق کرنے کے لئے صرف ایک متغیر کا استعمال ایک نئے محقق کے لئے اس نظریے کو غلط ثابت کر سکتا ہے۔



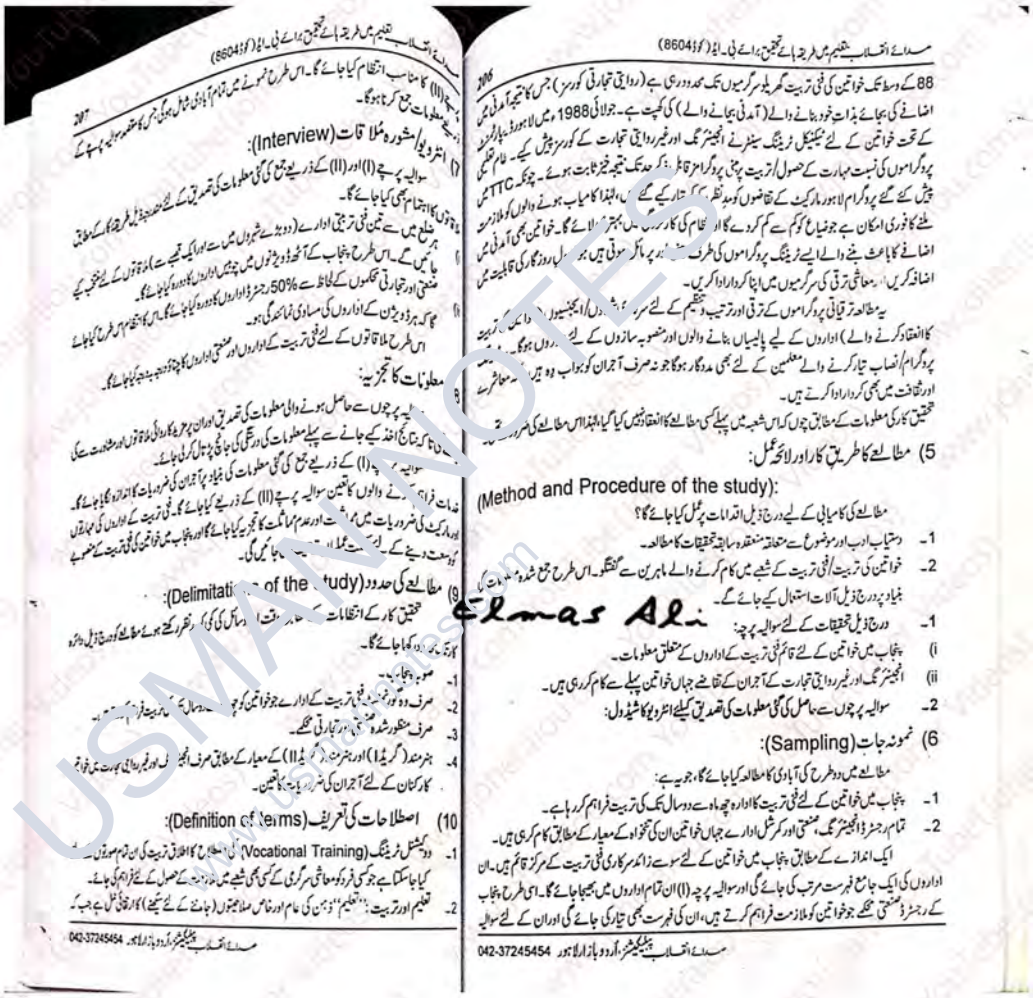
7) تحقیق کا تجویز کردہ طریقہ کار
(Proposed Research Procedure)

6۔ مفروضات اور سوالات: (Hypotheses and Questions)

8۔ وقت کا شیڈول (Time Schedule)

Elmas Ali





مسدائے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ 8604)

206

88 کے وسط تک خواتین کی فنی تربیت گھریلو سرگرمیوں تک محدود رہی ہے (روایتی تجارتی کورسز) جس کا نتیجہ آمدنی میں اضافے کی بجائے بذاتِ خود بوجھ بڑھانے والے (آمدنی بجانے والے) کی کھپت ہے۔ جولائی 1988ء میں لاہور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے تحت خواتین کے لئے ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر نے الیکٹرانکس انجینئرنگ اور غیر روایتی تجارت کے کورسز متعارف کیے۔ عام فنی پروگراموں کی نسبت مہارت کے حصول/تربیت پر مبنی پروگرام زیادہ تر حد تک نتیجہ خیز ثابت ہوئے۔ چونکہ TTC میں پیش کئے گئے پروگرام لاہور مارکیٹ کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھ کر تیار کیے گئے، لہٰذا کامیاب ہونے والوں کو ملازمت ملنے کا فوری امکان ہے جو دیگر اداروں کے کورسز سے کم از کم 3 گنا بہتر ہے۔ خواتین بھی آمدنی میں اضافے کا باعث بننے والے ایسے ٹریننگ پروگراموں کی طرف زیادہ پر کشش ہوتی ہیں جو انہیں روزگار کی تکمیل میں اضافہ کریں۔ معاشی ترقی کی سرگرمیوں میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ مطالعہ ترقیاتی پروگراموں کے ترقی اور ترتیب و تنظیم کے لئے سرکاری اداروں/انجینئرنگ اداروں کی تربیت کا انعقاد کرنے والے) اداروں کے لیے پالیسیاں بنانے والوں اور منصوبہ سازوں کے لیے ... پروگرام/نصاب تیار کرنے والے معلمین کے لئے بھی مددگار ہوگا جو نہ صرف آجران کو بہتر وہ ... اور ثقافت میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔

تحقیق کار کی معلومات کے مطابق چوں کہ اس شعبہ میں پہلے کسی مطالعے کا انعقاد نہیں کیا گیا، لہٰذا اس مطالعے کی ضرورت ...

5) مطالعے کا طریق کار اور لائحہ عمل:
(Method and Procedure of the study):

مطالعے کی کامیابی کے لیے درج ذیل اقدامات پر عمل کیا جائے گا؟

1- دستیاب ادب اور موضوع سے متعلقہ منقدہ سابقہ تحقیقات کا مطالعہ۔
2- خواتین کی تربیت/فنی تربیت کے شعبے میں کام کرنے والے ماہرین سے گفتگو۔ اس طرح جمع شدہ معلومات کی بنیاد پر درج ذیل آلات استعمال کیے جائے گے۔

1- درج ذیل تحقیقات کے لئے سوالیہ پرچہ:
(i) پنجاب میں خواتین کے لئے قائم فنی تربیت کے اداروں کے متعلق معلومات۔
(ii) انجینئرنگ اور غیر روایتی تجارت کے آجران کے تقاضے جہاں خواتین پہلے سے کام کر رہی ہیں۔
2- سوالیہ پرچوں سے حاصل کی گئی معلومات کی تصدیق کیلئے انٹرویو کا شیڈول:

6) نمونہ جات (Sampling):

مطالعے میں دو طرح کی آبادی کا مطالعہ کیا جائے گا، جو یہ ہے:

1- پنجاب میں خواتین کے لئے فنی تربیت کا ادارہ چھ ماہ سے دو سال تک کی تربیت فراہم کر رہا ہے۔
2- تمام رجسٹرڈ انجینئرنگ، صنعتی اور کمرشل ادارے جہاں خواتین ان کی تنخواہ کے معیار کے مطابق کام کر رہی ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق پنجاب میں خواتین کے لئے سو سے زائد سرکاری فنی تربیت کے مرکز قائم ہیں۔ ان اداروں کی ایک جامع فہرست مرتب کی جائے گی اور سوالیہ پرچہ (I) ان تمام اداروں میں بھیجا جائے گا۔ اسی طرح پنجاب کے رجسٹرڈ صنعتی یونٹس جو خواتین کو ملازمت فراہم کرتے ہیں، ان کی فہرست بھی تیار کی جائے گی اور ان کے لئے سوالیہ

Elmas Ali

USMAN NOTES | AIOU Code 8604 Helping Key Book (Research Methods in Education (B.Ed))
Official Website: www.usmannotes.com | WhatsApp Orders: +92 324 5836626

"تربیت" عملی تعلیم ہے (عمل کرنے کے لئے سیکھنا)۔

3۔ آمدنی کی بچت کا ہنر: خواتین کے لئے روایتی گھریلو امور کے ہنر کی تربیت مثلاً سلائی کٹائی، کڑھائی اور بُنائی وغیرہ۔

4۔ آمدنی میں اضافہ کرنے والے ہنر: خواتین کے لئے غیر روایتی ہنر مندی کی تربیت جیسا کہ الیکٹرونکس، کمپیوٹر آپریٹر، کمرشل السٹریٹر سول اور آرکیٹکچرل ڈرافٹنگ اور غیر روایتی تجارت جہاں مشاہدے کے مطابق روزگار کا امکان ہو۔

II) مخففات (Abbreviations):

GIVs	=	گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ فار ویمن۔
WTTCs	=	ووکیشنل ٹریننگ سینٹرز۔
DTE	=	ڈائریکٹوریٹ آف ووکیشنل ٹریننگ اینڈ ایمپلائی منٹ پروموشن۔
DMT	=	ڈائریکٹوریٹ آف مین پاور اینڈ ٹریننگ۔
PSIC	=	پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن۔
ABAD	=	ایجنسی فار بارانی ایریا ڈیولپمنٹ۔
NT137	=	نیشنل ٹریننگ بیورو، اسلام آباد۔
PTB	=	پروونشل ٹریننگ بورڈ۔
PTTE	=	پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔
TTB	=	ٹریڈ ٹیسٹنگ بورڈ انڈر لاہور ڈیولپمنٹ۔
D.C.	=	ڈیولپمنٹ سیل فار سیکنڈ لاہور ٹریننگ انڈر لیبر ڈیپارٹمنٹ۔
V.T. Cell	=	ووکیشنل ٹریننگ سیل انڈر لاہور ڈیپارٹمنٹ۔
CIDA	=	کینیڈین ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ۔
I.L.O	=	انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن۔
UNDP	=	یونائیٹڈ نیشن ڈیولپمنٹ پروگرام۔
ph.	=	پنجاب۔

12) وقت کا گوشوارہ (Time Schedule):

i)	ڈیزائن اور ساز و سامان	فروری 2017ء
ii)	باب دوم کی تحریر	مارچ 2017ء
iii)	سوالیہ پرچے ارسال کرنا	مارچ 2017ء
iv)	سروے	اپریل 2017ء
v)	معلومات کی تدوین و تجزیہ	مئی 2017ء
vi)	رپورٹ لکھنا اور مقالے کی رپورٹ جمع کرانا	جون/ جولائی 2017ء
vii)	مقالہ، زبانی سوالات وغیرہ	جولائی 2017ء

سوالیہ پرچہ - I (تربیتی ادارہ):

(13) نوٹ: آپ کا جواب خفیہ رکھا جائے گا۔ خالی خانے میں جہاں ضروری ہو (X) کا نشان لگائیں۔

1- ادارے کا نام: ----------

2- مقام: ----------

3- انتظامیہ/محکمہ: ----------

4- کورس اور طلباء کی گنجائش: ----------

سلسلہ نمبر	تجارت	ٹی آر جی کا دورانیہ	طلباء کی گنجائش	سالانہ داخلے	تربیت پانے والوں کی فہرست
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
میزان					

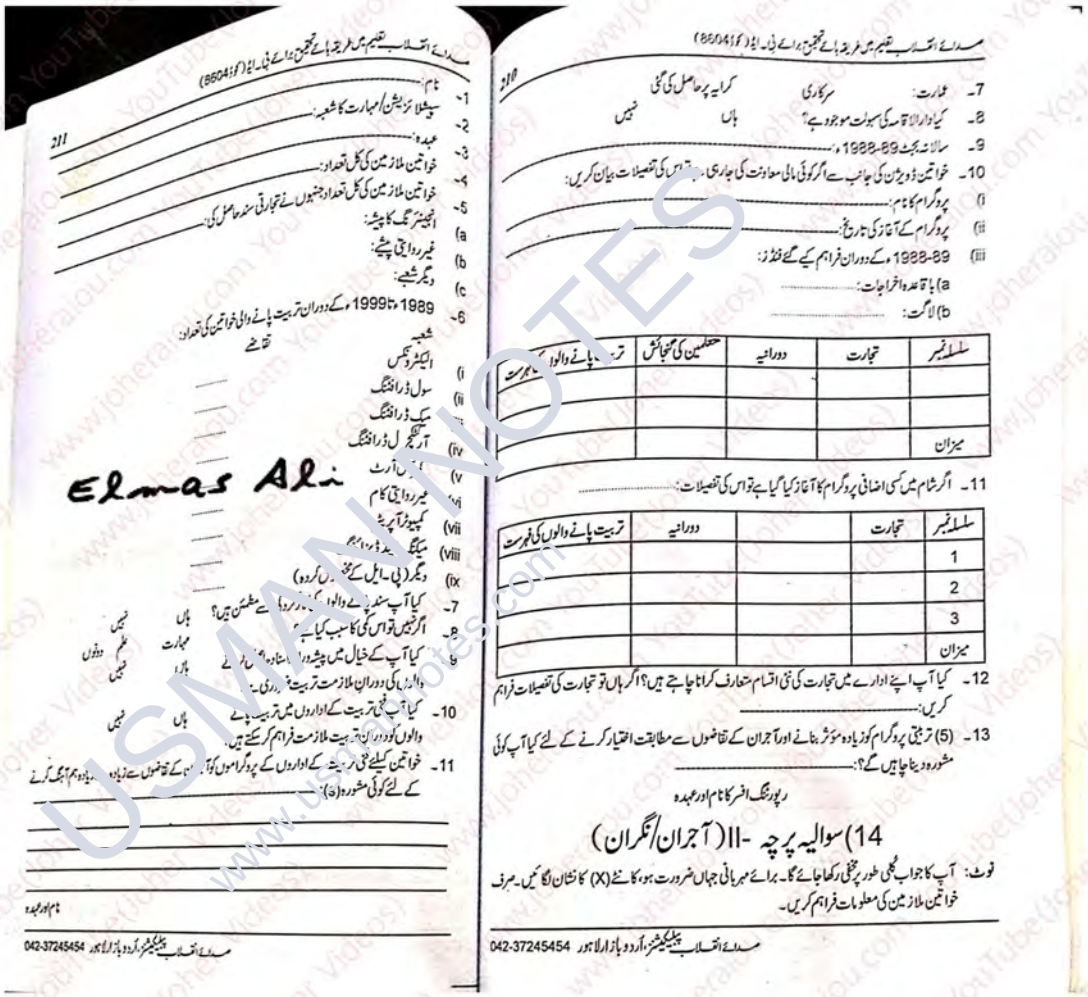
Elmas Ali

5- تعاونی/مجاز افسران: ----------

6- عملے کی صورت حال: ----------

سلسلہ نمبر	عہدہ	تجارت	بی۔ پی۔ ایس	منظور شدہ عہدوں کی تعداد	خالی آسامیوں کی تعداد	آراء
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal
WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



مسدائے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (گوگل) (8604)

7- تجارت: سرکاری / کرایہ پر حاصل کی گئی

8- کیا دارالاقامہ کی سہولت موجود ہے؟ ہاں / نہیں

9- سالانہ بجٹ 1988-89ء: .....

10- خواتین ڈویژن کی جانب سے اگر کوئی مالی معاونت کی جارہی ہے تو اس کی تفصیلات بیان کریں:

(i) پروگرام کا نام: .....

(ii) پروگرام کے آغاز کی تاریخ: .....

(iii) 1988-89ء کے دوران فراہم کیے گئے فنڈز:

a) باقاعدہ اخراجات: .....

b) لاگت: .....

سلسلہ نمبر	تجارت	دورانیہ	متعلمین کی گنجائش	تربیت پانے والوں کی فہرست
میزان				

11- اگر شام میں کسی اضافی پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے تو اس کی تفصیلات: .....

سلسلہ نمبر	تجارت		دورانیہ	تربیت پانے والوں کی فہرست
1				
2				
3				
میزان				

12- کیا آپ اپنے ادارے میں تجارت کی نئی اقسام متعارف کرانا چاہتے ہیں؟ اگر ہاں تو تجارت کی تفصیلات فراہم کریں: .....

13- (5) تربیتی پروگرام کو زیادہ موثر بنانے اور آجران کے تقاضوں سے مطابقت اختیار کرنے کے لئے کیا آپ کوئی مشورہ دینا چاہیں گے؟: .....

رپورٹنگ افسر کا نام اور عہدہ

14) سوالیہ پرچہ -II (آجران/نگران)

نوٹ: آپ کا جواب کھلی طور پر تحقیق رکھا جائے گا۔ برائے مہربانی جہاں ضرورت ہو، کا نشان (X) لگائیں۔ صرف خواتین ملازمین کی معلومات فراہم کریں۔

مسدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

مسدائے انقلاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (گوگل) (8604)

1- نام: .....

2- سپیشلائزیشن/مہارت کا شعبہ: .....

3- عہدہ: .....

4- خواتین ملازمین کی کل تعداد: .....

5- خواتین ملازمین کی کل تعداد جنہوں نے تجارتی سند حاصل کی: .....

6- انجینئرنگ کا پیشہ:

(a) غیر روایتی پیشے:

(b) دیگر شعبے:

(c) 1989 تا 1999ء کے دوران تربیت پانے والی خواتین کی تعداد:

شعبہ / نتائج

(i) الیکٹرونکس

(ii) سول ڈرافٹنگ

(iii) میک ڈرافٹنگ

(iv) آرکیٹیکچرل ڈرافٹنگ

(v) [illegible] آرٹ

(vi) غیر روایتی کام

(vii) کمپیوٹر آپریٹر

(viii) میکنگ [illegible]

(ix) دیگر (پی۔ایل کے مخ[illegible] کردو)

7- کیا آپ سندر پانے والو[illegible] سے مطمئن ہیں؟ ہاں / نہیں

8- اگر نہیں تو اس کی کا سبب کیا ہے؟ مہارت / علم / دونوں

9- کیا آپ کے خیال میں پیشہ ور[illegible] ناسنادہ[illegible] ں کو ملنے والے باہر / نہیں

واوں کی دوران ملازمت تربیت فراہم کی جانی چاہیے۔

10- کیا آپ فنی تربیت کے اداروں میں تربیت پانے ہاں / نہیں

والوں کو دوران تربیت ملازمت فراہم کر سکتے ہیں۔

11- خواتین کیلئے فنی تربیت کے اداروں کے پروگراموں کو آ[illegible] کے تقاضوں سے زیادہ [illegible] ہم آہنگ کرنے کے لئے کوئی مشورہ (اگر): .....

نام اور عہدہ

مسدائے انقلاب پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور 042-37245454

USMAN NOTES
www.usmannotes.com



باب 9

تحقیقی رپورٹ لکھنا
(Writing Research Report)

سوال ۹: تحقیقی رپورٹ کی تیاری کے لیے رہنما اصولوں کی وضاحت کیجیے۔
یا
تحقیقی رپورٹ تیار کرنے کے لیے کون کون سے اصولوں کا خصوصی طور پر خیال رکھا جاتا ہے اختصار خیال کیجیے۔
یا ریسرچ رپورٹ کی تیاری کے لیے ہدایات اور ضوابط پر بحث کریں۔ (خزاں 2016ء)
Discuss guidelines and rules for writing a research reports.

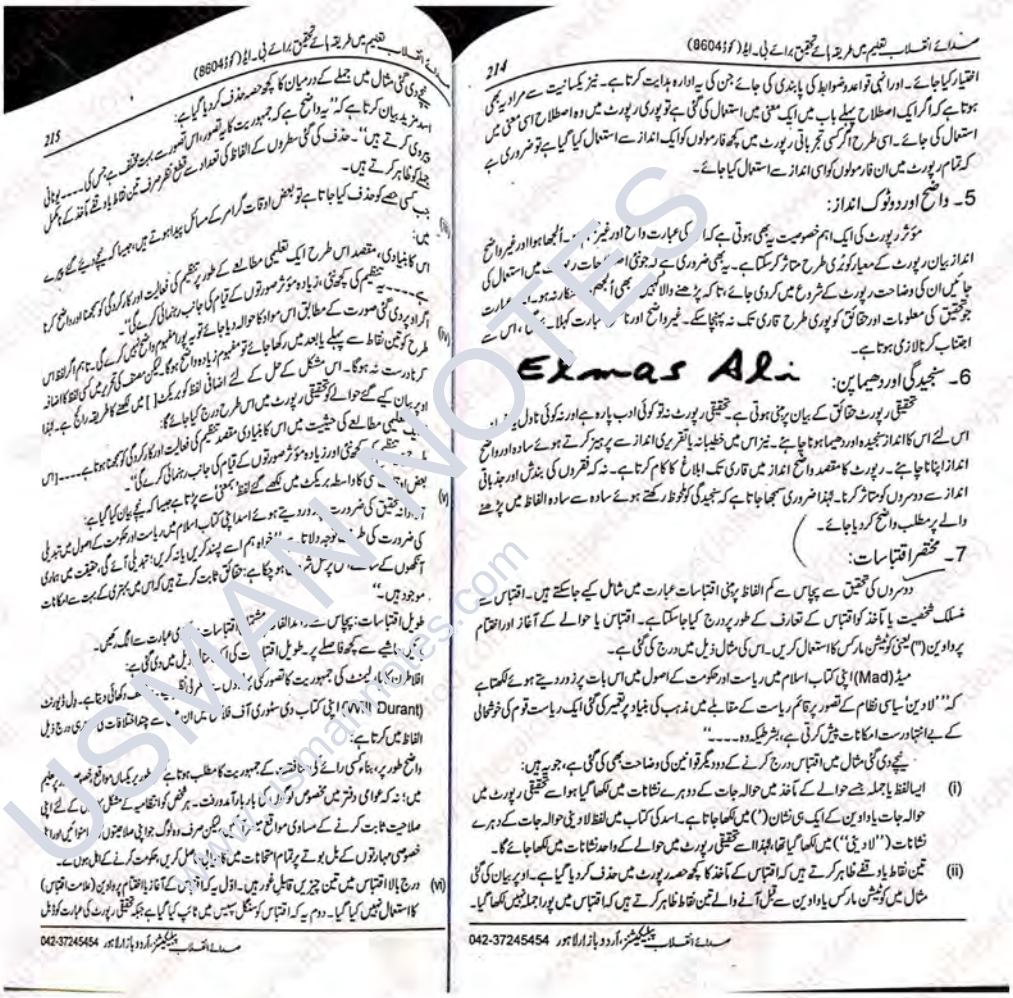
جواب: تحقیقی رپورٹ (The Research Report):

تحقیق اُس وقت کی جاتی ہے جب کسی مطلوبہ مقصد یا مسئلے کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چونکہ جدید امتحانی نظام ہیلپنگوں کی نشاندہی میں معاونت نہیں کرتا اور محض رٹے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، لہٰذا اس شعبے میں وسیع تحقیق کے اہتمام کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ یونیورسٹی خاندانی منصوبہ بندی کا پروگرام آبادی میں اضافے کی شرح میں کمی میں معاونت نہیں کر رہا، لہٰذا خاندانی منصوبہ بندی کے شعبے اور خاندانی منصوبہ بندی کی اہمیت عملی تدابیر کے بارے میں موجودہ تصورات پر دوبارہ ازسرِ نو تحقیق کی ضرورت ہے۔ تحقیق کی بنیادی اہمیت روزمرہ زندگی کے مسائل پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ تحقیقی نتائج کو قابلِ استعمال بنانے کے لیے تحقیق کو اس شعبے کے ساتھ منسلک افراد کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔

جو کام کر دی گئی ہے اس کے بارے میں مکمل اور صحیح معلومات، اس کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے اور کیا نتائج اخذ کیے گئے ہیں؟ ان معلومات کو شعبے سے وابستہ افراد کے سامنے پیش کرنا تحقیق کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔

تحقیقی رپورٹ کی تیاری کیلئے رہنما اصول:
(Guidelines for preparing the Research Report):

تحقیقی رپورٹ اس وقت تحریر کی جانی چاہیے جب تمام معلومات اکٹھی کر لی جائیں اور ان کا تجزیہ کر لیا جائے اور ان معلومات کی بنیاد پر نتائج بھی اخذ کر لئے جائیں۔ اسے تصدیق کے لئے تھیسز کمیٹی یا نگران کو پیش کیے گئے خاکے کی پیروی کرنی چاہیے۔ مگر تحقیق کے ابتدائی خاکے کو صرف ایک رہنما اصول کا کردار ادا کرنا چاہیے۔ حقیقت میں جو کچھ سرانجام



اختیار کیا جائے۔ اور انہی قواعد وضوابط کی پابندی کی جائے جن کی یہ ادارہ ہدایت کرتا ہے۔ نیز یکسانیت سے مراد یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ایک اصطلاح پہلے باب میں ایک معنی میں استعمال کی گئی ہے تو پوری رپورٹ میں وہ اصطلاح اسی معنی میں استعمال کی جائے۔ اسی طرح اگر کسی تجرباتی رپورٹ میں کچھ فارمولوں کو ایک انداز سے استعمال کیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ تمام رپورٹ میں ان فارمولوں کو اسی انداز سے استعمال کیا جائے۔

5۔ واضح اور دوٹوک انداز:

مؤثر رپورٹ کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کی عبارت واضح اور غیر مبہم ہو۔ اُلجھا ہوا اور غیر واضح انداز بیان رپورٹ کے معیار کو بُری طرح متاثر کر سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ جو فنی اصطلاحات رپورٹ میں استعمال کی جائیں ان کی وضاحت رپورٹ کے شروع میں کر دی جائے، تاکہ پڑھنے والا کنفیوژن بھی اُلجھن کا شکار نہ ہو۔ ایسی عبارت جو تحقیق کی معلومات اور حقائق کو پوری طرح قاری تک نہ پہنچا سکے۔ غیر واضح اور نامکمل عبارت کہلاتی ہے، اس سے اجتناب کرنا لازمی ہوتا ہے۔

6۔ سنجیدگی اور دھیما پن:

تحقیقی رپورٹ حقائق کے بیان پر مبنی ہوتی ہے۔ تحقیقی رپورٹ نہ تو کوئی ادب پارہ ہے اور نہ کوئی ناول یا افسانہ۔ اس لئے اس کا انداز سنجیدہ اور دھیما ہونا چاہئے۔ نیز اس میں خطیبانہ یا تقریری انداز سے پرہیز کرتے ہوئے سادہ اور واضح انداز اپنانا چاہئے۔ رپورٹ کا مقصد واضح انداز میں قاری تک ابلاغ کا کام کرتا ہے۔ نہ کہ فقروں کی بندش اور جذباتی انداز سے دوسروں کو متاثر کرنا۔ لہٰذا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ سنجیدگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے سادہ سے سادہ الفاظ میں پڑھنے والے پر مطلب واضح کر دیا جائے۔

7۔ مختصر اقتباسات:

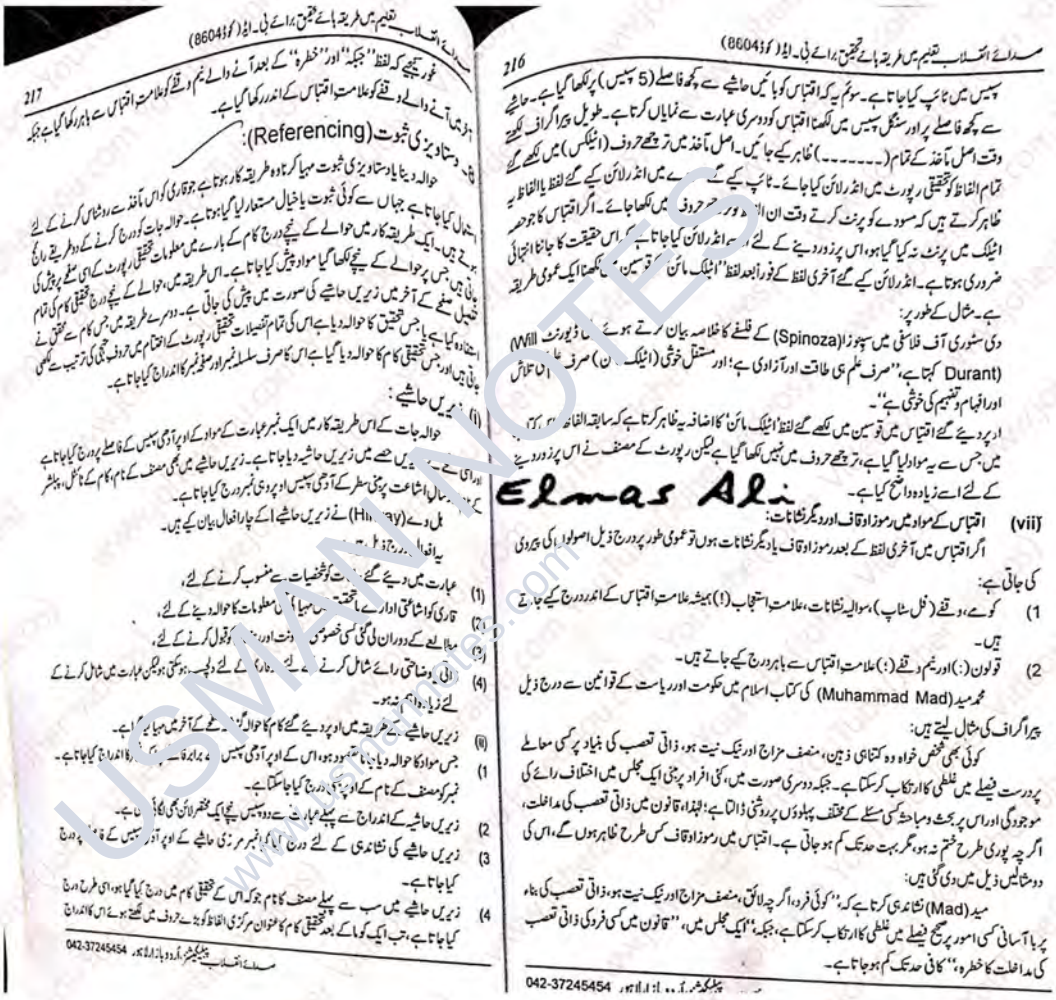
دوسروں کی تحقیق سے پچاس سے کم الفاظ پر مبنی اقتباسات عبارت میں شامل کیے جا سکتے ہیں۔ اقتباس سے منسلک شخصیت یا مآخذ کو اقتباس کے تعارف کے طور پر درج کیا جا سکتا ہے۔ اقتباس یا حوالے کے آغاز اور اختتام پر واورین (") یعنی کوٹیشن مارکس کا استعمال کریں۔ اس کی مثال ذیل میں درج کی گئی ہے۔

میڈ (Mad) اپنی کتاب اسلام میں ریاست اور حکومت کے اصول میں اس بات پر زور دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ "لادین" سیاسی نظام کے تصور پر قائم ریاست کے مقابلے میں مذہب کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ایک ریاست قوم کی خوشحالی کے بے انتہا درست امکانات پیش کرتی ہے، بشرطیکہ وہ۔۔۔۔"

نیچے دی گئی مثال میں اقتباس درج کرنے کے دو دیگر قوانین کی وضاحت بھی کی گئی ہے، جو یہ ہیں:

(i) ایسا لفظ یا جملہ جسے حوالے کے مآخذ میں حوالہ جات کے دوہرے نشانات میں لکھا گیا ہو اسے تحقیقی رپورٹ میں حوالہ جات یا واورین کے ایک ہی نشان (') میں لکھا جاتا ہے۔ اسد کی کتاب میں لفظ لادینی حوالہ جات کے دوہرے نشانات (''لادینی'') میں لکھا گیا تھا، لہٰذا اسے تحقیقی رپورٹ میں حوالے کے واحد نشانات میں لکھا جائے گا۔

(ii) تین نقاط یا وقفے ظاہر کرتے ہیں کہ اقتباس کے مآخذ کا کچھ حصہ رپورٹ میں حذف کر دیا گیا ہے۔ اوپر بیان کی گئی مثال میں کوٹیشن مارکس یا واورین سے قبل آنے والے تین نقاط ظاہر کرتے ہیں کہ اقتباس میں پورا جملہ نہیں لکھا گیا۔



سپیس میں ٹائپ کیا جاتا ہے۔ سوئم یہ کہ اقتباس کو بائیں حاشیے سے کچھ فاصلے (5 سپیس) پر لکھا گیا ہے۔ حاشیے سے کچھ فاصلے پر اور سنگل سپیس میں لکھنا اقتباس کو دوسری عبارت سے نمایاں کرتا ہے۔ طویل پیراگراف لکھتے وقت اصل مآخذ کے تمام (-------) ظاہر کیے جائیں۔ اصل مآخذ میں ترچھے حروف (اٹیلکس) میں لکھے گئے تمام الفاظ کو تحقیقی رپورٹ میں انڈرلائن کیا جائے۔ ٹائپ کیے گئے ے میں انڈرلائن کیے گئے لفظ یا الفاظ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مسودے کو پرنٹ کرتے وقت ان الـ ور حروف میں لکھا جائے۔ اگر اقتباس کا جو حصہ اٹیلک میں پرنٹ نہ کیا گیا ہو، اس پر زور دینے کے لئے ، سے انڈرلائن کیا جاتا ہے۔ اس حقیقت کا جاننا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ انڈرلائن کیے گئے آخری لفظ کے فوراً بعد لفظ "اٹیلک مائن" کو سین میں لکھنا ایک عمومی طریقہ ہے۔ مثال کے طور پر:

دی سٹوری آف فلاسفی میں سپنوزا (Spinoza) کے فلسفے کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے ا ڈیورنٹ (Will Durant) کہتا ہے، "صرف علم ہی طاقت اور آزادی ہے؛ اور مستقل خوشی (اٹیلک ن) صرف عا اس تلاش اور افہام و تفہیم کی خوشی ہے"۔

اوپر دیئے گئے اقتباس میں توسین میں لکھے گئے لفظ 'اٹیلک مائن' کا اضافہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سابقہ الفاظ ہم ہیں میں جس سے یہ مواد لیا گیا ہے، ترچھے حروف میں نہیں لکھا گیا ہے لیکن رپورٹ کے مصنف نے اس پر زور دینے کے لئے اسے زیادہ واضح کیا ہے۔

Elmas Ali

(vii) اقتباس کے مواد میں رموز اوقاف اور دیگر نشانات:

اگر اقتباس میں آخری لفظ کے بعد رموز اوقاف یا دیگر نشانات ہوں تو عمومی طور پر درج ذیل اصولوں کی پیروی کی جاتی ہے:

1) کومے، وقفے (فل سٹاپ)، سوالیہ نشانات، علامت استعجاب (!) ہمیشہ علامت اقتباس کے اندر درج کیے جاتے ہیں۔

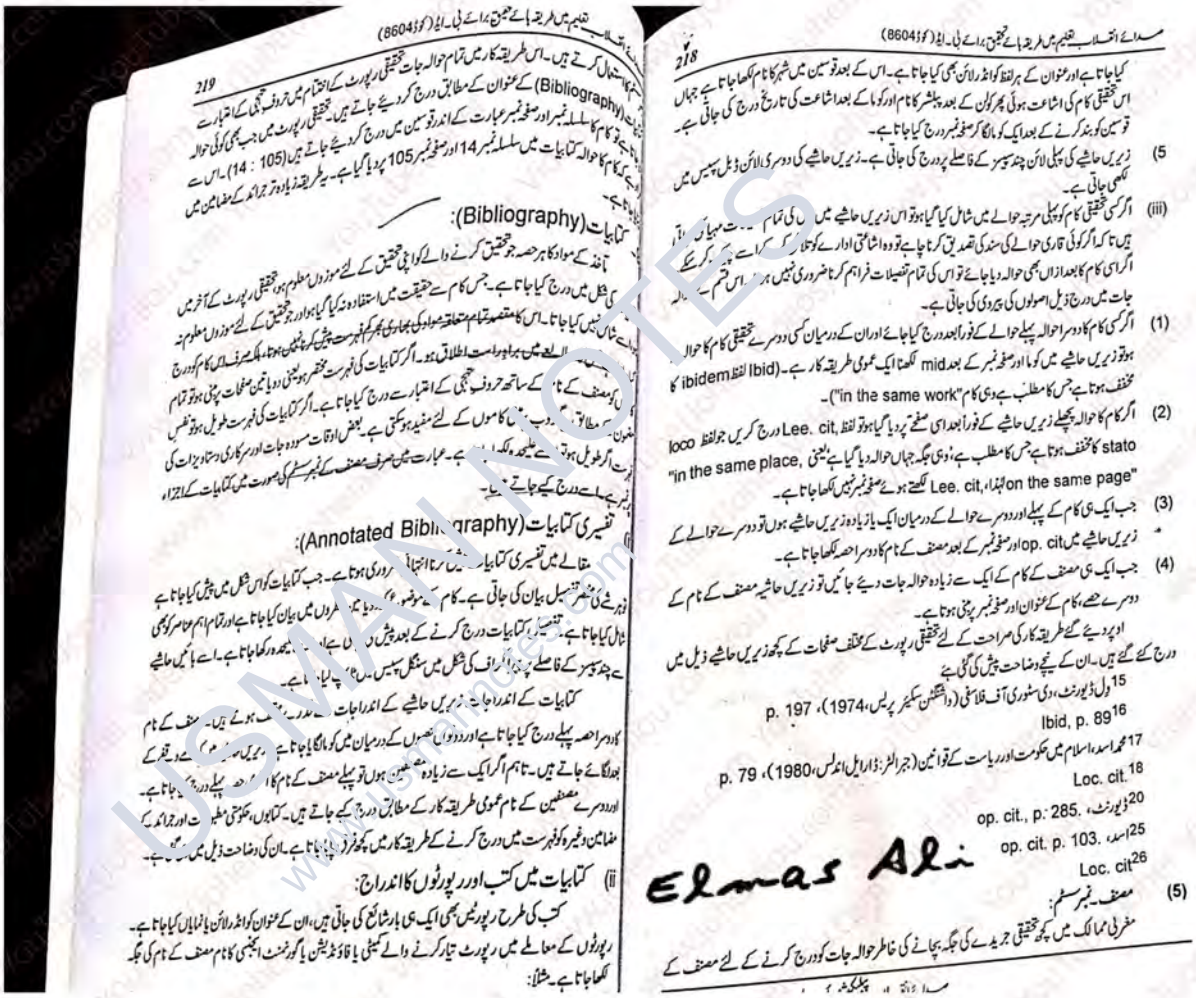
2) قولون (:) اور نیم وقفے (؛) علامت اقتباس سے باہر درج کیے جاتے ہیں۔

محمد مید (Muhammad Mad) کی کتاب اسلام میں حکومت اور ریاست کے قوانین سے درج ذیل پیراگراف کی مثال لیتے ہیں:

کوئی بھی شخص خواہ وہ کتنا ہی ذہین، منصف مزاج اور نیک نیت ہو، ذاتی تعصب کی بنیاد پر کسی معاملے پر درست فیصلے میں غلطی کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ جبکہ دوسری صورت میں، کئی افراد پر مبنی ایک مجلس میں اختلاف رائے کی موجودگی اور اس پر بحث و مباحثہ کسی مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے؛ لہٰذا، قانون میں ذاتی تعصب کی مداخلت، اگرچہ پوری طرح ختم نہ ہو، مگر بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔ اقتباس میں رموز اوقاف کس طرح ظاہر ہوں گے، اس کی دو مثالیں ذیل میں دی گئی ہیں:

مید (Mad) نشاندہی کرتا ہے کہ، "کوئی فرد، اگرچہ لائق، منصف مزاج اور نیک نیت ہو، ذاتی تعصب کی بناء پر بآسانی کسی امور پر صحیح فیصلے میں غلطی کا ارتکاب کر سکتا ہے، جبکہ، "ایک مجلس میں، "قانون میں کسی فرد کی ذاتی تعصب کی مداخلت کا خطرہ،" کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔

042-37245454



مسدائے اختصاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ8604)

218

کیا جاتا ہے اور عنوان کے ہر لفظ کو انڈر لائن بھی کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد قوسین میں شہر کا نام لکھا جاتا ہے جہاں اس تحقیقی کام کی اشاعت ہوئی پھر کولن کے بعد پبلشر کا نام اور کوما کے بعد اشاعت کی تاریخ درج کی جاتی ہے۔ قوسین کو بند کرنے کے بعد ایک کوما لگا کر صفحہ نمبر درج کیا جاتا ہے۔

(5) زیریں حاشیے کی پہلی لائن چند سپیسز کے فاصلے پر درج کی جاتی ہے۔ زیریں حاشیے کی دوسری لائن ڈبل سپیس میں لکھی جاتی ہے۔

(iii) اگر کسی تحقیقی کام کو پہلی مرتبہ حوالے میں شامل کیا گیا ہو تو اس زیریں حاشیے میں اس کی تمام تفصیلات مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ اگر کوئی قاری حوالے کی سند کی تصدیق کرنا چاہے تو وہ اشاعتی ادارے کو تلاش کر کے اس سے رابطہ کر سکے۔ اگر اسی کام کا بعد ازاں بھی حوالہ دیا جائے تو اس کی تمام تفصیلات فراہم کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ اس قسم کے حوالہ جات میں درج ذیل اصولوں کی پیروی کی جاتی ہے۔

(1) اگر کسی کام کا دوسرا حوالہ پہلے حوالے کے فوراً بعد درج کیا جائے اور ان کے درمیان کسی دوسرے تحقیقی کام کا حوالہ نہ ہو تو زیریں حاشیے میں کوما اور صفحہ نمبر کے بعد mid لکھنا ایک عمومی طریقہ کار ہے۔ (Ibid لفظ ibidem کا مخفف ہوتا ہے جس کا مطلب ہے "in the same work"۔ وہی کام)

(2) اگر کام کا حوالہ پچھلے زیریں حاشیے کے فوراً بعد اسی صفحے پر دیا گیا ہو تو لفظ Lee. cit, درج کریں جو لفظ loco stato کا مخفف ہوتا ہے جس کا مطلب ہے "in the same place" یعنی وہی جگہ جہاں حوالہ دیا گیا ہے۔ "on the same page" یعنی اسی صفحہ پر۔ لہٰذا Lee. cit, لکھتے ہوئے صفحہ نمبر نہیں لکھا جاتا ہے۔

(3) جب ایک ہی کام کے پہلے اور دوسرے حوالے کے درمیان ایک یا زیادہ زیریں حاشیے ہوں تو دوسرے حوالے کے زیریں حاشیے میں op. cit اور صفحہ نمبر کے بعد مصنف کے نام کا دوسرا حصہ لکھا جاتا ہے۔

(4) جب ایک ہی مصنف کے کام کے ایک سے زیادہ حوالہ جات دیئے جائیں تو زیریں حاشیہ مصنف کے نام کے دوسرے حصے، کام کے عنوان اور صفحہ نمبر پر مبنی ہوتا ہے۔

اوپر دیئے گئے طریقہ کار کی صراحت کے لئے تحقیقی رپورٹ کے مختلف صفحات کے کچھ زیریں حاشیے ذیل میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کے نیچے وضاحت پیش کی گئی ہے

15 ولف ڈیورنٹ، دی سٹوری آف فلاسفی (واشنگٹن سکیئر پریس، 1974)، p. 197

16 Ibid, p. 89

17 محمد اسد، اسلام میں حکومت اور ریاست کے قوانین (جبرالٹر: دارابل اندلس، 1980)، p. 79

18 Loc. cit.

20 ڈیورنٹ، op. cit., p: 285.

25 اسد، op. cit. p. 103.

26 Loc. cit

Elmas Ali

(5) مصنف۔نمبر سسٹم:

مغربی ممالک میں کچھ تحقیقی جریدے کی جگہ بچانے کی خاطر حوالہ جات کو درج کرنے کے لئے مصنف کے

مسدائے اختصاب تعلیم میں طریقہ ہائے تحقیق برائے بی۔ایڈ (کوڈ8604)

219

استعمال کرتے ہیں۔ اس طریقہ کار میں تمام حوالہ جات تحقیقی رپورٹ کے اختتام میں حروف تہجی کے اعتبار سے (Bibliography) کے عنوان کے مطابق درج کر دیئے جاتے ہیں۔ تحقیقی رپورٹ میں جب بھی کوئی حوالہ دیا جاتا ہے تو کام کا سلسلہ نمبر اور صفحہ نمبر عبارت کے اندر قوسین میں درج کر دیئے جاتے ہیں (105 : 14)۔ اس سے پہلے کام کا حوالہ کتابیات میں سلسلہ نمبر 14 اور صفحہ نمبر 105 پر دیا گیا ہے۔ یہ طریقہ زیادہ تر جرائد کے مضامین میں

کتابیات (Bibliography):

ناخذ کے مواد کا ہر حصہ جو تحقیق کرنے والے کو اپنی تحقیق کے لئے موزوں معلوم ہو، تحقیقی رپورٹ کے آخر میں ی شکل میں درج کیا جاتا ہے۔ جس کام سے حقیقت میں استفادہ نہ کیا گیا ہو اور جو تحقیق کے لئے موزوں معلوم نہ ہے شامل نہیں کیا جاتا۔ اس کا مقصد تمام متعلقہ مواد کی بھاری بھرکم فہرست پیش کرنا نہیں ہوتا، بلکہ صرف اس کام کو درج ہے۔ لفظ میں ہر امر واسطہ اطلاق ہو۔ اگر کتابیات کی فہرست مختصر ہو یعنی دو یا تین صفحات پر مبنی ہو تو تمام ں کو مصنف کے نام کے ساتھ حروف تہجی کے اعتبار سے درج کیا جاتا ہے۔ اگر کتابیات کی فہرست طویل ہو تو نفس مضمون مطابق ذیلی عنوانات کے تحت درج کیا جاتا ہے۔ کتابیات کی فہرست کے کئی حصے ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات مسودہ جات اور سرکاری دستاویزات کی فہرست اگر طویل ہو تو اسے علیحدہ لکھا جاتا ہے۔ عبارت میں صرف مصنف کے نمبر سسٹم کی صورت میں کتابیات کے اجزاء کو نمبر دے کیے جاتے ہیں۔

تفسیری کتابیات (Annotated Bibliography):

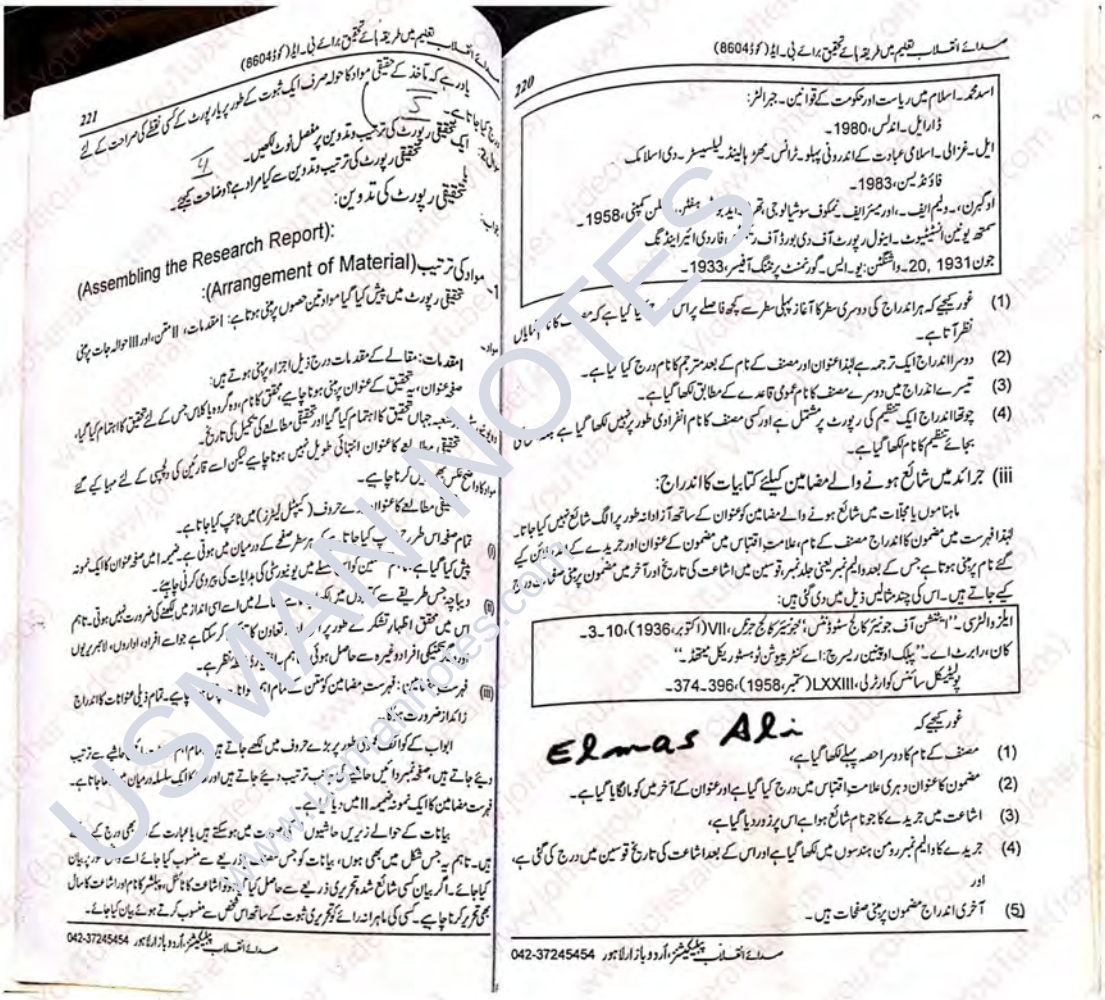
مقالے میں تفسیری کتابیات کا شامل کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ جب کتابیات کو اس شکل میں پیش کیا جاتا ہے تو ہر شے کی مختصر تفصیل بیان کی جاتی ہے۔ کام کے موضوع کو دیا گیا ہے۔ طریقہ کار میں بیان کیا جاتا ہے اور تمام اہم عناصر کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ تفسیری کتابیات درج کرنے کے بعد پیش کی جاتی ہیں۔ یہ بھی دو چند سپیسز کے فاصلے پر بائیں مارجن کی شکل میں سنگل سپیس میں لکھا جاتا ہے۔

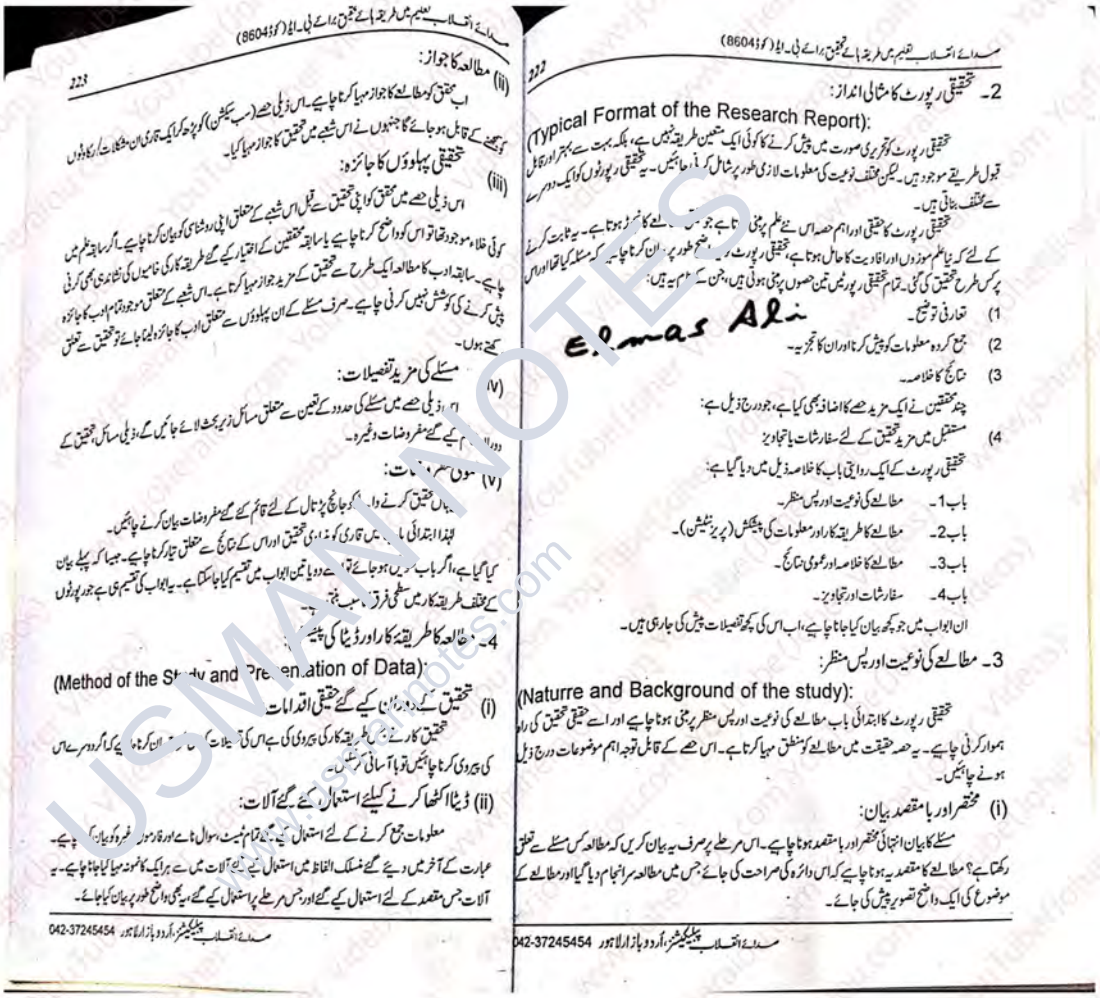
کتابیات کے اندراجات زیریں حاشیے کے اندراجات سے مختلف ہوتے ہیں۔ مصنف کے نام کا دوسرا حصہ پہلے درج کیا جاتا ہے اور دونوں نصوں کے درمیان میں کوما لگایا جاتا ہے۔ زیریں حاشیہ کی طرح ہر قسم کے اندراجات کے بعد لگائے جاتے ہیں۔ تاہم اگر ایک سے زیادہ مصنفین ہوں تو پہلے مصنف کے نام کا دوسرا حصہ پہلے درج کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے مصنفین کے نام عمومی طریقہ کار کے مطابق درج کیے جاتے ہیں۔ کتابوں، حکومتی مطبوعات اور جرائد کے مضامین وغیرہ کو فہرست میں درج کرنے کے طریقہ کار میں کچھ فرق پایا جاتا ہے۔ ان کی وضاحت ذیل میں کی گئی ہے۔

(i) کتابیات میں کتب اور رپورٹوں کا اندراج:

کتب کی طرح رپورٹیں بھی ایک ہی بار شائع کی جاتی ہیں، ان کے عنوان کو انڈر لائن یا نمایاں کیا جاتا ہے۔ رپورٹوں کے معاملے میں رپورٹ تیار کرنے والے کمیٹی یا فاؤنڈیشن یا گورنمنٹ ایجنسی کا نام مصنف کے نام کی جگہ لکھا جاتا ہے۔ مثلاً:

USMAN NOTES
www.usmannotes.com





2۔ تحقیقی رپورٹ کا مثالی انداز:

(Typical Format of the Research Report):

تحقیقی رپورٹ کو تحریری صورت میں پیش کرنے کا کوئی ایک متعین طریقہ نہیں ہے، بلکہ بہت سے بہتر اور قابل قبول طریقے موجود ہیں۔ لیکن مختلف نوعیت کی معلومات لازمی طور پر شامل کرنا چاہئیں۔ یہ تحقیقی رپورٹوں کو ایک دوسرے سے مختلف بناتی ہیں۔

تحقیقی رپورٹ کا تحقیقی اور اہم حصہ اس نئے علم پر مبنی ہوتا ہے جو تحقیق کرنے والے کا فراہم کردہ ہوتا ہے۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ نیا علم موزوں اور افادیت کا حامل ہوتا ہے، تحقیقی رپورٹ کو واضح طور پر ان کرنا چاہیے کہ مسئلہ کیا تھا اور اس پر کس طرح تحقیق کی گئی۔ تمام تحقیقی رپورٹیں تین حصوں پر مبنی ہوتی ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

1) تعارفی توضیح۔
2) جمع کردہ معلومات کو پیش کرنا اور ان کا تجزیہ۔
3) نتائج کا خلاصہ۔

چند محققین نے ایک مزید حصے کا اضافہ بھی کیا ہے، جو درج ذیل ہے:

4) مستقبل میں مزید تحقیق کے لئے سفارشات یا تجاویز

تحقیقی رپورٹ کے ایک روایتی باب کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

باب1۔ مطالعے کی نوعیت اور پس منظر۔
باب2۔ مطالعے کا طریقہ کار اور معلومات کی پیشکش (پریزنٹیشن)۔
باب3۔ مطالعے کا خلاصہ اور عمومی نتائج۔
باب4۔ سفارشات اور تجاویز۔

ان ابواب میں جو کچھ بیان کیا جانا چاہیے، اب اس کی کچھ تفصیلات پیش کی جا رہی ہیں۔

3۔ مطالعے کی نوعیت اور پس منظر:

(Naturre and Background of the study):

تحقیقی رپورٹ کا ابتدائی باب مطالعے کی نوعیت اور پس منظر پر مبنی ہونا چاہیے اور اسے حقیقی تحقیق کی راہ ہموار کرنی چاہیے۔ یہ حصہ حقیقت میں مطالعے کو منطق مہیا کرتا ہے۔ اس حصے کے قابل توجہ اہم موضوعات درج ذیل ہونے چاہئیں۔

(i) مختصر اور بامقصد بیان:

مسئلے کا بیان انتہائی مختصر اور بامقصد ہونا چاہیے۔ اس مرحلے پر صرف یہ بیان کریں کہ مطالعہ کس مسئلے سے تعلق رکھتا ہے؟ مطالعے کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اس دائرہ کی صراحت کی جائے جس میں مطالعہ سرانجام دیا گیا اور مطالعے کے موضوع کی ایک واضح تصویر پیش کی جائے۔

(ii) مطالعہ کا جواز:

اب محقق کو مطالعے کا جواز مہیا کرنا چاہیے۔ اس ذیلی حصے (سب سیکشن) کو پڑھ کر ایک قاری ان نکات/رکاوٹوں کو سمجھنے کے قابل ہو جائے گا جنہوں نے اس شعبے میں محقق کا جواز مہیا کیا۔

(iii) تحقیقی پہلوؤں کا جائزہ:

اس ذیلی حصے میں محقق کو اپنی تحقیق سے قبل اس شعبے کے متعلق اپنی روشناسی کو بیان کرنا چاہیے۔ اگر سابقہ علم میں کوئی خلاء موجود تھا تو اس کو واضح کرنا چاہیے یا سابقہ محققین کے اختیار کیے گئے طریقہ کار کی خامیوں کی نشاندہی بھی کرنی چاہیے۔ سابقہ ادب کا مطالعہ ایک طرح سے تحقیق کے مزید جواز مہیا کرتا ہے۔ اس شعبے کے متعلق موجود ہر ادب کا جائزہ پیش کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ صرف مسئلے کے ان پہلوؤں سے متعلق ادب کا جائزہ لیا جائے تو تحقیق سے تعلق رکھتے ہوں۔

(iv) مسئلے کی مزید تفصیلات:

اس ذیلی حصے میں مسئلے کی حدود کے تعین سے متعلق مسائل زیر بحث لائے جائیں گے۔ ذیلی مسائل، تحقیق کے دوران پیدا کیے گئے مفروضات وغیرہ۔

(v) متوقع مفروضات:

یہاں تحقیق کرنے والے کو جانچ پڑتال کے لئے قائم کئے گئے مفروضات بیان کرنے چاہئیں۔

لہٰذا ابتدائی باب میں قاری کو ذاتی تحقیق اور اس کے نتائج سے متعلق تیار کرنا چاہیے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، اگر باب کو بیس ہو جائے تو اسے دو یا تین ابواب میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ ابواب کی تقسیم ہی ہے جو رپورٹوں کے مختلف طریقہ کار میں سطحی فرق سب بنتی ہے۔

4۔ مطالعہ کا طریقہ کار اور ڈیٹا کی پیشکش:

(Method of the Study and Presentation of Data):

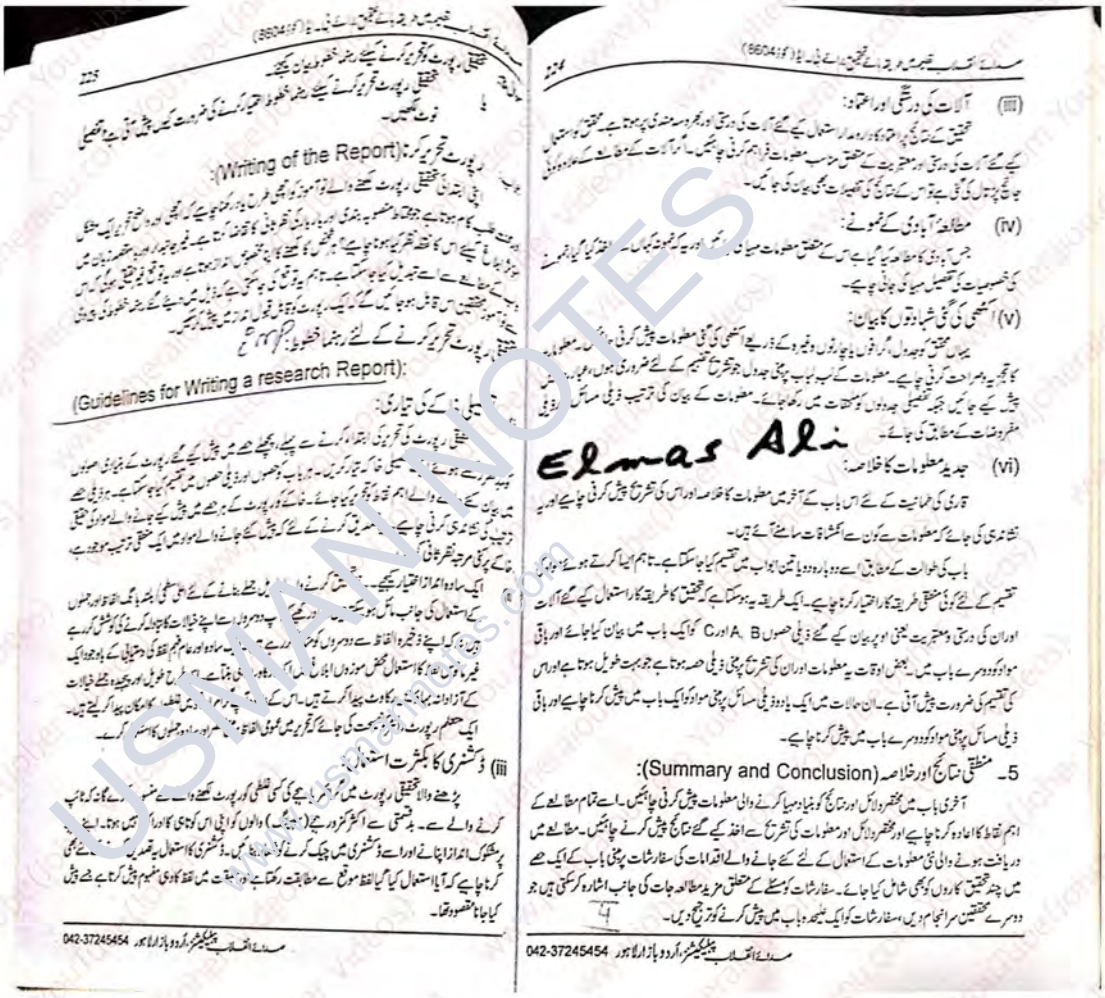
(i) تحقیق کے دوران کیے گئے حقیقی اقدامات

تحقیق کار نے جس طریقہ کار کی پیروی کی ہے اس کی تفصیلات کو بیان کرنا چاہیے کہ اگر دوسرے اس کی پیروی کرنا چاہئیں تو با آسانی کر سکیں۔

(ii) ڈیٹا اکٹھا کرنے کیلئے استعمال کئے گئے آلات:

معلومات جمع کرنے کے لئے استعمال کیے گئے قسم، ثبت، سوالناموں اور قاعدہ وار فہرست کو بیان کرنا چاہیے۔ عبارت کے آخر میں دیئے گئے ضمیمہ الفاظ میں استعمال کیے گئے آلات میں سے ہر ایک کا نمونہ مہیا کیا جانا چاہیے۔ یہ آلات جس مقصد کے لئے استعمال کیے گئے اور جس مرحلے پر استعمال کیے گئے، یہ بھی واضح طور پر بیان کیا جائے۔

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com



(iii) آلات کی درستگی اور اعتماد:

تحقیق کے نتائج پر اعتماد کا دارومدار استعمال کیے گئے آلات کی درستگی اور معیار پر ہوتا ہے۔ محقق کو استعمال کیے گئے آلات کی درستگی اور معتبریت کے متعلق مناسب معلومات فراہم کرنی چاہئیں۔ اگر آلات کے علاوہ کوئی جانچ پڑتال کی گئی ہے تو اس کے نتائج کی تفصیلات بھی بیان کی جائیں۔

(iv) مطالعہ آبادی کے نمونے:

جس آبادی کا مطالعہ کیا گیا ہے اس کے متعلق معلومات مہیا کی جائیں اور یہ کہ نمونہ کیسے اخذ کیا گیا۔ نمونے کی خصوصیات کی تفصیل مہیا کی جانی چاہیے۔

(v) آنکھی کی گئی شہادتوں کا بیان:

یہاں محقق کو جدولوں، گرافوں یا چارٹوں وغیرہ کے ذریعے اکٹھی کی گئی معلومات پیش کرنی ہیں۔ معلومات کا تجزیہ و صراحت کرنی چاہیے۔ معلومات کے لب لباب پر مبنی جدول جو تشریح تقسیم کے لئے ضروری ہوں، ضرور پیش کیے جائیں جبکہ تفصیلی جدولوں کو ملحقات میں رکھا جائے۔ معلومات کے بیان کی ترتیب ذیلی مسائل یا ذیلی مفروضات کے مطابق کی جائے۔

Elmas Ali

(vi) جدید معلومات کا خلاصہ:

قاری کی خواہش کے لئے اس باب کے آخر میں معلومات کا خلاصہ اور اس کی تشریح پیش کرنی چاہیے اور یہ نشاندہی کی جائے کہ معلومات سے کون سے انکشافات سامنے آئے ہیں۔

باب کی طوالت کے مطابق اسے دوبارہ دو یا تین ابواب میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ تاہم ایسا کرتے ہوئے مواد کی تقسیم کے لئے کوئی منطقی طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے۔ ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ تحقیق کا طریقہ کار استعمال کیے گئے آلات اور ان کی درستی و معتبریت یعنی اوپر بیان کیے گئے ذیلی حصوں A، B اور C کو ایک باب میں بیان کیا جائے اور باقی مواد کو دوسرے باب میں۔ بعض اوقات یہ معلومات اور ان کی تشریح پر مبنی ذیلی حصہ ہوتا ہے جو بہت طویل ہوتا ہے اور اس کی تقسیم کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ان حالات میں ایک یا دو ذیلی مسائل پر مبنی مواد کو ایک باب میں پیش کرنا چاہیے اور باقی ذیلی مسائل پر مبنی مواد کو دوسرے باب میں پیش کرنا چاہیے۔

5۔ منطقی نتائج اور خلاصہ (Summary and Conclusion):

آخری باب میں مختصر دلائل اور نتائج کو بنیاد مہیا کرنے والی معلومات پیش کرنی چاہئیں۔ اسے تمام مطالعے کے اہم نقاط کا اعادہ کرنا چاہیے اور مختصر دلائل اور معلومات کی تشریح سے اخذ کیے گئے نتائج پیش کرنے چاہئیں۔ مطالعے میں دریافت ہونے والی نئی معلومات کے استعمال کے لئے کیے جانے والے اقدامات کی سفارشات پر مبنی باب کے ایک حصے میں چند تحقیق کاروں کو بھی شامل کیا جائے۔ سفارشات کو مسئلے کے متعلق مزید مطالعہ جات کی جانب اشارہ کرسکتی ہیں جو دوسرے محققین سرانجام دیں۔ سفارشات کو ایک علیحدہ باب میں پیش کرنے کو ترجیح دیں۔

4

iv) مؤثر پیراگراف:

کسی باب یا حصے کا ابتدائی پیراگراف خصوصی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ پہلے پیراگراف کو پڑھ کر پڑھنے والا کسی باب یا سیکشن کے متعلق رائے قائم کرتا ہے۔ رہنما اصول یہ ہوتا ہے کہ ابتدائی پیراگراف میں براہ راست مطلوبہ تعلق کو بیان کیا جائے۔ ایک اچھی رپورٹ لکھنے والا ہمیشہ ابتدائی تبصروں سے اجتناب کرتا ہے۔ موضوع یا موضوع پر مشتمل نکتے کو ہر پیراگراف کے شروع میں رکھنا مفید ہوتا ہے۔ ابتدائی جملے کو پڑھ کر ایک قاری کو پیراگراف میں بیان کیے گئے موضوع سے روشناس ہو جانا چاہیے۔ پیراگراف کے آخر میں لکھے گئے لب لباب پر مشتمل جملے سے پیراگراف کی تفہیم میں اضافے کا سبب ہونا چاہیے۔ ایک پیراگراف سے دوسرے پیراگراف میں منطقی ربط کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

v) ٹھوس اور واضح جملے:

ہر جملے کو نمایاں خیال یا حقیقت کی طرح پیش کرنا چاہیے۔ ایک جملے کو بہت سے خیالات سے بھر دینا ابہام کا سبب بن سکتا ہے۔ عام فہم اور بامقصد جملے لکھتے ہوئے ان کی طوالت اور بناوٹ بھی تبدیل کی جا سکتی ہے۔ آپس میں جوڑے ہوئے جملے ایک جیسی صورت اور طوالت کے حامل ہوں تو قاری کے لئے یکسانیت کا سبب بنتے ہیں۔ اتنے ہی الفاظ استعمال کریں جتنے پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہوں۔ موزوں الفاظ کا چناؤ ایک اچھے لکھاری کی اہم علامت ہوتی ہے۔ فرسودہ تاثرات کے استعمال سے پرہیز کریں۔ مدرسین قوم کے معمار ہوتے ہیں، متعلمین ہمارے مستقبل کی امید ہیں۔

vi) تسلیم شدہ معیارات کا استعمال:

تحقیقی رپورٹ زیادہ تر پیشہ ورانہ افراد کے مطالعے کے لئے ہوتی ہے۔ یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ تعلیمی شعبے سے متعلقہ برادری کے اختیار کیے گئے معیارات کی پیروی کریں۔ جن میں چند ذیل میں درج کیے گئے ہیں:

(i) محقق کو ضمیر متکلم کا استعمال نہیں کرنا چاہیے (خود کو فرسٹ پرسن کے طور پر بیان نہیں کرنا چاہئے)، اس کے بجائے اسے خود کو تیسرے شخص (تھرڈ پرسن) کے طور پر بیان کرنا چاہیے۔ وہ اپنے آپ کو محقق کے طور پر، مصنف وغیرہ کے طور پر بھی پیش کر سکتا ہے۔

(ii) دوسری معتبر شخصیات کا حوالہ دیتے ہوئے ان کے خطابات "سر"، "ڈاکٹر" وغیرہ حذف کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح صفات جیسا کہ "مشہور ماہر تعلیم"، "معروف سائنس دان" جیسے الفاظ ان شخصیات کے ناموں کے ساتھ استعمال نہیں کیے جاتے۔

(iii) ہندسوں میں لکھے گئے اعداد کے ساتھ کبھی کسی جملے کا آغاز نہ کریں۔ اس کے بجائے عدد کے ہجے (سپیلنگ) لکھیں (مثلاً تین ہزار پرائمری مدرسین نمونے میں شامل ہیں۔۔۔۔) جملے کے درمیان میں آنے والے اعداد ہندسوں میں لکھے جا سکتے ہیں۔

vii) مسودے پر از سر نو نظر ثانی:

کوئی بھی محقق اپنی تحقیقی رپورٹ کو ایک ہی بار میں نہیں لکھتا۔ اپنی رپورٹ کے ایک یا دو حصے لکھنے کے بعد اسے ایک طرف رکھ دیں اور کسی دوسرے حصے پر کام کریں۔ کچھ دن کے وقفے کے بعد مسودے کا تنقیدی نظر سے مطالعہ کریں۔ اپنے آپ کو ایک قاری کی جگہ رکھتے ہوئے ان حصوں کی نشاندہی کی کوشش کریں جو بالکل واضح نہیں ہیں۔ یا وہ حصے جو منطقی

اعداد میں اپنی صحیح جگہ پر نہیں ہیں۔ غور کریں کہ کیا جملوں میں غیر ضروری الفاظ تو نہیں یا کسی نقرت کی وضاحت کے لئے اسے دوبارہ لکھنے کی ضرورت تو نہیں ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ واقعی آپ کو اپنے مسودے کو کچھ دن بعد پڑھ کر اس میں ترامیم کرنے کی ضرورت تھی۔ اپنے مسودے کو تین یا چار مرتبہ دہرانے کے بعد اپنے کسی ساتھی سے اس کا تنقیدی مطالعہ کرنے اور اصلاح کے لئے مشورے دینے کے لئے کہیں۔ اگر وہ افراد اس کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیتا ہے تو آپ کو ایک بامقصد ردعمل ملے گا جسے آپ اپنی تحقیق کے کمزور نقاط دور کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

چند خصوصی نکات:

تحقیقی رپورٹ میں حوالہ جات/اقتباسات کے انعطاف/استعمال سے پرہیز کریں۔ حوالہ جات کا بہت زیادہ اور غیر ضروری استعمال مصنف میں خود اعتمادی کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ بہم تحقیقی رپورٹ کے کچھ بیانات کی وضاحت کرنے یا ان کے شواہد پیش کرنے کے لئے دوسرے مصنفین کے کام کی تحقیق سے براہ راست تعلق رکھنے والے حوالہ جات پیش کیے جا سکتے ہیں۔ ایک ماہرانہ رپورٹ میں صرف اصل ماخذ سے لئے گئے اقتباسات ہی قابل قبول ہوتے ہیں:

d) جدولوں کی فہرست، چارٹ، وضاحتیں وغیرہ، متن میں ہر جدول کو اس کی ترتیب کے مطابق نمبر دیئے جاتے ہیں۔ جدولوں کے نمبر، سرخیوں اور صفحات کی ایک فہرست تیار کی جاتی ہے اور اسے فہرست مضامین سے علیحدہ طور پر طرح متن میں موجود اشکال کو نمبر دیئے جاتے ہیں اور ان کی ایک علیحدہ فہرست مرتب کی جاتی ہے۔ روضاحتیں، نقشہ جات وغیرہ اگر ہوں تو ان کے لئے بھی یہی طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔

II- متن: ابواب تحقیقی رپورٹ کی مرکزی عبارت پر مبنی ہوتے ہیں۔ قاری کی سہولت کے لئے ایک باب میں پیش کیے گئے مواد کو متعلقہ [illegible] میں تقسیم کیا جاتا ہے، پھر ہر حصے کو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ دلچسپی برقرار رکھنے کے لئے سرخیوں کے ایک [illegible] کا جاتا ہے۔ تحقیقی رپورٹ کے لئے سرخیوں یا عنوانات کا ایک نظام موجود ہوتا ہے جس کے رہنما اصول درج ذیل ہیں:

i) جس سرخی یا عنوان کو انڈر لائن کیا گیا ہو، وہ [illegible] عنوانات کی نسبت زیادہ اہم ہوتی ہے۔

ii) صفحے کے درمیان میں لکھی گئی سرخی ان سرخیوں کی نسبت زیادہ اہم حاصل: [illegible] حوالیں حاشیے کی جانب لکھی جاتی ہیں۔

پرائمری (بنیادی) تعلیم کو درپیش مسائل

معلمین کے مسائل

سروس سٹرکچر کی غیر موجودگی۔۔۔۔۔۔ پیشہ ورانہ ترقی کے لئے ناکافی سہولیات۔

متعلمین کے مسائل

غیر متعلقہ نصابی سرگرمیاں۔ جسمانی سرگرمیوں کی غیر موجودگی۔ متعلمین کے لئے جسمانی سرگرمیاں۔

سیکنڈری (عالوی) تعلیم کو درپیش مسائل

معلمین کے مسائل

نوٹس: مرکزی عنوان کے درمیان یا آخر میں کسی قسم کے وقفے نہیں لگائے جاتے۔ ہیڈ آگراف کی سُرخی کے آخر میں ایک وقفہ لگایا جاتا ہے اور اس کے بعد پیش کیا جانے والا مواد دو پیرا [illegible] کے فاصلے سے شروع ہوتا ہے۔ ہیڈ آگراف کی سُرخی اور ایک طرف لکھی جانے والی (ہیڈ آگراف ہیڈنگ اور سائیڈ ہیڈنگ) کی [illegible] اور فی تقسیم بہت بڑی ہوتی مطالعے کے کچھ حصے بنام سُرخیوں کے متعارف کرائے جاتے ہیں۔ اس طریقہ کو ایک مثال عمل میں دی [illegible] ہے:

پرائمری تعلیم کو درپیش مسائل۔ مدرسین کے مسائل

سروس ڈھانچے کی غیر موجودگی

متواتر ترقی کے مواقع کا فقدان۔ براہ راست ترقی کے امکانات کی عدم موجودگی۔ نگرانی کے [illegible] در کار اہلیہ۔ پیشہ ورانہ ترقی کے لئے ناکافی سہولیات۔

طلباء کے مسائل

حتیٰ کہ پیرا گراف ہیڈنگ (سُرخی یا عنوان) یا سائیڈ ہیڈنگ بھی ضمنی سُرخیوں کی طرح بنا انڈر لائن کیے متعارف کرائی جا سکتی ہیں۔

ملاحظہ کیجئے

	پہلا منصوبہ		دوسرا منصوبہ		تیسرا منصوبہ	
ذیلی شعبے	مختص	کہپت	مختص	کہپت	مختص	کہپت
	col. 1	col. 2	col. 3	col. 4	col. 5	col. 6	col. 7
پرائمری						
سیکنڈری						
کالج						

III۔ مواد برائے حوالہ جات:

حوالہ جات کا مواد ضمیمہ جات اور کتابیات پر مبنی ہوتا ہے۔ تقریباً ہر اہم چیز متن میں شامل کی جاتی ہے اور کوئی ضمیمہ مہیا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تاہم تحقیق میں استعمال ہونے والے سوالیہ پرچوں کی کاپیاں، قابل ذکر مراسلات کی کاپیاں، ٹیسٹ اور معلومات جمع کرنے کے لئے استعمال کیے گئے دیگر آلات ہمیشہ ضمیمہ جات میں شامل کیے جاتے ہیں۔ ان تمام کو ایک گروپ کی صورت دینا اور پوری عبارت میں بکھیرنے میں بجائے ایک ہی جگہ پر رکھنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ یہ ترتیب ان کے حوالہ جات مہیا کرنے کے عمل کو آسان بنا دیتی ہے۔ کتابیات عموماً طور پر تحقیقی رپورٹ کا آخری جزو ہوتا ہے۔

طباعت کے لئے ہدایات (Typing Instructions):

محقق خود بھی ٹائپنگ کا فریضہ سرانجام دے سکتا ہے۔ تاہم اگر وہ یہ خود نہ بھی کرے تو اسے کسی ایسے ٹائپسٹ کو ہدایات مہیا کرنے کے قابل ہونا چاہیے جو ٹائپنگ کے لئے تیار ہو اور قبل سے دی گئی ہدایات کی پیروی کر سکے۔

یونیورسٹی میں جمع کرائی جانے والی اصل کاپی 22 by 28cms ($8\frac{1}{2}$ by $11\frac{1}{4}$) کے ہیوی وائٹ بونڈ پیپر پر ٹائپ کی جانی چاہیے۔ یونیورسٹی کی ضرورت کے علاوہ بھی ایک کاپی تیار کریں۔ یہ زائد کاپی آپ کے ریکارڈ کے لئے ہوگی۔

تحقیقی رپورٹ صفحے کے ایک جانب ٹائپ کی جانی چاہیے۔ اور طویل اقتباسات کے علاوہ تمام متن ڈبل سپیس میں ٹائپ کیا جانا چاہیے۔

صفحات کے تمام اطراف میں عام حاشیوں کے لئے جگہ چھوڑیں۔ عمومی طور پر اطراف میں 1-1/4 اور اوپر اور نیچے [illegible] انچ کے برابر جگہ چھوڑیں۔ صفحات کے نمبر صفحے کے اوپر والے سرے سے چھ سپیس نیچے دائیں کونے یا درمیان [illegible] چاہیے ہیں۔ طباعت (ٹائپنگ کی ابتدا صفحے کے نمبر سے تقریباً چار سپیس نیچے کی جائے۔ جس صفحے پر باب کا آغاز [illegible] اس کی طباعت اوپر بائیں جانب زیادہ فاصلہ رکھتے ہوئے شروع کی جائے، مثلاً عام صفحے کی نسبت چار یا چھ سپیس نیچے۔ اس کی [illegible] ضمیمہ III میں مہیا کی گئی ہے۔

ضمیمہ I

نمونہ کنٹرل جمع کا

اسلام آباد اور راولپنڈی کے مدارس میں پرائمری تعلیم کے مضامین کی تدریس
میں مدرسین کے استعمال کی مؤثریت پر ایک تحقیق

مصنفہ

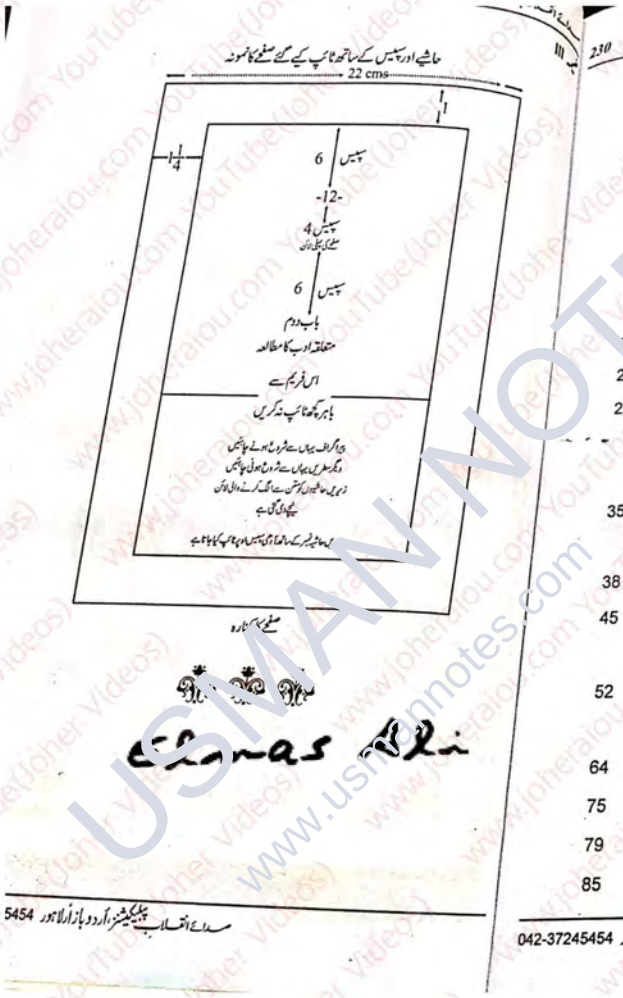
[illegible]

یہ مقالہ [illegible] ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ کی [illegible]
جزوی تقاضے پورے کرنے کے لئے جمع کرایا

Elmas Ali

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی
جنوری 1989

USMAN NOTES - Pakistan's #1 AIOU Solved Portal WhatsApp Support: +92 324 5836626
www.usmannotes.com


حاشیے اور سپیس کے ساتھ ٹائپ کیے گئے صفحے کا نمونہ

22 cms

1

1/4

سپیس 6

12

سپیس 4

سپیس 6

باب دوم

متعلقہ ادب کا مطالعہ

اس فریم سے

باہر کچھ ٹائپ نہ کریں

صفحے کا کنارہ

Usmas Ali

ضمیمہ II

فہرست مضامین کا نمونہ

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	
ii	دیباچہ (Preface)
iv	فہرست مضامین (List of Tables)
	I۔ تعارف Introduction
	مسئلے کا بیان Statement of Problem
7	ادب کا جائزہ Review of Literature
19	مطالعے کا طریقہ کار Method of Study
22	II۔ تدریسی کٹ Teaching Kit
29	مواد کا تجزیہ Content Analysis
	III۔ معلمین میں تدریسی کٹ کا استعمال Teacher Utilization of Kit
35	IV۔ تدریس کی مؤثریت کے متعلق موجود معلومات کا تجزیہ Analysis of Data on Teaching Effectiveness
38	اردو کی تدریس میں مؤثریت Effectivenss of Teaching Urdu
45	ریاضی کی تدریس میں مؤثریت Effectiveness in Teaching Arithmatic
52	معاشرتی علوم کی تدریس میں مؤثریت Effectiveness in Teaching Social Studies
64	V۔ اہم نتائج Significant Conclusions
75	ضمیمہ I Appendix I
79	ضمیمہ II Appendix II
85	کتابیات Bibliography

USMAN NOTES www.usmannotes.com